هدیۂ مبارکہ

رسالہ

درود شریف

☆

مرتّبہ

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب حلالپوری

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

"رسالہ درود شریف" قادیان دارالامان سے کئی دفعہ شائع ہوا۔ مختلف ایڈیشنوں میں کچھ کمی بیشی ہوتی رہی۔ ۱۹۳۹ء میں بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے اسے "ہدیہ مبارکہ" کی صورت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ مؤلف رسالہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری رضی اللہ عنہ کی وفات (۱۹۴۰ء) کے بعد سے اس کی اشاعت نہیں ہو سکی۔ اب اسے آخری ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۳۹ء کے مطابق شائع کیا جا رہا ہے البتہ قرآن کریم کی آیات کے حوالہ جات رکوع نمبر کی بجائے آیت نمبر کے تحت اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے حوالہ جات "روحانی خزائن" کے مطابق کر دیئے گئے ہیں۔

تازہ ایڈیشن کے تعلق میں خاکسار بعض احباب کا تشکر کے طور پر ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا اخویم عبدالرحمٰن صاحب دھلوی (نزیل کینیڈا) نے رسالہ درود شریف شائع کرنے کی پر زور تحریک کی اور طباعت کے اخراجات میں اپنی۔ اپنی اہلیہ اور عزیزوں کی طرف سے معتدبہ حصہ لیا۔ ان کے علاوہ مکرم الیاس چوہدری صاحب آف امریکہ اور بعض دیگر

عزیزوں نے بھی معقول حصہ لیا۔ عزیزم محمد اعظم صاحب اکسیر نے تیاری کے سلسلہ میں عملی طور پر غیر معمولی محنت کی۔ مکرم سید عبدالحی صاحب نے طباعت کا انتظام و اہتمام فرمایا۔ اسی طرح مختلف مراحل میں جن دوستوں نے کمپوزنگ، عربی عبارت پر اعراب لگانے اور پروف ریڈنگ میں حصہ لیا، اللہ تعالیٰ ان سب کی خدمت قبول فرمائے اور "رسالہ درود شریف" کی اشاعت کو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا جانے کی تحریک کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

محمد احمد عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ مَعَ التَّسْلِيْمِ

گزارش

بحضور سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا وابن سیدنا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خاکساران جن کے نام ذیل میں درج ہیں۔ اس رسالہ کو حضور کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر کے حضور سے اس دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے اور اپنی ستاری سے اسے ہم سب کی طرف سے قبول فرمائے۔ اور اس میں ایسی برکت ڈال دے۔ کہ اس کے ذریعہ سے تمام عالم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کو یاد کر کے نہایت محبت اور کمال اخلاص سے آپ پر آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپؐ کی کامیابیوں کے واسطے درود اور سلام بھیجنے کی ایک نہایت پر زور اور کبھی نہ ختم ہونے والی اور ہر آن میں بے حد ترقی کرنے والی تحریک پیدا ہو جائے جو ابدالاباد تک روز افزوں طور پر جاری رہے۔ اور خداوند کریم آپؐ پر اپنی کامل برکات نازل کرے اور آپؐ کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے۔ اور آپؐ کی بزرگی اور آپؐ کی شان وشوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ اور آپؐ کا جلال دنیا اور

آخرت میں چمکے۔ نیز آپؑ کے مظہراتم اور بروز اکمل حضرت مسیح موعود پر۔ جن کے ذریعہ سے ہمیں آپؐ کے محاسن اور احسانات کا پتہ ملا۔ اور جن کے طفیل آج تیرہ سو سال کے بعد دوبارہ آپؐ کا نورانی چہرہ اپنی حقیقی شان کے ساتھ دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوا ہے اور آپؐ کے تمام عشاق اور اعوان وانصار پر جو گزر چکے ہیں یا اس وقت موجود ہیں یا آئندہ ہوں گے نیز دعا فرمائیں کہ اس آفتاب حقیقی اور اس کے ماہتاب کے انوار وبرکات ہمیشہ اس عالم میں اور آخرت میں ہم سب پر۔ ہمارے بزرگوں پر۔ ہماری اولادوں پر۔ ہماری ازواج پر۔ ہمارے متعلقین پر۔ ہمارے احباب پر۔ اور ہمارے تمام محسنوں اور بہی خواہوں پر ہر آن میں بیش از پیش نازل ہوتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے جو اس مقصد کو پانے کا ذریعہ ہیں۔ اور روئے زمین پر کوئی فرد بشر بھی آپ کے فیوض سے محروم نہ رہے۔ آمین

------------- خاکساران -------------

الف : (۱) میرزا بشیر احمد قادیان (۲) چودھری مظفرالدین (بنگالی) (۳) محمد عبداللہ خاں (آف مالیر کوٹلہ) (۴) عبدالرحیم نیر (۵) محمد شریف (ای۔اے۔سی) لاہور (۶) محمد علی انور تا تار کاندی بنگال۔

ب : (۷) محمد طفیل (مدرس مدرسہ احمدیہ) قادیان (۸) ڈاکٹر حشمت اللہ (۹) فضل احمد (بٹالوی) (۱۰) غلام رسول (راجیکی) (۱۱) حاکم علی (چودھری) (۱۲) غلام احمد (واعظ) (۱۳) جان محمد (ڈسکوی) (۱۴) مرزا محمد شفیع (دہلوی) (۱۵) عبدالمغنی خاں (۱۶) (ملک) نورالدین (۱۷) (خانصاحب) فرزند علی (۱۸) محمد اسماعیل (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) (۱۹) حکیم محمد الدین (گوجرانوالوی)

(۲۰) (مفتی) محمد صادق (۲۱) محمد سعید (سرگودھوی) (۲۲) شیر علی (۲۳) سراج الدین (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) (۲۴) محمود احمد (احمدیہ میڈیکل ہال) (۲۵) مرزا عبدالحق (وکیل) (۲۶) سید عبدالمجید (آف منصوری) (۲۷) عبدالرحمن (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۲۸) (کپتان ڈاکٹر) سید محمد حسین شاہ (۲۹) محمد بخش (مدرس تعلیم الاسلام) (۳۰) مصباح الدین (۳۱) (خانصاحب) برکت علی (شملوی) (۳۲) محمد نذیر ملتانی (مبلغ) (۳۳) سید عزیز اللہ شاہ (۳۴) تاج الدین (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۳۵) (ڈاکٹر سید) غلام غوث (۳۶) کرم الٰہی (بزاز) (۳۷) محمد الدین (ادرحموی مدرس متفرقین) (۳۸) بدرالدین (کلرک) (۳۹) (ڈاکٹر میر) محمد اسماعیل (سول سرجن) (۴۰) محمد احمد خاں (آف مالیر کوٹلہ) (۴۱) قاری محمد امین (۴۲) غلام نبی (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۴۳) مولا بخش (ایضاً) (۴۴) محمد الدین (ہیڈماسٹر تعلیم الاسلام) (۴۵) محمد الدین (محرر امور عامہ) (۴۶) مرزا شریف احمد (۴۷) میرزا ناصر احمد (۴۸) ظہور حسین (مبلغ) (۴۹) کرم داد خاں (بلوچ) (۵۰) سید محمد اسحاق (۵۱) مسعود احمد خاں (آف مالیر کوٹلہ) (۵۲) عباس احمد خاں (ایضاً) (۵۳) چودھری ابوالانصار علی قاسم (۵۴) محمد اسماعیل (مرتب رسالہ ہذا) (۵۵) غلام محی الدین خاں امرتسر (۵۶) زین العابدین مڈھ رانجھہ (شاہ پور) (۵۷) (حافظ سید) محمد طیب (فرزند اصغر حضرت مولانا عبداللطیف کابلی شہید رضی اللہ عنہ) بنوں (۵۸) (چودھری) اسداللہ خاں (بیرسٹر) لاہور (۵۹) فضل الدین (اسسٹنٹ اگزیمینر پنجاب ہائیکورٹ) (۶۰) محمد امیر (۶۱) صوفی علی محمد مرنگ (۶۲) عبیداللہ بٹالوی (۶۳) شیر محمد خاں (جمعدار ایم ٹی) صدر پشاور۔

ج : (۶۴) حکیم عبدالعزیز خاں (ایمن آبادی) قادیان (۶۵) احمد جان اوجلوی (۶۶) چودھری عبدالرحیم (ہیڈ ڈرافسمین) (۶۷) عبداللہ (جلد ساز) (۶۸) میرزا حمید احمد خان (۶۹) (خان صاحب) برکت علی (منجانب اہل بیت خود) (۷۰) فقیر علی (سٹیشن ماسٹر) (۷۱) محمد جمیل (ننگلی۔ حال افریقہ) (۷۲) ارجمند خان (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۷۳) مرزا نصراللہ خاں (۷۴) (قاضی) عبدالرحیم بھٹی (۷۵) حکیم محمد الدین (گوجرانوالوی) دمن جانب اہلیہ خود) (۷۶) محمد بخش (سگنیلر نہری) (۷۷) برکت علی خاں (آڈیٹر) (۷۸) (پیر) رشید احمد ارشد (۷۹) عطاء الرحمن (مولوی فاضل) (۸۰) سید محمد اسماعیل (سپرنٹنڈنٹ دفاتر) (۸۱) فضل الدین (وکیل) (۸۲) (حکیم) غلام حسین (لائبریرین) (۸۳) فتح محمد سیال (۸۴) عبدالسنان عمر (۸۵) عبدالسلام عمر (۸۶) (چودھری) مظفرالدین (بنگالی) (از جانب والدہ خود) (۸۷) سبحان علی (کاپی نویس رسالہ ہذا) (۸۸) (حافظ) نبی بخش (محلہ دارالفضل) (۸۹) (لفٹیننٹ ڈاکٹر) غلام احمد (۹۰) (میجر ڈاکٹر) سید حبیب اللہ شاہ (۹۱) سید ناصر شاہ (۹۲) حکیم فضل الرحمان (مبلغ افریقہ) (۹۳) مرزا عزیز احمد (۹۴) فخرالدین ملتانی (۹۵) علی محمد اجمیری (۹۶) عبدالوہاب عمر (۹۷) اللہ بخش (مالک مطبع) (۹۸) محمد حسین (خوشنویس) (۹۹) سید محمد سرور شاہ (۱۰۰) عبدالرحمن (مہر سنگھ) (۱۰۱) ابوالحسن قدسی (فرزند حضرت سید عبداللطیف شہید کابلی (رضی اللہ عنہ) (۱۰۲) (قاضی) نور محمد قادیانی (۱۰۳) (ملک) عزیز احمد (دارالفضل) (۱۰۴) لطیف الرحمن بی اے (۱۰۵) محمد عبداللہ (مولوی فاضل دارالفضل) (۱۰۶) سید محمود اللہ شاہ (۱۰۷) (شیخ) یعقوب علی عرفانی (۱۰۸) (خواجہ) غلام نبی (ایڈیٹر الفضل) (۱۰۹) حکیم فضل الرحمن (مبلغ منجانب والدہ مرحومہ خود) (۱۱۰) (ملک) حبیب

الرحمن (برادر حکیم فضل الرحمٰن) (۱۱۱) محمد سلیم (مبلغ) (۱۱۲) عبدالکریم (پسر مرتب رسالہ ہذا) (۱۱۳) (سید) محمد ہاشم (شاہجہانپوری ڈومیلی (ضلع جہلم) (۱۱۴) عبدالواحد (مبلغ) سری نگر (۱۱۵) (خلیفہ) نورالدین جموں (۱۱۶) (شیخ) عبدالحق وڈالہ بانگر (گورداسپور) (۱۱۷) خواجہ محمد صدیق (ریلوے گارڈ) وزیر آباد (۱۱۸) (ڈاکٹر) فیروز الدین ایبٹ آباد (۱۱۹) محمد بخش (گرداور قانونگو بھلوال (۱۲۰) (چودھری) احسان اللہ خاں (والد چودھری مظفرالدین صاحب) برہمن بڑیہ (۱۲۱) مرزا صفدر بیگ مزنگ (لاہور) (۱۲۲) احمد دین کوٹ شاہ عالم (گوجرانوالہ) (۱۲۳) بشیرالدین مڈھ رانجھہ (شاہ پور) (۱۲۴) (چودھری) عبداللہ خاں (اگزیکٹو افسر) قصور (۱۲۵) شیخ بشیر احمد (ایڈوکیٹ) گوجرانوالہ (۱۲۶) قاسم دین سیالکوٹ (۱۲۷) فضل الدین اجمیری لاہور (۱۲۸) چودھری ظفراللہ خاں (بیرسٹر) (۱۲۹) (پروفیسر) علی احمد بھاگل پور (۱۳۰) (خواجہ) نذیر احمد دہلی (۱۳۱) غلام محمد اختر (سٹاف وارڈن) لاہور (۱۳۲) عبدالعزیز (برادر خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب) انبالہ (۱۳۳) عبدالرحمن (جہلمی) نئی دہلی (۱۳۴) غلام رسول مونگ (ضلع گجرات) (۱۳۵) محب الرحمن لاہور (۱۳۶) (چودھری) محمد لطیف (سب جج) منٹگمری (۱۳۷) سید دلاور شاہ لاہور۔

د : (۱۳۸) محمد اسماعیل سیالکوٹی (دارالفضل) قادیان (۱۳۹) (ملک) غلام فرید (۱۴۰) عبدالعزیز (ریٹائرڈ پٹواری) (۱۴۱) برکت اللہ (برادر مولانا درد صاحب) (۱۴۲) ایضاً منجانب والدہ خود (۱۴۳) (ملک) الطاف خان (۱۴۴) (ملک) علی حیدر (دولمیالی) (۱۴۵) محمد ابراہیم بقاپوری (۱۴۶) (چودھری عبدالرحیم (جگت سنگھ) (۱۴۷) نظام الدین جہلمی (۱۴۸) (قریشی) محمد احسن (۱۴۹) عبدالغفور (مبلغ ہرسیانی) (۱۵۰) فضل حسین (مینجر بکڈپو) (۱۵۱) جلال

الدین شمس (۱۵۲) فخرالدین (دارالفضل) (۱۵۳) عبدالمجید حلالپوری (۱۵۴) سید محمود عالم (۱۵۵) امام الدین آف گولیکی (۱۵۶) محمد ظہور الدین اکمل (۱۵۷) سلیم احمد خاں اٹاوی (۱۵۸) عبدالرحمن مصری (۱۵۹) عبدالرحیم شرما (۱۶۰) غلام محمد (بی۔ ایس۔ سی) (۱۶۱) علی محمد صابر (۱۶۲) غلام حیدر (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۱۶۳) (شیخ) یوسف علی (بی اے) (۱۶۴) رمضان علی (کلرک) (۱۶۵) محمد احمد حلالپوری (۱۶۶) (حافظ) محمد ابراہیم (۱۶۷) (چودھری) غلام محمد (بی اے) (۱۶۸) (صوفی) غلام محمد (مارشن) (۱۶۹) محمد علی اظہر (۱۷۰) مہدی شاہ (دارالفضل) (۱۷۱) (قاضی) محمد عبداللہ بھٹی (۱۷۲) غلام احمد مجاہد (۱۷۳) زین العابدین ولی اللہ شاہ (۱۷۴) عبدالقدیر (سنوری) (۱۷۵) (ڈاکٹر) سید عبدالستار شاہ (۱۷۶) (شیخ) غلام مجتبیٰ (۱۷۷) محمد ابراہیم (مدرس مدرسہ احمدیہ) (۱۷۸) (ڈاکٹر) احمد دین کھاریاں (۱۷۹) عبدالحمید شملہ (۱۸۰) عبدالرحمن خاکی۔ کوہ مری۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

شکریہ احباب کرام۔ خاکسار (مرتب رسالہ ہذا) ان تمام بزرگوں اور احباب کا تہ دل سے شکرگزار ہے۔ کہ انہوں نے اشاعت رسالہ ہذا کے مصارف میں حصہ لیکر نہ صرف اس کام میں سہولت پیدا کی۔ بلکہ اس ذریعہ سے جناب الٰہی میں اس کام کے شرف قبول پانے کی بھی ایک راہ پیدا ہوگئی۔ (وَعَلَیْہِ کُلُّ تَوَکُّلِیْ وَ رَجَائِیْ) خصوصاً (الف) جن احباب اور بزرگوں نے اشاعت رسالہ کے کئی کئی حصص لئے۔ اور (ب) جنھوں نے

حال کی اشاعت میں بھی حصہ لیا ہے۔ اور اس سے قبل کی اشاعت میں بھی لیا تھا۔ پھر (ج) جو اس دفعہ اس کام میں شریک ہوئے ہیں اور (د) جو اس سے قبل کی اشاعت میں شامل ہوئے تھے۔ نیز جن دیگر احباب نے کسی نہ کسی صورت میں (مثلاً حوالجات کے فراہم کرنے میں یا طباعت کے متعلقہ کاموں میں) مجھے مدد دی ہے میں ان تمام کا جذر قلب سے شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ اجر دے۔

خاکسار محمد اسماعیل عفی عنہ۔ ۱۸ جمادی الاخری ۱۳۵۳ھ

مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء یوم الجمعہ

مدح نبوی از سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

محمد پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دیں کا رہنما ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دو سرا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربان احمد
مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
اسی کے عشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے
اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری روح کا ہے
مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خدا ہے

(کلام محمود)

فہرست مضامین رسالہ درود شریف

مضمون	صفحہ
باب اول - فاتحہ الکتاب	۔
حمد الٰہی و مناجات از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۱
(الف) بزبان عربی	۳
(ب) بزبان فارسی	۶
(ج) بزبان اردو	۹
باب دوم - مدح نبویؐ	
مدح نبوی بھی صلوٰۃ علی النبی میں داخل ہے	۱۹
(الف) مدح نبوی از قرآن کریم	۲۲
(ب) مدح نبوی در وحی حضرت مسیح موعودؑ	۳۶
(ج) مدح نبوی از حضرت مسیح موعودؑ	۴۱
(۱) بزبان عربی	۴۱
(۲) بزبان فارسی	۵۶
(۳) بزبان اردو	۹۷

باب سوم - درود شریف

(الف) حکم قرآن کریم درباره درود شریف ۱۰۳
(ب) وحی و کشوف و رؤیائے حضرت مسیح موعودؑ ۱۰۴
(ج) تعلیمات و ارشادات حضرت مسیح موعودؑ ۱۱۲

۱- ہدایات

(۱) شرائط بیعت میں درود کے التزام کی تاکید ۱۱۲
(۲) عملی طریق کی تعلیم میں درود کی تاکید ۱۱۲
(۳) درود پڑھنے کا صحیح طریق اور اس کی غرض ۱۱۴
(۴) درود شریف ذاتی محبت سے پڑھنا چاہئے ۱۱۶
(۵) درود شریف روحانی جوش سے پڑھنا چاہئے ۱۱۷
(۶) درود شریف کی حکمت ۱۱۷
(۷) درود لذت و انشراح سے پڑھنا چاہئے ۱۱۷
(۸) نماز میں درود وغیرہ دلی جوش سے پڑھنا چاہئے ۱۱۸
(۹) نماز میں درود اپنی زبان میں بھی پڑھنا چاہئے ۱۱۸
(۱۰) تہجد سے معذوری کے وقت درود وغیرہ اذکار کی ہدایت ۱۱۸
(۱۱) دعا استخارہ میں درود شریف کی ہدایت ۱۱۹
(۱۲) کسی کرشمہ قدرت کے دیکھنے کے وقت درود کی ہدایت ۱۲۰
(۱۳) مجالس تذکرہ نبوی میں درود شریف ۱۲۰
(۱۴) دلائل الخیرات وغیرہ کے ورد کا کیا حکم ہے ۱۲۲

۲- برکات

(۱) درود دارین کی محمودیت کا ذریعہ ہے ۱۲۵
(۲) درود نزول انوار نبویہ کا ذریعہ ہے ۱۲۵
(۳) درود زیارت نبوی و تنویر باطن کا ذریعہ ہے ۱۲۶
(۴) درود اندفاع قبض روحانی کا ذریعہ ہے ۱۲۷
(۵) درود رضاالٰہی و زیارت نبوی کا ذریعہ ہے ۱۲۷
(۶) درود حصول استقامت و قبولیت دعا کا ذریعہ ہے ۱۲۸
(۷) درود حصول شرف غلامی آنحضرتؐ کا ذریعہ ہے ۱۲۹
(۸) درود دفع غموم و افکار و حل مشکلات کا ذریعہ ہے ۱۲۹

۳- فضائل

(۱) درود استغفار و نماز بہترین وظیفہ ہے ۱۳۴
(۲) درود میں آنحضرتؐ کے احسانات کی شکر گزاری ہے ۱۳۵
(۳) نمازوں میں حضرت مسیح موعودؑ کی اصل دعا درود شریف ۱۳۷
(۴) درود میں تمام دعائیں آجاتی ہیں ۱۳۸
(۵) درود ہی کا ہدیہ آنحضرتؐ کو پہنچتا ہے ۱۳۹
(۶) درود کمی صدقہ کی تلافی کرتا ہے ۱۳۹
(۷) ملائکہ آنحضرتؐ کو درود پہنچاتے ہیں ۱۴۰
(۸) حقیقی برکات صرف درود خواں پر نازل ہوتے ہیں ۱۴۰

باب چہارم ۔ احادیث نبویہ

۱۔ الفاظ درود شریف ۱۴۱
۲۔ فضائل و برکات ۱۴۱
(۱) آنحضرتؐ کے درود خواں پر خدا تعالیٰ درود بھیجتا ہے ۱۵۱
(۲) درود عفو ذنوب و حصول حسنات و رفع درجات کا ذریعہ ہے ۱۵۳
(۳) درود باطنی پاکیزگی اور روحانی ترقی کا ذریعہ ہے ۱۵۵
(۴) درود جنت کی راہ ہے ۱۵۷
(۵) درود نجات اخروی کا ذریعہ ہے ۱۵۸
(۶) درود قیامت کے روز آنحضرتؐ کے قرب و تعلق خاص کا ذریعہ ہوگا ۱۶۱
(۷) درود شفاعت نبوی کا ذریعہ ہے ۱۶۲
(۸) درود تمام دعاؤں سے افضل اور جامع دعا ہے ۱۶۳
(۹) درود قبولیت دعا کا ذریعہ ہے ۱۶۶
(۱۰) درود قضائے حاجات کا ذریعہ ہے ۱۷۱
(۱۱) درود کشائش کا ذریعہ ہے ۱۷۲
(۱۲) درود دماغی پریشانی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے ۱۷۳
(۱۳) درود بھولی ہوئی بات کے یاد آجانے کا ذریعہ ہے ۱۷۳
(۱۴) درود کمی صدقہ کی تلافی کا ذریعہ ہے ۱۷۴
(۱۵) ہر ایک درود خواں کی طرف سے آنحضرتؐ کو درود پہنچتا ہے ۱۷۵

۳۔ تاکید و اہمیت ۱۷۶
۴۔ دیگر ہدایات ۱۷۶
(۱) درود پوری توجہ اور کوشش سے پڑھنا چاہئے ۱۸۹
(۲) درود سچی محبت اور دلی خلوص سے پڑھنا چاہئے ۱۹۹
(۳) درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہئے ۲۰۴
(۴) درود کو دعا کا اصل اور اہم حصہ بنانا چاہئے ۲۰۵
(۵) قبولیت دعا کے خاص مواقع پر درود پڑھنا چاہئے ۲۰۹
(۶) گھر میں جا کر آنحضرتؐ پر درود بھیجنے کی تاکید ۲۱۰
(۷) ہر ایک مجلس میں درود کی تاکید ۲۱۲
(۸) تمام انبیاء پر درود بھیجنے کی تاکید ۲۱۳
۵۔ درود شریف کے بعض خاص خاص مواقع ۲۱۳
(الف) نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف ۲۱۴
(ب) درود شریف کے بعض دیگر مواقع ۲۲۶
۶۔ الفاظ درود شریف ۲۳۲

باب پنجم ۔ ارشادات

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ۲۵۱
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ ۲۶۸
درود پر خطبہ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ ۲۸۴

بعض مزید ہدایات از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) درود روحانیت اور تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے ۲۹۰
(۲) درود و استغفار بہترین وظیفہ ہے ۲۹۱
(۳) درود خدا سے بے نیاز نہیں کردیتا ۲۹۲
(۴) درود حل مشکلات کی کلید ہے ۲۹۵
(۵) نزول برکات درود کی ایک شرط ۲۹۵
(۶) حصول تقویٰ کے لئے درود سے استعانت کا حکم ۲۹۶

بعض مزید ہدایات از حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ ۲۹۸

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود

(۱) قرآن کریم میں آپ پر درود بھیجنے کا حکم ۳۰۰
(۲) آپ کی وحی میں آپ پر درود بھیجنے کا حکم ۳۰۲
(۳) آپ کے ارشادات میں آپ پر درود بھیجنے کا حکم ۳۰۵
(۴) مولانا عبدالکریمؓ کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس ۳۰۶
(۵) آپ پر درود بھیجنے کا طریق از حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ ۳۰۷
(۶) آپ پر درود بھیجنے کے طریق ۳۰۹
مدح نبویؐ از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ ۳۱۶
سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم ۳۱۸

.... تمت ....

باب اول

فاتحہ الکتاب

حمد الٰہی و مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ رُسُلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳)

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

(میں) اللہ کا نام لے کر (شروع کرتا ہوں) جو بے حد وسیع رحمت والا' نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حقیقی تعریف اللہ ہی کی شان کے لائق ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے' بے حد وسیع رحمت والا' نہایت رحم کرنے والا' جزا کے دن کا مالک۔ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ جن پر نہ تو (تیرا) غضب نازل ہوا ہے اور نہ وہ جو گمراہ ہیں۔

حمدالٰہی ومناجات از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزبان عربی

يَا مَنْ اَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْاٰلَآءِ
نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَ لَيْسَ حَوْلُ ثَنَآءِ

اے وہ ذات جس کی نعمتیں تمام مخلوق پر حاوی ہیں ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور (حق یہ ہے کہ ہمیں تیری) ثنا کی طاقت ہی نہیں۔

اَنْتَ الْمَلَاذُ وَ اَنْتَ كَهْفُ نُفُوْسِنَا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ بَعْدَ فَنَآءِ

تو ہی ہمارے لئے پناہ ہے اور تو ہی ہماری جانوں کے لئے جائے پناہ ہے اس دنیا میں بھی اور موت کے بعد بھی۔

اِنَّا رَئَيْنَا فِي الظَّلَامِ مُصِيْبَةً
فَارْحَمْ وَ اَنْزِلْنَا بِدَارِ ضِيَآءِ

ہم نے تاریکیوں میں سخت مصیبت اٹھائی ہے پس تو رحم فرما اور ہمیں روشنی کے مقام میں اتار۔

تَعْفُوْ عَنِ الذَّنْبِ الْعَظِيْمِ بِتَوْبَةٍ
تُنْجِيْ رِقَابَ النَّاسِ مِنْ اَعْبَآءِ

تو رحمت کے ساتھ رجوع فرما کر بڑے سے بڑے گناہ معاف کر دیا کرتا ہے۔ تو لوگوں کی گردنوں کو طرح طرح کے بوجھوں سے نجات دیتا ہے۔

اَنْتَ الْمُرَادُ وَ اَنْتَ مَطْلَبُ مُهْجَتِيْ
وَ عَلَيْكَ كُلُّ تَوَكُّلِيْ وَ رَجَآئِيْ

تو ہی میرا مطلوب ہے اور تو ہی میری روح کی مراد ہے اور تجھی پر میرا تمام بھروسہ اور امید ہے۔

اِنِّيْ اَمُوْتُ وَ لَا يَمُوْتُ مَحَبَّتِيْ
يُدْرٰى بِذِكْرِكَ فِي التُّرَابِ نِدَآئِيْ

مجھ پر تو موت کا وقت آئے گا مگر میری محبت پر کبھی موت نہیں آئے گی تیرے ذکر کی آواز میری قبر سے بھی آتی رہے گی۔

مَا شَاهَدَتْ عَيْنِيْ كَمِثْلِكَ مُحْسِنًا
يَا وَاسِعَ الْمَعْرُوْفِ ذَا النَّعْمَآءِ

میری آنکھوں نے تجھ سا کوئی محسن نہیں دیکھا۔ اے وسیع احسان کرنے والے اور بے حد کرم کرنے والے!

لَمَّا رَاَيْتُ كَمَالَ لُطْفِكَ وَ النَّدٰى
ذَهَبَ الْبَلَاءُ فَمَا اُحِسُّ بَلَائِيْ

جب میں نے تیری حد درجہ کی مہربانی اور بخشش دیکھی تو میری سب تکلیفیں جاتی رہیں۔ حتی کہ مجھے اپنی کوئی تکلیف یاد تک بھی نہیں۔

(منن الرحمٰن۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۱۶۹)

ایضاً بزبان فارسی

محبت تو دوائے ہزار بیماری ست
بروئے تو کہ رہائی دریں گرفتاری ست
پناہ روئے تو جستن نہ طور مستان است
کہ آمدن بہ پناہت کمال ہشیاری ست
متاع مہر رخ تو نہاں نخواہم داشت
کہ خفیہ داشتن عشق تو ز غداری ست
برآں سرم کہ سر و جاں فدائے تو بکنم
کہ جاں بہ یار سپردن حقیقت یاری ست

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲)

---

(۱) تیری محبت سینکڑوں بیماریوں کی (ایک ہی) دوا ہے۔ تیرے چہرہ کی قسم کہ نجات اس گرفتاری میں ہی ہے۔

(۲) تیرے چہرہ کی پناہ لینا مستوں کا کام نہیں۔ بلکہ تیری پناہ میں آنا تو کمال درجہ کی ہوشیاری ہے۔

(۳) میں تیری محبت کے سرمایہ کو پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ کیونکہ تیرے عشق کو پوشیدہ رکھنا بیوفائی میں داخل ہے۔

(۴) میں نے عزم کرلیا ہے کہ اپنا جسم اور جان تجھ پر فدا کردونگا۔ کیونکہ اپنی جان محبوب کے سپرد کردینا ہی محبت کی حقیقت ہے۔

ایضاً

اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا
دانی تو آں درد مرا کز دیگراں پنہاں کنم
از بس لطیفی دلبرا در ہر رگ و تارم درآ
تا چوں بہ خود یابم ترا دل خوشتر از بستاں کنم
ور سرکشی اے پاک خو جاں بر کنم در ہجر تو
ز انساں ہمے گریم کزویک عالمے گریاں کنم
خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رونما
خواہی بکش یا کن رہا کے ترک آں داماں کنم

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۱۳)

---

(۱) اے زمین و آسمان کے خالق مجھ پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے تو میرے درد کو جانتا ہے جسے میں اوروں سے چھپاتا ہوں۔

(۲) اے میرے دلبر تو بہت ہی لطیف ہے۔ تو میرے وجود کے ہر رگ و ریشہ کے اندر آجا۔ تاکہ جب میں تجھے اپنے اندر پاؤں تو میرا دل باغ باغ ہو جائے۔

(۳) اور اے پاک خو۔ اگر تو نے میری عرض نہ مانی تو میں تیری جدائی کی تاب نہ لا کر اپنے آپ کو ہلاک کرڈالوں گا۔ میں ایسا روؤں گا۔ کہ اپنے ساتھ ایک جہان کو رلادونگا۔

(۴) اب چاہے تو اپنے قہر کے ساتھ مجھے جدا کردے۔ چاہے تو مہربانی فرما کر مجھے اپنا چہرہ دکھادے۔ چاہے تو مار ڈال یا بچالے۔ میں تیرا دامن کبھی نہیں چھوڑونگا۔

ایضاً

چہ شیریں منظری اے دلستانم — چہ شیریں خصلتی اے جان جانم
چو دیدم روئے تو دل در تو بستم — نماندہ غیر تو اندر جہانم
تواں برداشتن دست از دو عالم — مگر ہجرت بسوزد استخوانم
در آتش تن بہ آسانی تواں داد — زہجرت جاں رود باصد فغانم

(حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۶)

ایضاً

اے خنک دیدہ کہ گریانش — اے ہمایوں دلے کہ بریانش
اے مبارک کسے کہ طالب اوست — فارغ از عمرو و زید بارخ دوست
درحقیقت بس است یار یکے — دل یکے جاں یکے نگار یکے

(براہین احمدیہ - روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۲۵)

---

(۱) اے میرے محبوب تیری صورت کیسی پیاری ہے۔ اے میری جان کی جان! تیری خصلتیں کیسی شیریں ہیں۔ (۲) جب میں نے تیرا چہرہ دیکھا۔ تو میں تیرا گرویدہ ہوگیا۔ اب تمام جہان میں تیرے سوا میرا اور کوئی (محبوب) نہیں ہے۔ (۳) دونوں جہانوں کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ مگر تیری جدائی (کی مجھ میں برداشت نہیں۔ وہ تو) میری ہڈیوں تک کو جلا دے گی۔ (۴) آگ میں پڑنا آسان ہے مگر تیری جدائی تو مجھے رلا رلا کر مار ہی ڈالے گی۔ (ایضا) (۱) وہ آنکھ کیا ہی ٹھنڈی ہے جو اس کے لئے روتی ہے۔ وہ دل کیا ہی مبارک ہے جو اس کی محبت سے بریاں ہے۔ (۲) وہ شخص کیا ہی مبارک ہے جو اس کا طالب ہے اور اپنے محبوب کے چہرہ کے عشق میں محو ہو کر اوروں سے فارغ ہے۔ (۳) حقیقت میں وہ ایک ہی محبوب کافی ہے جس طرح دل ایک ہے۔ اور جان بھی ایک ہے۔ اسی طرح محبوب بھی ایک ہی ہونا چاہئے۔

ایضاً بزبان اردو

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیرے دیدار کا
چشمہ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا
خوبروؤں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی
ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس ترے گلزار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے

ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں
تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا
جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

(سرمہ چشمہ آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۵۲)

ایضاً

دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
مشت غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
جب سے سنا کہ شرط مہر و وفا یہی ہے
دلبر کا درد آیا حرف خودی مٹایا
جب میں مرا جلایا جام بقا یہی ہے
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے

حرف وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باولا یہی ہے
اس رہ میں اپنے قصے میں تم کو کیا سناؤں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
مت کہہ تو لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
اے میرے دل کے درماں ہجراں ہے تیرا سوزاں
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جانگزا یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۲)

ایضاً

تجھے سب زور وقدرت ہے خدایا　　تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہراک عاشق نے ہے اک بت بنایا　　ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا　　وہی جس کو کہیں رب البرایا

ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَخْزَی الْاَعَادِیْ

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے　　وہی جنت وہی دارالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے　　محبت کا تو اک دریا رواں ہے

یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَخْزَی الْاَعَادِیْ

تری رحمت کی کچھ قلت نہیں ہے　　تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمار فضل اور رحمت نہیں ہے　　مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَخْزَی الْاَعَادِیْ

ترے کوچہ میں کن راہوں سے آؤں　　وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں　　خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں　　وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں　　یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَخْزَی الْاَعَادِیْ

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے　　کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
جو مرتا ہے وہی زندوں میں جاوے　　جو جلتا ہے وہی مردے جلاوے
ثمر ہے دور کا کب غیر کھاوے　　چلو اوپر کو وہ نیچے نہ آوے
نہاں اندر نہاں ہے کون لاوے　　غریق عشق وہ موتی اٹھاوے

مجھے تو نے یہ دولت اے خدا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَخْزَی الْاَعَادِیْ

(آمین صاحبزادگان)

ایضاً

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم وجان ودل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات وکرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار
باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار
تیرے بن اے میری جاں یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہدو عمل کا انحصار

جن پہ ہے تیری عنایت وہ بدی سے دور ہیں
رہ میں حق کی قوتیں ان کی چلیں بن کر قطار

چھٹ گئے شیطاں سے جو تھے تیری الفت کے اسیر
جو ہوئے تیرے لئے بے برگ و بر پائی بہار

سب پیاسوں سے نکوتر تیرے منہ کی ہے پیاس
جس کا دل ہے اس سے بریاں پا گیا وہ آبشار

جس کو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامان دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب
شرط رہ پر صبر ہے اور ترک نام اضطرار

اے مرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بینظیر
جو ترے مجنوں حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار

اس جہاں کو چھوڑنا ہے تیرے دیوانوں کا کام
نقد پا لیتے ہیں وہ اور دوسرے امید وار

کون ہے جس کے عمل ہوں پاک بے انوار عشق
کون کرتا ہے وفا بن اس کے جس کا دل فگار

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار

عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار

اس کے پانے کا یہی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آ جائے گا زر بے شمار

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو نہ ہونا ست اس میں زینہار

ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار

اس سے خود آ کر ملے گا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پہنو گے پھولوں کے ہار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن ۲۱ صفحہ ۱۲۷)

باب دوم

مدح نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مدح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

یہ مضمون محض تمہیدی نہیں بلکہ دراصل اس رسالہ کے نفس مضمون کا ایک حصہ ہے کیونکہ صلوٰۃ[۱] کے معنے دعا کے علاوہ مدح وثنا اور اظہار عظمت کے بھی ہیں۔ پس آیت اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے حق میں دعائیں کرنے کا ہی حکم نہیں دیا گیا بلکہ آپ کے محامد بیان کرنے اور آپؐ کی عظمت شان کے اظہار کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے یہ حکم ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے احسانات کی شکرگزاری کے لئے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> ”آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکرگزاری کے طور پر (آپؐ پر) درود بھیجیں“ (اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ صفحہ ۲)

[۱]۔ لفظ صلوٰۃ کے معنے کتب لغت میں حسب ذیل لکھے ہیں:۔ (۱) حسن ثنا یعنی بہترین تعریف (۲) رحمت (۳) مسلسل طور پر رحمت کرتے چلے جانا (۴) دعا (۵) استغفار (۶) خیر و برکت کے لئے دعا کرنا (۷) تسبیح (۸) تعظیم و تکریم (۹) برکت بخشنا (۱۰) برکت چاہنا (۱۱) لزوم اور دوام (۱۲) اول رہنا (۱۳) گھڑ دوڑ وغیرہ میں دوم نمبر پر رہنا (۱۴) بہترین جانشین کا بلا فصل اور بلا توقف قائم ہو جانا (لفظی معنے بعد میں آنے والے فرد کا ایسے طور پر بلا فصل ساتھ ہی آپہنچنا کہ گویا پہلے فرد کے ساتھ دوسرا فرد ٹکرا رہا ہے) (۱۵) نماز (۱۶) معبد یعنی عبادت گاہ۔ منہ

اور شکر گزاری کے حقیقی طریقے یہی دونوں ہیں یعنی محسن کی مدح وثنا اور محسن کے لئے دعا۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اَتَاہُ الْمُھَاجِرُوْنَ۔ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَارَأَیْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ کَثِیْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاۃً مِّنْ قَلِیْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَیْنَ اَظْھُرِھِمْ لَقَدْ کَفَوْنَا الْمُؤْنَۃَ وَاَشْرَکُوْنَا فِی الْمَھْنَأِ۔ حَتّٰی لَقَدْ خِفْنَا اَنْ یَّذْھَبُوْا بِالْاَجْرِ کُلِّہٖ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا۔ مَادَعَوْتُمُ اللّٰہَ لَھُمْ وَاَثْنَیْتُمْ عَلَیْھِمْ۔ (جامع ترمذی ابواب الزھد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جن ایام میں آنحضرت ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تھے۔ انہی ایام میں ایک دفعہ مہاجرین نے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ جن لوگوں کے پاس ہم آکر اترے ہیں۔ ان سے بڑھکر کوئی فراخ دل اور ہمدردی کرنے والا ہم نے نہیں دیکھا۔ جس کے پاس مالی وسعت تھی۔ اس نے اپنے کثیر مال کو ہمارے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور جو وسعت نہیں رکھتا اس نے دوسرے رنگ میں کمال درجہ کی ہمدردی سے کام لیا ہے۔ محنت خود کرتے ہیں۔ اور اپنے سامان معیشت میں ہمیں بھی برابر کے حصہ دار بناتے ہیں۔ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ سارے کا سارا اجر وہی نہ لے جائیں۔ اور ہم کہیں محروم ہی نہ رہ جائیں۔ حضورؐ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ جبتک تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعائیں اور ان کی مدح وثناء کرتے رہو گے اس وقت تک ایسا نہیں ہو گا۔ (بلکہ تم بھی ویسا ہی

اجر پاؤ گے)

اس کے علاوہ آیت:

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا۔ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا (فتح: ۹،۱۰)

ترجمہ:- (اے نبی) ہم نے تمہیں (اپنی ہستی کا اور اپنی باتوں کا) گواہ، رحمتوں کی بشارت دینے والا اور (عذاب سے) آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تا کہ (اے لوگو) تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اس (رسول) کی مدد کرو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح وشام اس کی (یعنی اللہ تعالیٰ کی) ☆تسبیح کرو۔ کی رو سے بھی ہر مومن کے لئے آنحضرت ﷺ کے محامد کو پھیلانا اور آپؐ کی مدح وثناء اور عظمت شان کا اظہار کرنا اسی طرح ضروری ہے۔ جیسا کہ آپؐ پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پس اس بنا پر درود شریف کے مضمون کو شروع کرنے سے قبل قرآن کریم میں سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وحی اور منظوم کلام میں سے کسی قدر آنحضرت ﷺ کے محامد بیان کئے جاتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کے محامد اور عظمت شان کو خدا تعالیٰ ہی بہتر بیان کر سکتا ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے بھیجا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

☆ اس ضمیر کا مرجع بھی آنحضرت ﷺ ہو سکتے ہیں۔ (خاکسار مرتب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت شان کے متعلق بعض آیات قرآن کریم

(۱)

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً

(بقرہ:۳۱)

اے رسول (یاد کرو) جب تمہارے رب نے (تمہاری ربوبیت کے سلسلہ میں) فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک نائب پیدا کرنیوالا ہوں (یعنی آدم کی خلافت بعثت محمدیہ کے لئے محض بطور تمہید تھی)

(۲)

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ (اٰل عمران:۳۲)

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہدو۔ کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ (ایسا کرو گے) تو (خود) وہ تم سے محبت کرے گا۔ اور تمہاری تقصیریں معاف (اور کمزوریاں دور) کردے گا اور اللہ بہت ہی بخشنے والا (اور) نہایت رحم کرنے والا ہے تم (انہیں) کہو۔ کہ اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ پس اگر وہ روگردان ہو جائیں۔ تو (یاد رکھیں کہ) اللہ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔

(۳)

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ (آل عمران:۸۲)

اور (یاد کرو) جب اللہ نے تمام انبیاء سے عہد لیا۔ کہ میں نے تمہیں جو بھی کتاب اور حکمت دی ہو (وہ خواہ کتنی ہی عظیم الشان کیوں نہ ہو) اس کے بعد تمہارے پاس (یا تمہارے پیروؤں ☆ کے پاس) جو ایسا رسول آئے۔ کہ وہ (میرے) اس (کلام کے وعدوں) کو (پورا کر کے اسے) سچا ثابت کرنیوالا ہو۔ جو تمہارے پاس ہو تو تمہارے لئے (اور تمہارے پیروؤں کے لئے) اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا لازم اور ضروری ہو گا۔

(۴)

فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ (آل عمران:۱۶۰)

اس عظیم الشان رحمت کی وجہ سے جو (تمہیں) اللہ کی طرف سے (عطا ہوئی) ہے۔ تم ان کے لئے نرم دل واقع ہوئے ہو۔

(۵)

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَھِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَھِیْدًا۔ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِھِمُ الْاَرْضُ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا (النساء:۴۲)

جب ہم ہر ایک قوم میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔ اور ان (تمام) پر تمہیں گواہ ٹھہرائیں گے اس وقت ان کی کیا حالت ہو گی۔ اس روز اس رسول کے منکر اور نافرمان لوگ تمنا کریں گے۔ کہ کاش ہمیں زمین سے

☆ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ہر ایک امت سے بذریعہ ان کے نبی کے یہ عہد لیا گیا تھا۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸)

پیوند کردیا جائے۔ اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے۔

(۶)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ
ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ
الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ
اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ وَلَوْ اَنَّا
كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا
فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا
عَظِيْمًا وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ
النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ
اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔

(النساء:۶۵ تا ۷۰)

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا ہے وہ اسی لئے (بھیجا ہے) کہ اللہ کے اذن سے اسکی فرمانبرداری کی جائے۔ اور اگر یہ لوگ (ایسا کرتے کہ) جب ان سے اپنے آپ پر ظلم ہوتا تو (اے رسول) تمہارے پاس آکر اللہ کی بخشش کے طالب ہوتے اور (اللہ کا) یہ رسول ان کیلئے (اللہ تعالیٰ سے) بخشش چاہتا تو وہ یقیناً اللہ کو بہت ہی رجوع برحمت کرنے والا اور رحمت پر رحمت کرنے والا پاتے۔ پس (اے رسول) تمہارے رب کی قسم ہے۔ کہ جب تک یہ

(لوگ) ایسا نہیں کریں گے۔ کہ ہر اس نزاع میں جو ان میں پیدا ہو۔ تم سے فیصلہ کی درخواست کریں پھر جو (بھی) تم فیصلہ کردو۔ اس کے متعلق اپنے سینوں میں کوئی تنگی نہ پائیں۔ اور (اسے) پورے طور پر بہت اچھی طرح سے تسلیم کرلیں وہ مومن نہیں بنیں گے۔ اور اگر ہم انہیں حکم دیتے۔ کہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یا اپنے گھروں (اور اپنے وطن) سے چلے جاؤ۔ تو ان میں سے چند افراد کے سوا کوئی ایسا نہ کرتا۔ اور اگر یہ لوگ اس نصیحت پر چلتے جو انہیں کی جاتی ہے۔ تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ اور ان کی ثابت قدمی کا بہت بڑا موجب ہوتا۔ اور اس صورت میں ہم انہیں یقیناً بڑا عظیم الشان اجر دیتے اور ایک درست راستے پر انہیں قائم کردیتے۔ اور جو لوگ اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہونگے جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین۔ اور یہ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔ اور اللہ جاننے والا کافی ہے۔

(۷)

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (النساء:۱۱۴)

(اے رسول) تم پر اللہ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔

(۸)

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا
كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ۔ قَدْ جَآءَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ۔ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ

وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (مائدہ:۱۷)

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا (موعود) رسول آگیا ہے۔ جو تمہیں (تمہاری) کتاب کی بہت سی باتیں جنہیں تم چھپاتے تھے کھول کر بتاتا ہے۔ اور تمہاری بہت سی (قابل مواخذہ) باتیں (تمہیں) معاف کردیتا ہے (دیکھو!) تمہارے پاس اللہ کا ایک نور آگیا ہے۔ اور (نیز) ایک روشن کتاب (آگئی ہے) جس کے ذریعہ سے اللہ ان لوگوں کو جو اس کی خوشنودی کے مطابق چلتے ہیں۔ سلامتی کی راہیں دکھاتا اور اپنے (دیئے ہوئے) علم کے ذریعہ سے انہیں تمام قسم کی ظلمتوں سے نکال کر نور میں لاتا اور ایک راہ راست پر قائم کردیتا ہے۔

(۹)

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

(انعام:۱۶۳)

(اے ہمارے رسول لوگوں سے) کہہ دو۔ کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لئے ہے۔ جو (تمام اقوام اور) تمام مخلوقات کا رب ہے۔ اس کا کوئی بھی شریک نہیں۔ اور مجھے یہی حکم دیا گیا ہے اور میں (اس کا) سب سے اول (مرتبہ پر) فرمانبردار ہوں

(۱۰)

اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ

الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ قُلْ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (اعراف:۱۵۸تا۱۵۹)

جو اس امی رسول اور نبی کی پیروی کرتے ہیں۔ جس (کے ذکر) کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ جو انہیں اچھی باتوں کی طرف بلاتا اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال ٹھیراتا اور بری چیزوں کو ان پر حرام قرار دیتا ہے۔ اور ان کے بوجھوں کو ان پر سے اتارتا ہے۔ اور ان پھندوں کو بھی (ان سے دور کرتا ہے) جن میں وہ پڑے ہوئے تھے۔ سو جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کی تعظیم وتکریم کرتے اور اس کی مدد کرتے ہیں۔ اور جو نور اس کے ساتھ اتارا گیا ہے۔ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ وہی کامیاب ہوں گے (اے رسول! لوگوں سے) کہہ دو۔ کہ میں اللہ کی طرف سے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ تم سب کی طرف رسول ہوں۔ اس کے سوا کوئی بھی چیز پرستش کے قابل نہیں ہے۔ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پس تم اللہ پر اور اس کے اس امی رسول اور نبی پر جو اللہ پر اور اس کی تمام باتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ ایمان لاؤ۔ اور اس کی پیروی کرو۔ تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

(۱۱)

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال:۱۸)

اور (اے رسول جو کچھ تم نے چلایا تھا) جب (بظاہر) تم چلا رہے تھے۔ تو اسے (درحقیقت) تم نے نہیں بلکہ اللہ نے چلایا تھا۔

(۱۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (انفال:۲۵)

اے مومنو! اللہ کا حکم مانو۔ اور اس کے رسول کا حکم بھی (مانو) جب وہ تمہیں بلائے کیونکہ وہ تمہیں زندگی بخشتا ہے۔

(۱۳)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (انفال:۳۴)

(اے پیغمبر) ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ تم ان لوگوں میں موجود ہو۔ اور پھر اللہ انہیں عذاب دے اور نہ ہی یہ ممکن ہے۔ کہ وہ تو استغفار کر رہے ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دیتا چلا جائے۔

(۱۴)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

(انفال:۶۵)

اے نبی (اللہ تعالیٰ کی مدد) تمہارے لئے بھی کافی ہے۔ اور ان مومنوں کے لئے بھی جنہوں نے تمہاری پیروی اختیار کرلی ہے۔

(۱۵)

اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ (توبہ:۶۱)

(لوگو اس نبی کا کان) تمہارے حق میں بہتری کا کان (ہے وہ) اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور مومنوں کا کہنا سنتا ہے۔ اور تم میں سے جو لوگ (سچے طور پر) ایمان لائے ہیں۔ ان کے لئے (اسکا وجود مجسم) رحمت ہے۔

(۱۶)

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (توبہ:۱۰۳)

(اے رسول) تمہاری دعا ان کے حق میں تسکین کا موجب (اور سہارا) ہے

(۱۷)

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (توبہ:۱۲۸)

(اے لوگو) تمہارے پاس خود تمہی میں سے ایک رسول آیا ہے۔ جسے تمہاری تکلیف (سخت) شاق گزرتی ہے۔ وہ تمہاری بھلائی کا بہت ہی خواہشمند ہے۔ (اور) مومنوں پر بہت ہی شفقت اور رحمت رکھتا ہے۔

(۱۸)

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ (یوسف:۱۰۹)

(اے رسول! لوگوں سے) کہہ دو۔ کہ یہ میری راہ ہے (اور) میں بھی بصیرت پر قائم ہو کر (تمہیں) اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ اور جو میرے پیرو

ہیں۔ وہ بھی۔

(۱۹)

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (ابراہیم:۲)

(اے رسول) اس کتاب کو ہم نے اس لئے اتارا ہے۔ کہ سب لوگوں کو تم ان کے رب کے حکم سے ظلمتوں میں سے نکال کر نور کی طرف یعنی اس غالب اور تمام تعریفوں کے مالک اللہ کی راہ کی طرف لاؤ۔ جو آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

(۲۰)

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ (حجر:۷۳)

(اے رسول) تمہاری پاک زندگی کی قسم ہے کہ یہ (لوگ بھی) اپنی (بد) مستی میں پڑے بھٹک رہے ہیں۔

(۲۱)

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (اسراء:۸۰)

(اے رسول) قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے۔

(۲۲)

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا (اسراء:۸۸)

(اے رسول) اس کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔

(۲۳)

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا

الْحَدِيْثِ اَسَفًا (کہف:۷)

(اے پیغمبر) اگر یہ (لوگ) ایمان نہ لائے۔ تو تم شاید ان کے پیچھے اور ان کے غم میں اپنے آپ کو ہلاکت تک پہنچا دو۔

(۲۴)

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (انبیاء:۱۰۸)

اور (اے پیغمبر) ہم نے تمہیں تمام اقوام عالم (اور تمام مخلوق) کے لئے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(۲۵)

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ۔ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ۔ (نور:۳۶-۳۷)

اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) نور کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک طاق ہو۔ جس میں ایک روشن چراغ (رکھا) ہو۔ وہ چراغ ایک قندیل میں ہو۔ اور قندیل ایسی ہو کہ گویا وہ موٹے موتیوں کا سا ایک درخشاں ستارہ ہے۔ اس (چراغ) کو ایک مبارک درخت (کے تیل) سے روشن رکھا جاتا ہے۔ جو زیتون کا درخت ہے۔ مگر ایسا کہ نہ مشرق میں اس سا کوئی درخت پایا جاتا ہے۔ نہ مغرب میں۔ جس کے تیل کو آگ نہ چھوئے۔ تو بھی وہ خود بخود ہی روشن ہو جانیوالا ہے۔ ایک نور پر دوسرا نور (اترا) ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے۔

اپنے نور کا راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ لوگوں کو (سمجھانے) کے لئے بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو کامل طور پر جانتا ہے (یہ نور) ان گھروں میں (اترا) ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہے۔ کہ انہیں اونچا کیا جائے اور ان میں صبح و شام اس کے نام کا ذکر ہو۔

(۲۶)

اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ (نور:۵۷)

(اے لوگو ہمارے) رسول کی فرمانبرداری کرو۔ تاکہ تم پر رحمت نازل ہو۔

(۲۷)

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا (احزاب:۲۲)

(اے لوگو) اللہ کے رسول میں تمہارے لئے ہاں (تم میں سے) ان لوگوں کے لئے جو اللہ سے اور آخرت کے دن سے ڈرتے ہوں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے ہوں۔ بہترین نمونہ (پایا جاتا) ہے۔

(۲۸)

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ۔ وَاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا۔ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ

اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (احزاب:۴۱ تا ۴۷)

(اے لوگو) محمد (ﷺ جسمانی رشتہ کی رو سے) تم مردوں میں سے کسی کے بھی باپ نہیں ہیں۔ ہاں اللہ کے رسول اور تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔ اور اللہ ہر ایک چیز کو خوب جانتا ہے اے لوگو جو مومن ہو۔ اللہ (کے اس احسان کو) بہت اچھی طرح اور کثرت سے یاد کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے کہ وہ اور اس کے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں تاکہ وہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور میں لائے اور وہ مومنوں پر رحمت کرنے والا ہے۔ وہ جس روز اس سے ملیں گے۔ انہیں سلام کا تحفہ ملے گا۔ اور اس نے ان کے لئے (اس نبی کے طفیل) بہت باعزت اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے! نبی ہم نے تمہیں گواہ' بشارت دینے والا' (خطرات سے) آگاہ کرنیوالا' اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانیوالا اور نور بخش چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

(۲۹)

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا (احزاب:۵۸،۵۷)

اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ (پس) اے لوگو! جو ایمان رکھتے ہو تم (بھی) اس پر درود اور سلام بہت خوبی کے ساتھ بھیجا کرو۔ جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے۔ اور ان کے لئے اس نے رسوا کن عذاب

تیار کر رکھا ہے۔

(۳۰)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ وَیُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ

(زمر:۳۷)

کیا اللہ اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے اور (اے رسول!) یہ (لوگ) تمہیں ان سے ڈراتے ہیں۔ جو اس کے غیر ہیں۔

(۳۱)

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (زمر:۵۴)

(اے رسول اپنے سچے پیروؤں سے) کہدو۔ کہ اے میری غلامی اختیار کرنے والو۔ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو۔ اللہ (تمہارے) تمام گناہ بخش دے گا۔ وہ بہت ہی بخشنے والا (اور) رحمت پر رحمت کرنے والا ہے۔

(۳۲)

اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ۔

(فتح:۹تا۱۱)

(اے نبی) ہم نے تمہیں (اپنی ہستی کا اور اپنی باتوں کا) گواہ اور (رحمتوں کی) بشارت دینے اور (عذاب سے لوگوں کو) آگاہ کرنیوالا بنا کر بھیجا ہے تا کہ

(اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ اور صبح وشام اس کی (یعنی اللہ کی) تسبیح کرو۔ جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہوتا ہے۔

(۳۳)

اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا (طور:۴۹)

اے رسول تم ہماری حفاظت میں ہو۔

(۳۴)

وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی۔ مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی عَلَّمَہٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ذُوْمِرَّۃٍ فَاسْتَوٰی۔ وَھُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی۔ مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی۔ (نجم:۲تا۱۲)

جب ثریا غروب کی طرف مائل ہو۔ تو اس کی قسم (یعنی شہادت بتاتی ہے۔ کہ (یہ) تمہارا رفیق نہ تو کبھی (اعتقاداً) گمراہ ہوا ہے۔ اور نہ (عملاً) بدراہ ہوا اور نہ ہی وہ نفسانی خواہش کے ماتحت بولتا ہے۔ (بلکہ جو کچھ وہ بیان کرتا ہے) وہ محض وحی ہے جو (اس پر) نازل کی جاتی ہے۔ اسے زبردست قوتوں والے (اور) بڑے طاقت والے (معلم حقیقی) نے تعلیم دی ہے۔ اس لئے اس نے اس حالت میں اعتدال پایا ہے (یعنی افراط و تفریط سے بالکل پاک ہے) وہ سب سے بلند تر مقام پر ہے۔ پھر وہ اور بھی قریب ہوا۔ پھر وہ جھک گیا۔ پھر وہ دو کمانوں کے (اتصال سے پیدا ہونے والے) دائرہ (کے وتر)

کی طرح ہو گیا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قریب (ہو گیا) یعنی مرکزی نقطہ پر پہنچ گیا۔ تب اس (معلم حقیقی) نے اپنے اس بندہ پر وحی کے ذریعہ جو نازل کرنا چاہا کیا۔ جو کچھ (اس کے) دل کو نظر آیا اس میں کوئی خطا واقع نہیں ہوئی۔

(۳۵)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْلَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌرَّحِيْمٌ (حدید:۲۹)

اے لوگو جو مومن ہو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ ایسا کرو گے۔ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ دے گا۔ اور تمہیں ایک خاص نور عطا کرے گا۔ جو جدھر جاؤ گے۔ تمہارے ساتھ رہے گا۔ اور وہ تمہاری تقصیریں بخش دے گا۔ اور تمام کمزوریاں دور کر دے گا اور اللہ بہت ہی بخشنے والا اور رحمت پر رحمت کرنے والا ہے۔

(۳۶)

هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (جمعہ:۳تا۵)

وہی ہے جس نے امی لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے۔ جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت کی انہیں تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے

ہوئے تھے۔ اور کچھ اور لوگوں کو بھی (وہ تعلیم دے گا اور پاک کرے گا) جو انہی میں سے ہوں گے۔ وہ ابھی ان سے نہیں ملے۔ اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ وہ جسے چاہے گا دے گا۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

(۳۷)

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (قلم:۴،۵)

اور (اے رسول) تمہیں یقیناً ایسا اجر ملے گا جو کبھی بند نہیں ہو گا۔ اور تم یقیناً نہایت عظیم الشان اخلاق رکھتے ہو۔

(۳۸)

لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا (جن:۲۰)

جب اللہ کا بندہ نماز میں کھڑا ہو کر اس کے حضور دعائیں کرتا ہے تو یہ اس پر کود پڑتے اور اس سے آویختہ ہونے کی حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

(۳۹)

وَالضُّحٰى۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔ (ضحیٰ:۲تا۶)

چاشت کے وقت کی اور نیز رات کی جب وہ چھا جاتی ہے قسم (یعنی شہادت بتاتی) ہے کہ اے رسول تمہارے رب نے تمہیں چھوڑ نہیں دیا۔ اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہوا ہے۔ اور تمہاری ہر پیچھے آنیوالی گھڑی پہلی

گھڑی سے تمہارے حق میں بہتر ہوگی اور تمہارا رب تم پر اپنی خاص عطا کرے گا۔ جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔

(۴۰)

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ۔ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ۔ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ (انشراح:۲تا۵)

کیا یہ درست نہیں کہ ہم نے تمہیں شرح صدر بخشا ہے۔ اور تمہارے اس بوجھ کو تم سے اتار دیا ہے۔ جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی تھی۔ اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا ہے۔

(۴۱)

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ (کوثر)

(اے رسول) ہم نے تمہیں بہت ہی خیروبرکت عطا کی ہے۔ پس تم اپنے رب کے لئے نمازیں پڑھو۔ اور قربانی ادا کرو۔ تمہارا دشمن ہی ابتر رہے گا۔

مدح نبویؐ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں

(۱)

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید۔ وپائے محمدیان برمنار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔" (حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن جلد نمبر۲۲ صفحہ نمبر۸۳)

(ترجمہ از مرتب رسالہ) تم خوشی وخرمی سے چلو۔ کہ تمہارے عروج واکرام کا وقت آگیا ہے۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حقیقی نسبت رکھنے والی جماعت کا قدم بہت ہی بلند اور سب سے اونچے منار پر خوب مضبوطی اور استحکام سے جا پہنچا ہے۔ اور یہ تمام برکات محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان سے ہیں جو (نہ صرف غیر نبی برگزیدہ لوگوں کے بلکہ) انبیاء کے (بھی) سردار ہیں۔

(۲)

"یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔" (حقیقۃالوحی۔ روحانی خزائن جلد۲۲ صفحہ ۹۹)

(ترجمہ و تفسیر از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔ اور یہ تمام برکت محمد ﷺ سے ہے۔ پس بہت ہی برکتوں والا ہے جس نے اس بندہ کو تعلیم دی۔ اور بہت ہی برکتوں والا ہے جس نے تعلیم

پائی۔ خدا نے وقت کی ضرورت محسوس کی اور اس کے محسوس کرنے اور نبوت کی مہر نے جس میں شدت قوت کا فیضان ہے۔ بڑا کام کیا ہے یعنی تیرے مبعوث ہونے کے دو باعث ہیں۔ خدا کا ضرورت کو محسوس کرنا اور آنحضرت کی مہر نبوت کا فیضان۔ ☆

ایضاً بصورت منظوم

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶)

☆ "حاشیہ: یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۹، ۱۰۰ حاشیہ)

مدح آنحضرت ﷺ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بزبان عربی

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ
يَسْعٰى إِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْآنِ

اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے! لوگ تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑے آتے ہیں۔

يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
تَهْوِيْ إِلَيْكَ الزُّمَرُ بِالْكِيْزَانِ

اے منعم و منان کے فضل کے سمندر لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آرہے ہیں۔

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَ الْإِحْسَانِ
نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَ الْعُمْرَانِ

اے حسن و احسان کے ملک کے آفتاب! تو نے ویرانوں اور آبادیوں کا چہرہ روشن کر دیا۔

قَوْمٌ رَأَوْكَ وَ أُمَّةٌ قَدْ أُخْبِرَتْ
مِنْ ذٰلِكَ الْبَدْرِ الَّذِيْ أَصْبَانِيْ

ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم نے اس بدر کی خبریں سنیں جس نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا ہے۔

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً

وَ تَاَلُّمَا مِنْ لَوْعَةِ الْهِجْرَانِ

وہ آپ کے جمال کو یاد کر کے مارے شوق کے روتے ہیں اور جدائی کی جلن سے دکھ اٹھا کر (چلاتے ہیں)۔

وَ اَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً
وَاَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ

میں دیکھتا ہوں کہ دل بیقراری سے گلے تک آگئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

يَا مَنْ غَدَا فِيْ نُوْرِهٖ وَ ضِيَآئِهٖ
كَالنَّيِّرَيْنِ وَ نُوْرَ الْمَلَوَانِ

اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں آفتاب و مہتاب کی مانند ہے اور جس سے رات اور دن روشن ہو گئے۔

يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ الرَّحْمٰنِ
اَهْدَى الْهُدَاةِ وَ اَشْجَعَ الشُّجْعَانِ

اے ہمارے بدر، اے رحمان کے نشان، سب ہادیوں سے بڑھ کر ہادی اور سب بہادروں سے بڑھ کر بہادر۔

اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ
شَاْنًا يَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ

میں تیرے درخشاں چہرہ میں ایک ایسی شان دیکھتا ہوں جو انسانی صفات سے بڑھ کر ہے۔

وَ قَدِ اقْتَفَاكَ اُولُو النُّهٰى وَ بِصِدْقِهِمْ
وَدَعُوْا تَذَكُّرَ مَعْهَدِ الْاَوْطَانِ

دانشمندوں نے تیری پیروی کی اور اپنے صدق کی وجہ سے مالوف وطنوں کی یاد بھی ترک کر دی۔

قَدْ اٰثَرُوْكَ وَ فَارَقُوْا اَحْبَابَهُمْ
وَ تَبَاعَدُوْا مِنْ حَلْقَةِ الْاِخْوَانِ

انہوں نے تجھے مقدم کر لیا اور اپنے دوستوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بھائیوں کے حلقہ سے دور ہو گئے۔

قَدْ وَدَّعُوْا اَهْوَائَهُمْ وَ نُفُوْسَهُمْ
وَ تَبَرَّءُوْا مِنْ كُلِّ نَشْبٍ فَانٍ

انہوں نے اپنی خواہشوں اور نفسوں کو چھوڑ دیا اور سب طرح کے فانی مالوں سے بیزار ہو گئے۔

ظَهَرَتْ عَلَيْهِمْ بَيِّنَاتُ رَسُوْلِهِمْ
فَتَمَزَّقَ الْاَهْوَاءُ كَالْاَوْثَانِ

رسول کریم کی کھلی کھلی دلیلیں ان پر ظاہر ہوئیں اس لئے ان کی نفسانی خواہشیں بھی وہاں کے بتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

فِيْ وَقْتِ تَرْوِيْقِ اللَّيَالِيْ نُوِّرُوْا
وَاللّٰهُ نَجَّاهُمْ مِنَ الطُّوْفَانِ

وہ راتوں کی تاریکی کے وقت منور ہوئے اور خدا نے ان کو طوفان سے بچا لیا۔

قَدْ هَاضَهُمْ ظُلْمُ الْاُنَاسِ وَ ضَيْمُهُمْ
فَتَثَبَّتُوْا بِعِنَايَةِ الْمَنَّانِ

لوگوں کے ظلم و ستم نے ان کو چور چور کر دیا مگر وہ خدائے منان کی

مہربانی سے ثابت قدم رہے۔

نَهَبَ اللِّئَامُ نُشُوْبَهُمْ وَ عِقَارَهُمْ
فَتَهَلَّلُوْا بِجَوَاهِرِ الْفُرْقَانِ

اوباشوں نے ان کے مال اور جائدادیں لوٹ لیں مگر اس کے عوض فرقان کے موتی پاکر ان کے چہرے چمک اٹھے۔

كَسَحُوْا بُيُوْتَ نُفُوْسِهِمْ وَ تَبَادَرُوْا
لِتَمَتُّعِ الْاِيْقَانِ وَ الْاِيْمَانِ

انہوں نے اپنے نفسوں کے گھروں کو خوب صاف کیا اور یقین اور ایمان کی دولت لینے کو آگے بڑھے۔

قَامُوْا بِاِقْدَامِ الرَّسُوْلِ بِغَزْوِهِمْ
كَالْعَاشِقِ الْمَشْغُوْفِ فِى الْمَيْدَانِ

رسول کریمؐ کی حملہ آوری کے ساتھ میدان میں لڑائی پر یوں ڈٹ گئے جیسے کوئی عاشق ہوتا ہے۔

فَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِىْ حُبِّهِمْ
تَحْتَ السُّيُوْفِ أُرِيْقَ كَالْقُرْبَانِ

سو ان پہلوانوں کا خون محبت کی راہ میں ثابت قدمی کی وجہ سے قربانیوں کی طرح تلواروں کے نیچے بہایا گیا۔

جَاءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ
فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْاِيْمَانِ

وہ تیرے حضور لوٹے ہوئے اور ننگے آئے جس پر تو نے ایمان کی چادریں ان کو پہنائیں۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

تو نے گوبر کی طرح ان کو ایک ذلیل قوم پایا اور سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیا۔

حَتّٰى انْثَنٰى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ
عَذْبِ الْمَوَارِدِ مُثْمِرِ الْاَغْصَانِ

یہاں تک کہ (عرب کا) جنگل اس باغ کی مانند ہو گیا جس کے چشمے شیریں اور درختوں کی شاخیں پھل دار ہوں۔

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

عرب کی زمین ویرانی اور خشکی اور تباہی کے بعد سرسبز ہو گئی۔

كَانَ الْحِجَازُ مُغَازَلَ الْغِزْلَانِ
فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِى الرَّحْمٰنِ

ملک حجاز زنان آہو چشم کے عشقیہ مذاکروں کا جولانگا بنا ہوا تھا مگر تو نے ان کو رحمان میں فانی بنا دیا۔

شَيْئَانِ كَانَ الْقَوْمُ عُمْيًا فِيْهِمَا
حَشْوُ الْعُقَارِ وَ كَثْرَةُ النِّسْوَانِ

دو باتیں تھیں جن میں وہ اندھے ہو رہے تھے۔ شراب کا پینا اور عورتوں کی کثرت۔

اَمَّا النِّسَاءُ فَحُرِّمَتْ اِنْكَاحُهَا
زَوْجًا لَّهُ التَّحْرِيْمُ فِى الْقُرْاٰنِ

عورتوں کی نسبت تو یوں فیصلہ ہوا کہ ان خاوندوں سے ان کا نکاح حرام کر دیا گیا جن کی حرمت قرآن میں آ گئی ہے۔

وَ جَعَلْتَ دَسْكَرَةَ الْمُدَامِ مُخَرَّبًا
وَ اَزَلْتَ حَانَتَهَا مِنَ الْبُلْدَانِ

اور شراب خانوں کو تو نے ویران کر دیا اور شراب کی دکانیں شہروں سے اٹھوا دیں۔

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا
فَجَعَلْتَهٗ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

بہتیرے تھے جو خم کے خم مے پی جاتے تھے جنہیں تو نے دین کے متوالے کر دیا۔

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ
قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمَانِ

بہتیرے بدکردار سارنگیوں سے باتیں کرنے والے جو تیرے طفیل رحمان کے ہمکلام ہو گئے۔

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا
فَجَذَبْتَهٗ جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ

بہتیرے تھے جو خوشبو دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے۔ تو نے انہیں فرقان کی طرف کھینچ لیا۔

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ
مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تو نے صدیوں کے مردوں کو ایک جلوہ سے زندہ کر دیا کون ہے جو اس

شان میں تیرے جیسا ہے۔

تَرَكُوا الْغَبُوْقَ وَ بَدَّلُوْا مِنْ ذَوْقِهٖ
ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَيْلَةِ الْاَحْزَانِ

انہوں نے شام کی شراب چھوڑ دی اور اس کی لذت کی بجائے غم کی راتوں میں دعا کی لذت اختیار کر لی۔

كَانُوْا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِيْ قَبْلَهَا
قَدْ اُحْصِرُوْا فِيْ شُحِّهَا كَالْعَانِيْ

اس سے پہلے وہ دو تاروں کی سروں کی محبت میں قیدیوں کی طرح گرفتار تھے۔

قَدْ كَانَ مَرْتَعُهُمْ اَغَانِيْ دَائِمًا
طَوْرًا بِغِيْدٍ تَارَةً بِدِنَانِ

ہمیشہ ان کی فرحت و خوشی کا میدان راگ رنگ تھا۔ کبھی نازک اندام عورتوں کے اسیر اور کبھی خم مے کے گرفتار۔

مَا كَانَ فِكْرٌ غَيْرُ فِكْرِ غَوَانِيْ
اَوْ شُرْبِ رَاحٍ اَوْ خَيَالِ جِفَانِ

حسینہ عورتوں سے دلبستگی کے سوا اور کچھ فکر ہی نہ تھی۔ یا شراب نوشی تھی یا سامان خورد و نوش کا تصور تھا۔

كَانُوْا كَمَشْغُوْفِ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ
رَاضِيْنَ بِالْاَوْسَاخِ وَ الْاَدْرَانِ

بیوقوفی سے فساد کے شیفتہ تھے۔ میل کچیل اور ناپاکی پر خوش تھے۔

عَيْشَانِ كَانَ شِعَارَهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ

حُمْقُ الْحِمَارِ وَ وَثْبَةُ السِّرْحَانِ

جہالت سے دو عیب تو ان کے شامل حال تھے۔ از گدھے کی اور حملہ بھیڑیے کا۔

فَطَلَعْتَ یَا شَمْسَ الْهُدٰی نُصْحًا لَّهُمْ
لِتُضِیْئَهُمْ مِنْ وَّجْهِكَ النُّوْرَانِیْ

اتنے میں اے آفتاب ہدایت ان کی خیر خواہی کے لئے تو نے طلوع کیا کہ اپنے نورانی چہرہ سے انہیں منور کرے۔

اُرْسِلْتَ مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ مُّحْسِنٍ
فِی الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَ الطُّغْیَانِ

تو خوفناک فتنے اور طغیان کے وقت خداوند کریم کی طرف سے بھیجا گیا۔

یَا لَلْفَتٰی مَا حُسْنُهٗ وَ جَمَالُهٗ
رَیَّاهُ یُصْبِی الْقَلْبَ کَالرَّیْحَانِ

واہ کیا ہی خوش شکل اور خوبصورت جوان ہے جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شیفتہ کرلیتی ہے۔

وَجْهُ الْمُهَیْمِنِ ظَاهِرٌ فِیْ وَجْهِهٖ
وَ شُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے اور اس کی شان سے خدا کی شان نمایاں ہوگئی ہے۔

فَلِذَا یُحَبُّ وَ یَسْتَحِقُّ جَمَالُهٗ
شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْاَخْدَانِ

اسی لئے وہ محبوب ہے اور اس کا جمال اس لائق ہے کہ تمام دوستوں کو چھوڑ کر اسی کے جمال سے دلبستگی پیدا کی جائے۔

سُجُحٌ کَرِیْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰی
خِرْقٌ وَ فَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْیَانِ

خوش خو، کریم، سخی، عاشقِ تقویٰ، کریم الطبع اور تمام اسخیاء سے بڑھ کر سخی۔

فَاقَ الْوَرٰی بِکَمَالِهٖ وَ جَمَالِهٖ
وَ جَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّیَّانِ

اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازگی دل کے سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے۔

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی
رِیْقُ الْکِرَامِ وَ نُخْبَةُ الْاَعْیَانِ

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ، برگزیدۂ کرام اور چیدۂ اعیان ہیں۔

تَمَّتْ عَلَیْهِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّةٍ
خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ کُلِّ زَمَانٖ

ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپؐ کے وجود میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپؐ کی ذات پر ختم ہیں۔

وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَةٍ
وَ بِهِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

اللہ کی قسم آنحضرتؐ شاہی دربار کے سب سے اعلیٰ افسر کی طرح ہیں

اور آپؐ ہی کے ذریعہ سے دربار سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے۔

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَّ مُقَدَّسٍ
وَ بِهٖ يُبَاهِي الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِيْ

آپؐ ہر مطہر اور مقدس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر کو آپؐ ہی کے وجود پر ناز ہے۔

هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ
وَ الْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانٖ

آپؐ ہر آگے بڑھنے والے مقرب سے افضل ہیں اور فضیلت کا مدار خوبیوں پر ہوتا ہے نہ کہ زمانہ پر۔

وَالطَّلُّ قَدْ يَبْدُوْ اَمَامَ الْوَابِلِ
فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانٖ

چنانچہ ہلکا مینہ موسلادھار بارش سے پہلے آتا ہے لیکن ہلکے مینہ اور جھڑی میں بڑا فرق ہے۔

بَطَلٌ وَّحِيْدٌ لَّا تَطِيْشُ سِهَامُهٗ
ذُوْ مُصْمِيَاتٍ مُّوْبِقُ الشَّيْطَانٖ

آپؐ یگانہ پہلوان ہیں آپؐ کے تیر کبھی خطا نہیں جاتے۔ آپؐ نشانہ کی رو سے تیروں کے مالک ہیں اور شیطان کے ہلاک کنندہ ہیں۔

هُوَ جَنَّةٌ اِنِّيْ اَرٰى اَثْمَارَهٗ
وَ قُطُوْفُهٗ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِيْ

آپؐ ایک باغ ہیں میں دیکھتا ہوں کہ آپؐ کے پھل اور خوشے میرے دل کے قریب کئے گئے ہیں۔

اَلْفَيْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَ الْهُدٰى
وَ رَاَيْتُهٗ كَالدُّرِّ فِي اللَّمْعَانٖ

میں نے آپؐ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور چمک دمک میں آپؐ کو موتی دیکھا۔

قَدْ مَاتَ عِيْسٰى مُطْرِقًا وَّ نَبِيُّنَا
حَيٌّ وَّ رَبِّيْ اِنَّهٗ وَافَانِيْ

عیسیٰؑ چپ چاپ گزر گئے اور ہمارے نبی ﷺ زندہ ہیں اور بخدا وہ مجھ سے ملے بھی ہیں۔

وَاللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ جَمَالَهٗ
بِعُيُوْنِ جِسْمِيْ قَاعِدًا بِمَكَانِيْ

قسم بخدا میں نے آپ کا جمال دیدۂ سر سے اپنے مکان میں بیٹھے دیکھا ہے۔

هَا اِنْ تَظَنَّيْتَ ابْنَ مَرْيَمَ عَائِشًا
فَعَلَيْكَ اِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْهَانٖ

دیکھو اگر تم ابن مریم کو زندہ سمجھتے ہو تو دلیل سے ثبوت پیش کرنا تمہارا فرض ہے۔

أَ فَاَنْتَ لَاقَيْتَ الْمَسِيْحَ بِيَقْظَةٍ
اَوْ جَاءَكَ الْاَنْبَاءُ مِنْ يَقْظَانٖ

کیا تم کہیں بیداری میں مسیح سے ملے ہو یا کسی جیتے جاگتے نے تمہیں خبر دی ہے۔ کہ وہ زندہ ہے۔

اُنْظُرْ اِلَى الْقُرْاٰنِ كَيْفَ يُبَيِّنُ

أ فَانْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَى الرَّحْمٰنِ

قرآن کو دیکھو کہ وہ کیسے صاف اس کی موت کا ذکر کرتا ہے۔ کیا تم رحمن کی ہدایت سے منہ پھیرتے ہو۔

فَاعْلَمْ بِاَنَّ الْعَيْشَ لَيْسَ بِثَابِتٍ
بَلْ مَاتَ عِيْسٰى مِثْلَ عَبْدٍ فَانٍ

جان لو کہ حیات کا کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ (حضرت) عیسیٰ ایک فانی بندہ کی طرح فوت ہو گئے۔

وَ نَبِيُّنَا حَيٌّ وَّ اِنِّيْ شَاهِدٌ
وَ قَدِ اقْتَطَفْتُ قَطَائِفَ اللُّقْيَانِ

اور ہمارے نبی زندہ ہیں اور میں گواہ ہوں اور میں آپ کی ملاقات کے ثمرات سے بہرہ مند ہوا ہوں۔

وَ رَأَيْتُ فِيْ رَيْعَانِ عُمْرِيْ وَجْهَهٗ
ثُمَّ النَّبِيُّ بِيَقْظَتِيْ لَاقَانِيْ

میں نے آغاز جوانی میں آپ کا چہرہ دیکھا پھر آنحضرتؐ بیداری میں مجھ سے ملے۔

اِنِّيْ لَقَدْ اُحْيِيْتُ مِنْ اِحْيَائِهٖ
وَاهًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْيَانِيْ

میں آپ کے زندہ کرنے سے زندہ کیا گیا ہوں۔ سبحان اللہ! کیا ہی اعجاز ہے اور میں بھی کیا خوب زندہ ہوا ہوں۔

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

اے میرے رب! اپنے نبیؐ پر ہمیشہ درود بھیج، اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

يَا سَيِّدِيْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا
وَالْقَوْمُ بِالْاِكْفَارِ قَدْ اٰذَانِيْ

میرے آقا میں سخت غمزدہ ہو کر تیرے دروازہ پر حاضر ہوا ہوں اور قوم نے مجھے کافر کہہ کر سخت ستایا ہے۔

يَفْرِيْ سِهَامُكَ قَلْبَ كُلِّ مُحَارِبٍ
وَ يَشُجُّ عَزْمُكَ هَامَةَ الثُّعْبَانِ

تیرے تیر ہر جنگجو کے دل کو چھیدتے ہیں اور تیرا عزم اژدہاؤں کے سر کو کچلتا ہے۔

لِلّٰهِ دَرُّكَ يَا اِمَامَ الْعَالَمِ
اَنْتَ السَّبُوْقُ وَ سَيِّدُ الشُّجْعَانِ

آفرین تجھے اے امام جہاں! تو سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سردار ہے۔

اُنْظُرْ اِلَيَّ بِرَحْمَةٍ وَّ تَحَنُّنٍ
يَا سَيِّدِيْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر، اے میرے آقا! میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں۔

يَا حِبِّ اِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِيْ مُهْجَتِيْ وَ مَدَارِكِيْ وَ جَنَانِيْ

اے میرے پیارے! تیری محبت میری جان میرے سر اور دماغ میں رچ

گئی ہے۔

مِنْ ذِكْرِ وَجْهِكَ يَا حَدِيْقَةَ بَهْجَتِيْ

لَمْ اَخْلُ فِيْ لَحْظٍ وَّ لَا فِيْ اٰنِ

تیرے منہ کی یاد سے اے میری خوشی کے باغ! میں کبھی ایک لحظہ بھی فارغ نہیں رہتا۔

جِسْمِيْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا

يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

میرا جسم شوق غالب کے سبب سے تیری طرف اڑا جاتا ہے اے کاش مجھ میں اڑنے کی قوت ہوتی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۶)

ایضاً

يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ اَحْمَدَا عَيْنَ الْهُدٰى مُفْنِي الْعِدَا

اے میرے دل احمد کو یاد کر۔ وہ ہدایت کا چشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنیوالا ہے۔

بَرًّا كَرِيْمًا مُّحْسِنًا بَحْرَ الْعَطَايَا وَ الْجَدَا

نیک ہے، کریم ہے، محسن ہے، بخششوں اور سخاوتوں کا سمندر ہے۔

بَدْرٌ مُّنِيْرٌ زَاهِرٌ فِيْ كُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا

چودھویں کا چاند ہے، نورانی ہے، روشن ہے، ہر بات میں اس کی تعریف کی گئی ہے۔

اِحْسَانُهٗ يُصْبِي الْقُلُوْبَ وَ حُسْنُهٗ يُرْوِي الصَّدَا

اس کا احسان دلوں کو مائل کرتا ہے اور اس کا حسن پیاس کو بجھاتا ہے۔

مَا اِنْ رَّاَيْنَا مِثْلَهٗ لِلنَّائِمِيْنَ مُسَهِّدَا

ہم نے اس جیسا سوتوں کو جگانے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

اَلْمُصْطَفٰى وَ الْمُجْتَبٰى وَ الْمُقْتَدَا وَ الْمُجْتَدَا

(وہ) مصطفیٰ ہے اور مجتبیٰ ہے اور مقتدا ہے اور اس سے جود و عطا طلب کی جاتی ہے۔

جُمِعَتْ مَرَابِيْعُ الْهُدٰى فِيْ وَبْلِهٖ حِيْنَ النَّدَا

ہدایت کی بارشیں اس کی بارش میں اس کی سخاوت کے وقت اکٹھی کی گئی ہیں۔

نَسِيَ الزَّمَانُ رِهَامَهٗ مِنْ جُوْدِ هٰذَا الْمُقْتَدَا

زمانہ اپنی آہستہ آہستہ مسلسل بارش کو اسی مقتداء کی بارش کی وجہ سے بھول گیا ہے۔

(کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۷۰)

ایضاً بزبان فارسی

دربارہ عظمت شان وکمال فیضان وشفقت وبرکات محبت واتباع نبوی ﷺ

در دلم جوشد ثنائے سرورے	آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشق یار ازل	آنکہ روحش واصل آں دلبرے
آنکہ مجذوب عنایات حقست	ہمچو طفلے پروریدہ در برے
آنکہ در بر و کرم بحر عظیم	آنکہ در لطف اتم یکتا درے
آنکہ در جود و سخا ابر بہار	آنکہ در فیض وعطا یک خاورے

(۱) میرے دل میں ایک سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا

(۲) جس کی جان یار ازل (خدا تعالیٰ) کی عاشق ہے۔ اور جس کی روح اس دلبر سے وصل رکھتی ہے۔

(۳) جس کو خدا تعالیٰ کی عنایتوں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور بچے کی طرح اپنی گود میں پالا۔

(۴) جو نیکی اور بخشش میں ایک بڑا سمندر ہے اور کامل مہربانی میں یکتا موتی (کی طرح) ہے (جس کی نظیر نہ ہو)۔

(۵) جو سخاوت کرنے میں موسم بہار کا بادل ہے اور جو فیض اور عطا (کے آفتاب .. تاب) کا مشرق ہے۔

آں رحیم و رحم حق را آیتے	آں کریم و جود حق را مظہرے
آں رخ فرخ کہ یک دیدار او	زشت رو را میکند خوش منظرے
آں دل روشن کہ روشن کردہ است	صد درون تیرہ را چوں اخترے
آں مبارک پے کہ آمد ذات او	رحمتے زاں ذات عالم پرورے
احمد آخر زماں کز نور او	شد دل مردم زخور تاباں ترے
از بنی آدم فزوں تر در جمال	و ز لآلی پاک تر در گوہرے
بر لبش جاری ز حکمت چشمۂ	در دلش پر از معارف کوثرے

(۶) جو رحیم ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا نشان ہے۔ جو کریم ہے اور خدا تعالیٰ کی بخشش اس کے وجود میں ظاہر ہوئی ہے۔

(۷) وہ مبارک چہرہ جس کو ایک دفعہ دیکھ لینا بدصورت کو خوش شکل بنا دیتا ہے۔

(۸) وہ دلِ روشن کہ جس نے بیشمار ایسے دلوں کو جو سیاہ تھے ستارہ کی طرح روشن کردیا ہے۔

(۹) وہ مبارک قدم جس کا وجود رب العالمین کی طرف سے مجسم رحمت بن کر آیا ہے۔

(۱۰) اس سردار کا نام احمد آخر زمان ہے۔ جس کے نور سے لوگوں کے دل سورج سے بھی زیادہ چمکنے والے بن گئے۔

(۱۱) وہ آدم کی اولاد میں سے سب سے بڑھ کر صاحب جمال ہے۔ اور اپنی اصلیت میں موتیوں سے بھی زیادہ پاک ہے۔

(۱۲) اس کے ہونٹوں پر حکمت کا چشمہ جاری ہے۔ اس کے دل میں حقائق اور معارف سے بھرا ہوا ایک کوثر ہے۔

بہر حق داماں زغیرش برفشاند	ثانئے او نیست در بحر و برے
آں چراغش داد حق کش تا ابد	نے خطر نے غم ز باد صرصرے
پہلوان حضرت رب جلیل	برمیاں بستہ زشوکت خنجرے
تیر او تیزی بہر میداں نمود	تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے
کرد ثابت بر جہاں عجز بتاں	وا نمودہ زور آں یک قادرے
تا نماند بے خبر از زور حق	بت ستاؤ بت پرست وبت گرے
عاشق صدق و سداد و راستی	دشمن کذب و فساد و ہر شرے

(۱۳) خدا کے لئے خدا کے غیر سے اس نے اپنا دامن خالی کر دیا۔ تری اور خشکی میں اس کا کوئی ثانی نہیں ہے

(۱۴) خدا تعالیٰ نے اس کو ایک ایسا چراغ دیا ہے کہ ہمیشہ کے لئے اس چراغ کو کسی آندھی سے بجھنے کا کوئی خطرہ اور غم نہیں ہے۔

(۱۵) وہ خدا تعالیٰ کا پہلوان ہے اپنی کمر پر شوکت اور رعب کی تلوار باندھے ہوئے۔

(۱۶) لڑائی کے ہر ایک میدان میں اس کے تیر نے اپنی تیزی دکھائی ہے۔ اس کی تلوار نے ہر ایک مقام پر اپنی کاٹ کا جوہر دکھایا ہے۔

(۱۷) تمام دنیا کے لوگوں پر اس نے بتوں کا عاجز ہونا ثابت کر دیا اور خداوند مقتدر کا زور اس نے کھول کر دکھلا دیا ہے۔

(۱۸) تاکہ کوئی بتوں کی تعریف اور پرستش کرنیوالا اور بت بنانے والا خدا تعالیٰ کی طاقت سے بے خبر نہ رہے۔

(۱۹) سچائی اور راستی اور پکی بات کا عاشق اور جھوٹ اور فساد اور ہر ایک برائی کا دشمن۔

خواجہ و مر عاجزاں را بندہ	بادشاہ و بیکساں را چاکرے
آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید	کس ندیدہ در جہاں از مادرے
از شراب شوق جاناں بیخودے	در سرش برخاک بنہادہ سرے
روشنی ازوے بہر قومے رسید	نور او رخشید بر ہر کشورے
آیت رحماں برائے ہر بصیر	حجت حق بہر ہر دیدہ ورے
ناتواناں را برحمت دستگیر	خستہ جاناں را بہ شفقت غمخورے
حسن روئش بہ ز ماہ و آفتاب	خاک کوئش بہ ز مشک و عنبرے

(۲۰) آقا ہو کر عاجزوں کی غلامی اختیار کرنے والا۔ بادشاہ ہو کر بے کسوں کا خادم۔

(۲۱) جو شفقت اور محبت خلق خدا نے اس سے دیکھی ہے، دنیا میں کسی نے اپنی ماں کی طرف سے بھی نہیں دیکھی۔

(۲۲) اپنے محبوب کی محبت کے نشہ میں اپنے آپ سے بے خبر، اس کی یاد میں سر بہ سجود۔

(۲۳) اس کی روشنی ہر ایک قوم کو پہنچی۔ اس کا نور ہر ایک ملک پر چمکا۔

(۲۴) وہ ہر ایک بینا کے لئے خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے۔ اور ہر ایک دیکھنے والے کے لئے خدا تعالیٰ کی ہستی کی حجت ہے۔

(۲۵) کمزوروں پر رحم کر کے ان کا ہاتھ پکڑنے والا، شکستہ دلوں کی شفقت سے غمخواری کرنے والا۔

(۲۶) اس کے چہرہ کا جمال چاند اور سورج سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گلی کی مٹی مشک اور عنبر سے بہتر ہے۔

آفتاب و مہ چہ مے ماند بدو — در دلش از نور حق صد نیّرے
یک نظر بہتر ز عمر جاوداں — گر فتد کس را براں خوش پیکرے
منکہ از حسنش ہمی دارم خبر — جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
یاد آں صورت مرا از خود برد — ہر زماں مستم کند از ساغرے
مے پریدم سوئے کوئے او مدام — من اگر مے داشتم بال و پرے
لالہ و ریحاں چہ کار آید مرا — من سرے دارم باں رو و سرے
خوبئے او دامن دل مے کشد — مو کشانم مے برو زور آورے

(۲۷) سورج اور چاند بھلا اس جیسے کہاں ہو سکتے ہیں۔ اس کے دل میں تو خدا تعالیٰ کے نور کے صدہا چاند اور سورج ہیں۔

(۲۸) اس حسین کو ایک دفعہ دیکھ لینا' ہمیشہ کی زندگی سے بہتر ہے۔

(۲۹) چونکہ مجھے اس کے حسن کا علم ہے۔ اس لئے جہاں دوسروں نے اسے اپنا صرف دل دیا ہے' وہاں اس پر میں اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں۔

(۳۰) اس صورت کی یاد مجھے بیخود کر رہی ہے' جو مجھے ہر وقت (محبت کی) شراب سے مست رکھتی ہے۔

(۳۱) اگر میرے پر ہوتے تو میں اڑ کر اس کی گلی میں پہنچتا۔

(۳۲) گلاب اور چنبیلی کے پھول میرے کس کام۔ میرا تصور تو اسی چہرے اور سر کی طرف لگا رہتا ہے۔

(۳۳) اس کی خوبی میرے دل کے دامن کو کھینچ رہی ہے۔ اور ایک زور دار چیز مجھے گھسیٹے لئے جا رہی ہے۔

دیدہ ام کو ہست نور دیدہ ہا — در اثر مہرش چو مہر انورے
تافت آں روئے کزاں رو سرنتافت — یافت آں درماں کہ بگزید آں درے
ہر کہ بے او زد قدم در بحر دیں — کرد در اول قدم گم معبرے
امی و در علم و حکمت بے نظیر — زیں چہ باشد حجتے روشن ترے
شد عیاں از وے علی الوجہ الاتم — جوہرے انساں کہ بود آں مضمرے
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال — لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے
آفتاب ہر زمین و ہر زماں — رہبر ہر اسود و ہر احمرے

(۳۴) میں نے دیکھ لیا ہے کہ وہی آنکھوں کا نور ہے۔ اس کی محبت تاثیر کے لحاظ سے آفتاب کی طرح ہے۔

(۳۵) اس شخص کا چہرہ روشن ہوا جس نے اپنا منہ اس کی طرف سے نہیں پھیرا اور اس شخص نے شفا پائی جس نے اس دروازے کو اختیار کر لیا۔

(۳۶) جس شخص نے اس سے الگ ہو کر دین کے سمندر میں قدم مارا۔ اس نے پہلے ہی قدم میں جائے عبور کو گم کر دیا۔

(۳۷) لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود علم و حکمت میں بے نظیر ۔ اس سے بڑھ کر (اس کے سچا ہونے کی) اور کونسی روشن دلیل ہو سکتی ہے۔

(۳۸) انسان کے جوہر کا جو بالکل پوشیدہ تھا اس کے ذریعہ سے پوری طرح پتہ لگا ہے۔

(۳۹) اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک پیغمبر کا اختتام ہو گیا۔

(۴۰) وہ ہر ایک ملک اور ہر زمانہ کا سورج ہے اور ہر ایک کالے اور گورے کا رہنما۔

مجمع البحرین علم و معرفت	جامع الاسمین ابر و خاورے
سالکاں را نیست غیر از وے امام	رہرواں را نیست جزوے رہبرے
جائے او جائے کہ طیر قدس را	سوزد از انوار آں بال وپرے
خلق را بخشید از حق کام جاں	وا رہانیدہ ز کام اژدرے
یک طرف حیراں از وشاہان وقت	یک طرف مبہوت ہر دانشورے
نے بعلمش کس رسید و نے بزور	در شکستہ. کبر ہر متکبرے

(۴۱) وہ علم کے سمندر اور معرفت کے سمندر کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور اس کے دو نام ہیں ابر بھی (جو سورج میں حائل ہوتا ہے) اور مشرق بھی (جو اسے نکالتا ہے)۔

(۴۲) سالکوں کا اس کے سوا اور کوئی امام نہیں۔ اور راہروؤں کو اس کے سوا اور کوئی رستہ دکھانیوالا نہیں۔

(۴۳) اس کا مقام وہ مقام ہے کہ اس کے انوار سے طائر قدس کے وہاں جانے سے پر جلتے ہیں۔

(۴۴) خلقت کو اس کی دلی مراد عطا فرمائی یعنی حق اور راستی۔ اور اس کو اژدہا کے منہ سے چھڑایا۔

(۴۵) ایک طرف تو بادشاہان وقت اس کے جاہ وجلال کو دیکھ کر حیران ہیں۔ اور دوسری طرف ہر ایک عقل کا مدعی (اس کے علم اور عقل کو دیکھ کر) ششدر۔

(۴۶) اس کے علم اور اس کی طاقت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ ہر ایک متکبر کے غرور کو اس نے توڑ دیا۔

او چہ میدارد بمدح کس نیاز	مدح او خود فخر ہر مدحت گرے
ہست او در روضہ قدس وجلال	و از خیال مادحاں بالا ترے
اے خدا بر وے سلام ما رساں	ہم بر اخوانش ز ہر پیغمبرے
اول آدم آخر شاں احمد است	اے خنک آنکس کہ بیند آخرے
انبیاء روشن گہر ہستند لیک	ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے
ما ہمہ پیغمبراں را چاکریم	ہمچو خاکے اوفتادہ بر درے
ہر رسولے کو طریق حق نمود	جان ماقرباں بر آں حق پرورے

(۴۷) اس کو کیا حاجت ہے کہ کوئی اس کی تعریف کرے۔ اس کی تعریف کرنا خود تعریف کرنیوالے کے لئے باعث فخر ہے۔

(۴۸) وہ قدس اور جلال کے باغ میں رہتا ہے اور تعریف کرنے والوں کے خیالات کی رسائی سے بالاتر ہے۔

(۴۹) اے خدا ہمارا سلام اس کو پہنچا۔ اور اس کے بھائیوں کو بھی یعنی ہر ایک پیغمبر کو۔

(۵۰) ان میں سے سب سے پہلا آدم ہے اور سب سے آخر احمد ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جسے اس آخر میں آنے والے کو دیکھنا نصیب ہو۔

(۵۱) تمام انبیاء روشن گوہر والے ہیں۔ لیکن ان میں سے سب سے زیادہ روشن احمد ہے۔

(۵۲) ہم تمام پیغمبروں کے خادم ہیں۔ مٹی کی طرح ان کے دروازے پر پڑے ہوئے۔

(۵۳) جس رسول نے بھی خدا تعالیٰ کا رستہ دکھایا۔ ہماری جان ایسے حق پرور پر قربان ہے۔

اے خداوندم بہ خیل انبیاء — کش فرستادی بہ فضل اوفرے
معرفت ہم دہ چو بخشیدی دلم — مے بدہ زاں ساں کہ دادی ساغرے
اے خداوندم بنام مصطفیٰ — کش شدی در ہر مقامے ناصرے
دست من گیر از رہ لطف وکرم — در مہم باش یار و یاورے
تکیہ بر زور تو دارم گرچہ من
ہمچو خاکم بلکہ زاں ہم کمترے

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۱۷ تا ۲۳)

(۵۴) اے میرے خدا! انبیاء کے گروہ کے طفیل۔ جس کو تو نے اپنے بہت بڑے فضل سے بھیجا۔

(۵۵) جب تو نے مجھے دل دیا ہے تو اس کو اپنی معرفت بھی دے۔ اور جس طرح تو نے پیالہ دیا ہے۔ اسی طرح شراب بھی دے (جو اس میں ڈال کر پیئوں)۔

(۵۶) اے میرے خدا اس مصطفیٰ کے نام کے طفیل جس کی تو نے ہر مقام میں مدد کی ہے۔

(۵۷) اپنے لطف وکرم سے میری دستگیری کر۔ اور میری مشکل میں میرا مددگار اور حامی ہو۔

(۵۸) مجھے تو تیری ہی طاقت اور زور پر بھروسا ہے ورنہ میں تو مٹی بلکہ اس سے بھی کم ہوں۔

ایضاً در عظمت شان وہمدردی خلق وبرکات اتباع وعشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چوں ز من آید ثنائے سرور عالی تبار
عاجز از مدحش زمین وآسماں و ہر دو دار
آں مقام قرب کو دارد بدلدار قدیم
کس نداند شان آں از واصلان کردگار
آں عنایتہا کہ محبوب ازل دارد بدو
کس بخوابے ہم ندیدہ مثل آں اندر دیار
سرور خاصان حق شاہ گروہ عاشقاں
آنکہ روحش کرد طے ہر منزل وصل نگار

(۱) مجھ سے اس عالی خاندان سردار کی تعریف کس طرح ہو سکے۔ اس کی تعریف سے تو زمین اور آسمان بلکہ دونوں جہان عاجز ہیں۔

(۲) اس کے قرب کے مقام کی شان کو جو وہ خدا تعالیٰ کے پاس رکھتا ہے، مقربان الٰہی اور بڑی شان کے لوگوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا۔

(۳) وہ مہربانیاں جو محبوب ازل (خدا تعالیٰ) کی اس پر ہیں۔ دنیا میں اس جیسی مہربانیاں کسی نے خواب میں بھی نہیں دیکھیں۔

(۴) وہ خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کا سردار ہے اور عاشقان الٰہی کے گروہ کا بادشاہ۔ اس کی روح نے محبوب کے وصل کی ہر منزل کو طے کیا۔

آں مبارک پے کہ آمد ذات با آیات او
رحمتے زاں ذات عالم پرور و پروردگار
آں کہ دارد قرب خاص اندر جناب پاک حق
آں کہ شان او نہ فہمند کس ز خاصان وکبار
احمد آخر زماں کو اولیںؑ را جائے فخر
آخریں را مقتدا وَ ملجا وَ کہف و حصار
ہست درگاہ بزرگش کشتی عالم پناہ
کس نگردد روز محشر جز پناہش رستگار
از ہمہ چیزے فزوں تر در ہمہ نوع کمال
آسمانہا پیش اوج ہمت او ذرہ وار

(۵) وہ مبارک قدم جس کی مجموعہ معجزات ہستی ذات رب العالمین وپروردگار عالم کی طرف سے رحمت بن کر آئی۔

(۶) جو خدا تعالیٰ کی جناب میں وہ خاص قرب رکھتا ہے۔ جس کی شان کو خاص اور بڑے لوگوں میں سے بھی کوئی نہیں جانتا۔

(۷) وہ احمد آخرزماں ہے جو پہلوں کے لئے فخر کی جگہ ہے۔ اور پچھلوں کا پیشوا جائے پناہ کہف اور قلعہ۔

(۸) اس کی عالیشان بارگاہ جہان کو پناہ دینے والی کشتی ہے۔ قیامت کے دن کوئی بھی اس کی پناہ کے سوا خلاصی نہیں پائے گا۔

(۹) کمال کی ہر ایک قسم میں ہر ایک چیز سے بڑھ کر ہے۔ اس کی ہمت کی بلندی کے سامنے (تمام) آسمان ایک ذرہ کے برابر ہیں۔

مظہر نورے کہ پنہاں بود از عہد ازل
مطلع شمسے کہ بود از ابتداء را استتار
صدر بزم آسماں وحجتہ اللہ بر زمیں
ذات خالق را نشانے بس بزرگ و استوار
ہر رگ و تار وجودش خانہ یار ازل
ہر دم و ہر ذرہ اش پر از جمال دوستدار
حسن روئے او بہ از صد آفتاب وماہتاب
خاک کوئے او بہ از صد نافہ مشک تتار
ہست او از عقل وفکر و وہم مردم دور تر
کے مجال فکر تا آں بحر ناپیدا کنار

(۱۰) وہ اس نور کا مظہر ہے جو ازل سے پوشیدہ تھا۔ وہ اس سورج کا مطلع ہے جو ابتدا سے چھپا ہوا تھا۔

(۱۱) آسمان والوں کی مجلس کا صدر ہے اور زمین پر خدا کی حجت ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کا بہت بڑا اور محکم نشان ہے۔

(۱۲) اس کے وجود کا ہر ایک رگ وریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس کا ہر ایک سانس اور ہر ایک ذرہ محبوب حقیقی کے جمال سے پر ہے۔

(۱۳) اس کے چہرہ کا حسن صدہا سورجوں اور چاندوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کی گلی کی مٹی تاتار کے مشک کے صدہا نافوں سے بہتر ہے۔

(۱۴) وہ لوگوں کی عقل فکر اور وہم سے بالاتر ہے۔ فکر کی کیا مجال ہے۔ کہ اس ناپیدا کنار سمندر تک پہنچ سکے۔

روح او در گفتن قول بلیٰ اول کسے
آدم توحید و پیش از آدمش پیوند یار
جان خود دادن پئے خلق خدا در فطرتش
جاں نثار خستہ جاناں بیدلاں را غمگسار
اندر آں وقتیکہ دنیا پر ز شرک و کفر بود
ہیچ کس را خوں نشد دل جز دل آں شہریار
ہیچ کس از خبث شرک و رجس بت آگہ نشد
ایں خبر شد جان احمد را کہ بود از عشق زار
کس چہ میداند کرا زاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیعے کرد از بہر جہاں در کنج غار

(۱۵) "بلیٰ" کا لفظ کہنے میں اس کی روح سب سے پہلے تھی۔ وہ توحید کا آدم ہے اور آدم (کی پیدائش) سے بھی پہلے اس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے۔

(۱۶) خدا کی مخلوق کے لئے اپنی جان دینا اس کی فطرت میں تھا وہ شکستہ دلوں پر اپنی جان قربان کرنے والا اور بیدلوں کا غمخوار تھا۔

(۱۷) اس وقت جب کہ دنیا شرک اور کفر سے بھری ہوئی تھی۔ اس سرور عالم کے دل کے سوا اور کسی کا دل رنج اور غم سے پگھل کر خون نہ ہوا۔

(۱۸) کوئی شخص بھی شرک کی ناپاکی اور بت (پرستی) کی پلیدی سے واقف نہ ہوا۔ اس بات کا صرف احمد کو پتہ لگا جو عشق سے نڈھال تھا۔

(۱۹) کسی کو اس آہ وزاری کی کیا خبر اور کیا علم جو اس شفیع الوریٰ نے لوگوں کے لئے غار حرا کے گوشہ میں کی۔

من نمیدانم چہ دردے بود و اندوہ وغمے
کاندر آں غارے در آوردش حزین و دلفگار
نے ز تاریکی توحش نے ز تنہائی ہراس
نے ز مردن غم نہ خوف کژدم و نے بیم مار
کشتہ قوم و فدائے خلق و قربان جہاں
نے بجسم خویش میلش نے بنفس خویش کار
نعرہ ہا پُردرد مے زد از پئے خلق خدا
شد تضرع کار او پیش خدا لیل و نہار
سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غم آں اشکبار

(۲۰) میں نہیں جانتا کہ وہ کیسا درد اور دکھ اور غم تھا جو اس کو اس غار میں غمگین اور دلفگار بنا کر لایا۔

(۲۱) نہ تاریکی کی وجہ سے کچھ گھبراہٹ ہوئی نہ تنہائی کی وجہ سے کچھ ڈر پیدا ہوا۔ نہ جان کے خطرہ کی کوئی پروا کی اور نہ سانپ یا بچھو کا خوف کیا۔

(۲۲) غم مخلوق کا کشتہ، ملک پر فدا اور خلق خدا پر قربان، نہ اسے اپنے جسم کا خیال تھا نہ اپنی جان کی پروا تھی۔

(۲۳) خدا کی مخلوق کے لئے درد سے بھرے نعرے مارتا تھا۔ خدا کے آگے رات دن گڑگڑانا اس کا کام تھا۔

(۲۴) اس عاجزی اور دعاؤں سے آسمان پر سخت شور پڑ گیا۔ اس کے غم سے فرشتے بھی رونے لگے۔

آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
شد نگاہ لطف حق بر عالم تاریک و تار
در جہاں از معصیت ہا بود طوفان عظیم
بود خلق از شرک وعصیاں کور و کر در ہر دیار
ہمچو وقت نوح دنیا بود پر از ہر فساد
ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار
مر شیاطیں را تسلط بود بر ہر روح ونفس
پس تجلی کرد بر روح محمد کردگار
منت او بر ہمہ سرخ و سیاہے ثابت است
آنکہ بہر نوع انسان کرد جان خود نثار

(۲۵) آخر کار اس کی عاجزی اور آہ وزاری اور دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے اپنی مہربانی کی نگاہ اندھیری دنیا پر ڈالی۔

(۲۶) دنیا میں گناہوں کا بہت بڑا طوفان آیا ہوا تھا۔ ہر ملک کے لوگ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور شرک کی وجہ سے اندھے اور بہرے ہو رہے تھے۔

(۲۷) نوح کے زمانہ کی طرح دنیا ہر ایک خرابی سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی دل بھی تاریکی اور گردوغبار سے خالی نہ تھا۔

(۲۸) ہر ایک روح اور جان پر شیطانوں کا ہی قابو تھا۔ ایسے حال میں خدا تعالیٰ نے محمد کی روح پر اپنی تجلی کی۔

(۲۹) دنیا کے تمام لوگوں پر اس کا احسان ثابت ہے۔ اس نے انسان کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔

یا نبی اللہ توئی خورشید رہ ہائے ہدی
بے تو نارد رو براہے عارف پرہیزگار
یا نبی اللہ لب تو چشمہ جاں پروراست
یا نبی اللہ توئی در راہ حق آموزگار
آں یکے جوید حدیث پاک تو از زید وعمرو
واں دگر از خود دہانت بشنود بے انتظار
زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعہ از چشمہ ات
زیرک آں مردیکہ کرد است اتباعت اختیار
عارفاں را منتہائے معرفت علم رخت
صادقاں را منتہائے صدق برعشقت قرار

(۳۰) اے اللہ کے نبی تو ہی ہدایتوں کی راہوں کا سورج ہے۔ تیرے بغیر کوئی بھی عارف اور پرہیزگار رستہ نہیں پا سکتا۔

(۳۱) اے اللہ کے نبی تیری باتیں جان بخشنے والا چشمہ ہے۔ اے اللہ کے نبی خدا کی راہ کا تو ہی دکھانے والا ہے۔

(۳۲) ایک وہ شخص ہے جو تیری باتیں زید اور عمرو کے پاس سے ڈھونڈتا ہے۔ ایک وہ شخص ہے جو بغیر انتظار کے تیرے منہ سے خود سنتا ہے۔

(۳۳) وہی آدمی زندہ ہے جو تیرے چشمہ سے پانی پیتا ہے۔ وہی آدمی عقلمند ہے جس نے تیری اتباع اختیار کی ہے۔

(۳۴) عارفوں کی معرفت کا انتہا تیرے حسن کا علم ہے۔ سچوں کی سچائی کا کمال تیرے عشق پر استقامت ہے۔

بے تو ہرگز دولت عرفاں نمے یابد کسے
گرچہ میرد در ریاضت ہا و جہد بے شمار
تکیہ بر اعمال خود بے عشق رویت ابلہی است
غافل از رویت نہ بیند روئے نیکی زینہار
در دمے حاصل شود نورے زعشق روئے تو
کاں نباشد سالکاں را حاصل اندر روزگار
از عجائب ہائے عالم ہرچہ محبوب وخوش است
شان آن ہر چیز بینم در وجودت آشکار
خوشتر از دوران عشق تو نباشد ہیچ دور
خوبتر از وصف و مدح تو نباشد ہیچ کار

---

(۳۵) معرفت کی دولت تیرے بغیر کوئی بھی نہیں پاتا۔ خواہ کتنی ہی محنت اور کوشش کرے۔

(۳۶) تیرے عشق کے بغیر اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا بیوقوفی ہے۔ جو تجھ سے غافل ہے وہ نیکی کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گا۔

(۳۷) تیرا عاشق ہو کر فوراً ایسا نور حاصل ہوتا ہے جو سالکوں کو اپنے طور پر ساری عمر میں بھی حاصل نہیں ہوتا۔

(۳۸) دنیا کے عجائبات میں سے جو چیز بھی اچھی ہے اس کی شان تیرے وجود میں کھلم کھلا پاتا ہوں۔

(۳۹) جو وقت تیرے عشق میں گزرے اس وقت سے بہتر اور کوئی وقت نہیں۔ تیری ثنا اور تعریف سے اچھا اور کوئی کام نہیں۔

منکہ رہ بروم بخوبی ہائے بے پایان تو
جاں گزارم بہر تو گر دیگرے خدمتگزار
ہر کسے اندر نماز خود دعائے مے کند
من دعا ہائے بروبار تو اے باغ و بہار
یا نبی اللہ فدائے ہر سر موئے تو ام
وقف راہ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار
اتباع وعشق رویت از رہ تحقیق چیست
کیمیائے ہر دلے اکسیر ہر جان فگار
دل اگر خوں نیست از بہرت چہ چیز است آں دلے
ور نثار تو نگردد جاں کجا آید بہ کار

---

(۴۰) چونکہ مجھے تیری بے انتہا خوبیوں کا علم حاصل ہو گیا ہے۔ اس لئے اگر دوسرا خدمتگزار ہے۔ تو میں تیرے لئے اپنی جان پیش کرنیوالا ہوں۔

(۴۱) ہر شخص اپنی نماز میں کوئی نہ کوئی دعا کرتا ہے۔ لیکن اے باغ وبہار میں تو تیرے ہی پھلوں پھولوں کے لئے دعا کیا کرتا ہوں۔

(۴۲) اے اللہ کے نبی میں تو تیرے روئیں روئیں پر قربان ہوں۔ اگر مجھے لاکھ جانیں بھی ملیں تو تیری راہ میں وقف کر دوں۔

(۴۳) تحقیقات کے بعد یہ بات پختہ طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ تیری اتباع اور تیرا عشق ہر ایک دل کے لئے کیمیا ہے اور ہر ایک کچلی ہوئی جان کے لئے اکسیر ہے۔

(۴۴) جو دل تیرا عاشق نہ ہو وہ کس کام کا اور جو جان تجھ پر نثار نہ ہو وہ کس کام کی۔

دل نمے ترسد بمہر تو مرا از موت ہم
پایداری ہا بیں خوش میروم تا پائے دار
راغب اندر رحمتت یا رحمت اللہ آمدیم
ایکہ چوں ما بر در تو صد ہزار امیدوار
یا نبی اللہ نثار روئے محبوب تو ام
وقف راہت کردہ ام ایں سرکہ بردوش است بار
تا بمن نور رسول پاک را بنمودہ اند
عشق او در دل ہمی جوشد چو آب از آبشار
آتش عشق از دم من ہمچو برقے مے جہد
یک طرف اے ہمدمان خام از گرد و جوار

(۴۵) تیری محبت میں میرا دل موت سے بھی نہیں ڈرتا۔ میری ثابت قدمی دیکھ کہ کس طرح خوش خوش سولی کی طرف جارہا ہوں۔

(۴۶) اے اللہ کی رحمت ہم تیری رحمت کے امیدوار بن کر تیری طرف آئے ہیں۔ تو وہ ہے کہ ہم جیسے لاکھوں امیدوار تیرے دروازے پر پڑے ہیں۔

(۴۷) اے اللہ کے نبی میں آپ کے پیارے چہرے پر قربان ہوں میں نے اپنا سر جو میرے کندھوں پر ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے۔

(۴۸) جب سے رسول پاک کا نور مجھے دکھلایا گیا ہے۔ تب سے میرے دل میں اس کا عشق ایسا جوش مارتا ہے جیسے آبشار کا پانی۔

(۴۹) اس کے عشق کی آگ میری سانس سے اسطرح شعلہ مارتی ہے جیسے بجلی۔ اے کچے عاشقو! میرے پاس سے ہٹ جاؤ (ایسا نہ ہو کہ جھلسے جاؤ)۔

برسر وجد است دل تا دید روئے او بخواب
اے بر آں روئے وسرش جان و سر و رویم نثار
صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار
تاجدار ہفت کشور آفتاب شرق و غرب
بادشاہ ملک و ملت ملجاء ہر خاکسار
کامراں آں دل کہ زد در راہ او از صدق گام
نیک بخت آں سرکہ میدارد سر آں شہسوار
یا نبی اللہ جہاں تاریک شد از کفر و شرک
وقت آں آمد کہ بنمائی رخ خورشید وار

(۵۰) جب سے میرے دل نے خواب میں اس کی شکل دیکھی ہے تب سے وجد کر رہا ہے۔ میرا سر اور میری جان اور منہ سب کے سب اس کے سر اور منہ پر قربان ہیں۔

(۵۱) میں لاکھوں یوسف اس کے چاہ ذقن میں دیکھ رہا ہوں۔ اور لاکھوں اس کے دم سے مسیح ناصری بن گئے۔

(۵۲) وہ سات ولایتوں کا تاجدار اور مشرق اور مغرب کا آفتاب ہے۔ ملک اور ملت کا بادشاہ ہے۔ اور ہر ایک خاکسار کی جائے پناہ۔

(۵۳) کامیاب ہے وہ دل جس نے سچائی سے اس کی راہ میں قدم مارا۔ خوش نصیب ہے وہ سر جس میں اس شہسوار کا شوق بھرا ہوا ہے۔

(۵۴) اے اللہ کے نبی دنیا کفراور شرک سے تاریک ہو گئی۔ اب وقت آگیا ہے کہ آپ سورج سا چمکتا اپنا چہرہ دکھلائیں۔

بینم انوار خدا در روئے تو اے دلبرم
مست عشق روئے تو بینم دل ہر ہوشیار
اہل دل فہمند قدرت عارفاں دانند حال
از دو چشم شپراں پنہاں خور نصف النہار
ہر کسے دارد سرے با دلبرے اندر جہاں
من فدائے روئے تو اے دلستان گل عزار
از ہمہ عالم دل اندر روئے خوبت بستہ ام
بر وجود خویشتن کردم وجودت اختیار
زندگانی چیست جاں کردن براہ تو فدا
رستگاری چیست در بند تو بودن صیدوار

(۵۵) اے میرے پیارے میں آپ کے منہ پر خدا تعالیٰ کے انوار دیکھ رہا ہوں۔ ہر ہوشیار کا دل میں آپ کے عشق میں مست دیکھ رہا ہوں۔

(۵۶) آپ کا مرتبہ اور آپ کا حال اہل دل اور عارف ہی جانتے ہیں۔ چمگادڑوں کو دوپہر کا سورج نظر نہیں آتا۔

(۵۷) دنیا میں ہر کسی کا کوئی نہ کوئی معشوق ہے لیکن اے خوبصورت چہرے والے معشوق میں تو تجھ پر ہی فدا ہوں۔

(۵۸) سارے جہان سے اپنا دل ہٹا کر میں نے آپ کے ساتھ ہی لگایا ہے۔ اور اپنے وجود پر آپ کے وجود کو میں نے مقدم کرلیا ہے۔

(۵۹) آپ کی راہ میں جان کو فدا کرنا اصل جینا یہی ہے۔ شکار کی طرح تیری قید میں رہنا اصل آزادی یہی ہے۔

تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم
تا دلم دوران خوں دارد بہ تو دار و مدار
یا رسول اللہ برویت عہد دارم استوار
عشق تو دارم ازاں روزے کہ بودم شیر خوار
ہر قدم کاندر جناب حضرت بیچوں زدم
دیدمت پنہاں معین و حامی و نصرت شعار
در دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ
پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے درکنار
یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکل خویش
یاد کن ہم وقت دیگر کامدی مشتاق وار

(۶۰) جب تک میرا وجود ہے آپ کا عشق میرے دل میں رہے گا۔ جب تک میرے دل میں خون گردش کرتا رہے گا آپ کا ہی عاشق رہے گا۔

(۶۱) اے اللہ کے رسول! میں پختہ عہد کے ساتھ آپ کے چہرے کا فدائی ہوں۔ میں تو اس دن سے آپ کا عاشق ہوں جب کہ ماں کی گود میں دودھ پیتا تھا۔

(۶۲) جو قدم بھی میں نے خدا تعالیٰ کی درگاہ کی طرف اٹھایا ہے۔ اس میں میں نے آپ کو پوشیدہ طور پر (اپنا) حامی اور مددگار پایا ہے۔

(۶۳) دونوں جہانوں میں میں آپ کے ساتھ بہت بڑی نسبت رکھتا ہوں آپ نے خود مجھے بچے کی طرح اپنی گود میں پالا ہے۔

(۶۴) اس وقت کو یاد کرو جبکہ آپ نے کشف میں مجھے اپنی شکل دکھائی۔ اس دوسرے وقت کو بھی یاد کرو جب آپ مشتاق کی طرح میرے پاس آئے۔

یاد کن آں لطف و رحمتہا کہ با من داشتی
واں بشارتہا کہ میدادی مرا از کردگار
یاد کن وقتے چو بنمودی بہ بیداری مرا
آں جمالے آں رخے آن صورتے رشک بہار

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۳ تا ۲۹)

ایضاً در عظمت شان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمد است فروزندہ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترس حق مگر بخدا
خدا نما است وجودش برائے عالمیاں

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۷)

(۶۵) اپنی ان عنایتوں اور مہربانیوں کو بھی یاد کرو جو آپ مجھ پر کیا کرتے تھے۔ اور ان بشارتوں کو بھی یاد کریں جو آپ مجھے خدا کی طرف سے دیا کرتے تھے۔

(۶۶) اس وقت کو بھی یاد کریں جب آپ نے جاگنے کی حالت میں مجھے اپنا رشک بہار چہرہ اور جمال اور اپنی صورت دکھلائی تھی۔

---

(۱) محمد دونوں جہان کا امام اور چراغ ہے۔ محمد زمین و زمان کو روشن کرنے والا ہے۔

(۲) میں خدا کے خوف کی وجہ سے اسے خدا تو نہیں کہہ سکتا۔ لیکن خدا کی قسم اس کا وجود تمام مخلوق کے لئے خدا نما ہے۔

ایضاً در برکات محبت واتباع وعظمت شان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عجب نوریست در جان محمد   عجب لعلیست در کان محمدؐ
ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف   کہ گردد از محبان محمدؐ
عجب دارم دل آن ناکسانرا   کہ رو تابند از خوان محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم   کہ دارد شوکت وشان محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزار ست صدبار   کہ ہست از کینہ داران محمدؐ
خدا خود سوزد آں کرم دنی را   کہ باشد از عدوان محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستی نفس   بیا در ذیل مستان محمدؐ

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں عجیب لعل ہے

(۲) تاریکیوں سے دل اس وقت صاف ہوتا ہے جب محمدؐ کے عاشقوں میں سے ہو جائے۔

(۳) مجھے ان کمینوں اور نالائقوں کے دل کی حالت پر تعجب آتا ہے جو محمدؐ کے دسترخوان سے منہ پھیرتے ہیں۔

(۴) مجھے دونوں جہان میں ایسا انسان کوئی نظر نہیں آتا جو محمدؐ کی سی شان وشوکت رکھتا ہو۔

(۵) خدا تعالیٰ اس آدمی سے بالکل بیزار ہے جو اپنے دل میں محمدؐ کا کینہ رکھتا ہو۔

(۶) خدا تعالیٰ اس ذلیل کیڑے کو خود ہی تباہ کردے گا جو محمدؐ کا دشمن ہو

(۷) اگر تو نفس کی بد مستی سے نجات پانا چاہتا ہے تو محمدؐ کے مستوں کے ذیل میں آ جا۔

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت	بشو از دل ثنا خوان محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش	محمد ہست برہان محمدؐ
سرے دارم فدائے خاک احمد	دلم ہر وقت قربان محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم	نثار روئے تابان محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند	نتابم رو ز ایوان محمدؐ
بکار دیں نترسم از جہانے	کہ دارم رنگ ایمان محمدؐ
بسے سہل ست از دنیا بریدن	بیاد حسن و احسان محمدؐ

---

(۸) اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف کرے تو تو جان و دل سے محمدؐ کا ثناخواں ہو جا۔

(۹) اگر تو اس بات کا ثبوت چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا کیونکہ محمدؐ اپنی دلیل آپ ہے۔

(۱۰) میرا سر محمدؐ کے پاؤں کے غبار پر فدا ہے۔ میرا دل ہر وقت محمدؐ پر قربان ہے۔

(۱۱) رسول اللہ کے زلفوں کی قسم کہ میں محمدؐ کے رخ تاباں پر نثار ہوں۔

(۱۲) اس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے خواہ جلایا جائے۔ میں محمدؐ کی بارگاہ سے منہ نہیں پھیرونگا۔

(۱۳) دین کے کام میں میں سارے جہان کے لوگوں سے بھی نہیں ڈرتا۔ کیونکہ مجھ پر محمدؐ کے ایمان کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔

(۱۴) دنیا (کی آلودگی) سے (نجات پانا اور اس سے) قطع تعلق کرنا محمدؐ کے حسن اور احسان کی یاد سے بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

فدا شد در رہش ہر ذرہ من	کہ دیدم حسن پنہان محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم	کہ خواندم در دبستان محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم	کہ ہستم کشتہ آن محمدؐ
مرا آں گوشہ چشمے بباید	نخواہم جز گلستان محمدؐ
دل زارم بہ پہلوئم مجوئید	کہ بستیمش بدامان محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغان قدسم	کہ وارد جا بہ بستان محمدؐ
تو جان ما منور کردی از عشق	فدایت جانم اے جان محمدؐ

(۱۵) میرا ہر ذرہ اس کی راہ میں فدا ہو گیا کیونکہ میں نے محمدؐ کے پوشیدہ حسن کو دیکھ لیا۔

(۱۶) میں کسی دوسرے استاد کا نام نہیں جانتا کیونکہ میں نے محمدؐ کے مدرسہ میں ہی تعلیم پائی ہے۔

(۱۷) مجھے کسی دوسرے معشوق سے واسطہ نہیں۔ میں تو محمدؐ کی ادا کا کشتہ ہوں

(۱۸) میں تو اس کی ایک نظر کا طلب گار ہوں خواہ گوشہ چشم سے ہی کیوں نہ ہو۔ محمدؐ کے باغ کے سوا مجھے کسی اور باغ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۱۹) میرے خستہ حال دل کو میرے سینہ میں مت ڈھونڈو کیونکہ ہم نے اسے محمدؐ کے پلے سے باندھ دیا ہوا ہے۔

(۲۰) میں قدس کے پرندوں میں سے وہ بہترین پرندہ ہوں جس کا آشیانہ محمدؐ کے باغ میں ہے۔

(۲۱) اے محمدؐ کی جان! تو نے اپنے عشق سے ہماری جان کو نورانی کر دیا ہے۔ میری جان تجھ پر فدا ہو۔

دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ — نباشد نیز شایان محمدؐ
چہ ہیبت ہا بداوند ایں جواں را — کہ ناید کس بہ میدان محمدؐ
الا اے دشمن نادان و بے راہ — بترس از تیغ بران محمدؐ
رہ مولے کہ گم کردند مردم — بجو در آل و اعوان محمدؐ
الا اے منکر از شان محمد — ہم از نور نمایان محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۲۲) ہائے حسرت' اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں اور پھر زندہ کر کے اس کے لئے مارا جاؤں اور اسی طرح سو بار اس پر جان فدا کروں تو پھر بھی یہ محمدؐ کی شان کے مناسب حال نہیں ہو گا۔

(۲۳) اس جوان کی کیسی ہیبت ہے کہ آپ کے مقابل پر میدان میں آپ کے ڈر کے مارے کوئی نہیں آتا۔

(۲۴) اے نادان اور گمراہ دشمن ہوش میں آ۔ محمدؐ کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر جا۔

(۲۵) خدا تعالیٰ کا رستہ جو لوگوں نے گم کر دیا ہے اب اس کو محمدؐ کی آل اور اس کے مددگاروں میں ڈھونڈ۔

(۲۶) اے وہ شخص جو محمدؐ کی شان کا اور آپ کے بالکل ظاہر نور کا منکر ہے سن لے۔

(۲۷) کہ کرامت اگرچہ بے نام و نشان ہو چکی ہے۔ آ کر محمدؐ کے غلاموں کے پاس اسے دیکھ لے۔

ایضاً در عظمت شان و افاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش ہوش
در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است
ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است
ایں آتشم ز آتش مہر محمدی است
ویں آب من ز آب زلال محمدؐ است

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

(۱) میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچے پر نثار ہے۔

(۲) میں نے دل کی آنکھ سے دیکھا ہے اور ہوش کے کان سے سنا ہے کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی ندا کی گونج ہے۔

(۳) یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں۔ محمدؐ کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

(۴) یہ میری آگ محمدؐ کی محبت کی آگ سے روشن شدہ ہے اور یہ میرا پانی محمدؐ ہی کے مصفا پانی سے حاصل شدہ ہے۔

ایضاً در عظمت و رفعت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم ☆
زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم
بوئے محبوب حقیقی میدمد زاں روئے پاک
ذات حقانی صفاتش مظہر ذات قدیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال
چوں دل احمد نمی بینم دگر عرش عظیم

(۱) احمدؐ کی شان کو خدا تعالیٰ کے سوا اور کون جانتا ہے۔ وہ خودی سے ایسا جدا ہوا کہ اس وصف میں یکتا ہو گیا۔

(۲) وہ دلبر میں کچھ ایسا محو ہوا کہ (اس کا کوئی الگ وجود نہ رہا' حتی کہ) کمال اتحاد کی وجہ سے اس کا وجود خدا تعالیٰ ہی کا وجود ہو گیا۔

(۳) اس پاک چہرہ سے محبوب حقیقی کی خوشبو آتی ہے۔ اس کی خدائی صفات والی ذات خدا تعالیٰ کی مظہر ہے۔

(۴) خواہ کوئی مجھے ملحد اور گمراہ ہی کیوں نہ کہے میں تو یہی کہوں گا کہ میں احمدؐ کے دل جیسا کوئی اور عرش عظیم نہیں جانتا۔

☆ احدیت سے مراد خدائی یا وحدت وجود نہیں۔ بلکہ اس وصف (از خود جدا شدن) میں یکتائی مراد ہے (از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ بروایت حکیم مولوی محمد الدین گوجرانوالہ۔ حال قادیان)۔

منت ایزد را کہ من بر رغم اہل روزگار
صد بلا را میخرم از ذوق آں عین النعیم
از عنایات خدا و ز فضل آں دادار پاک
دشمن فرعونیانم بہر عشق آں کلیم
آں مقام و رتبت خاصش کہ بر من شد عیاں
گفتمے گر دیدمے طبعے دریں راہے سلیم
در رہ عشق محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

(توضیح مرام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۲'۶۳)

(۵) خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں تمام (بدخواہ) لوگوں کے ارادوں اور خواہشوں کے خلاف اس نعمتوں کے چشمہ کے مزے حاصل کر رہا ہوں اور اس کے لئے ہر ایک طرح کی مصیبت کو عین راحت سمجھ کر اسے اختیار کر رہا ہوں۔

(۶) خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی عنایتوں سے میں اس موسیٰ کے عشق کی وجہ سے خود موسیٰ بن کر فرعونی گروہ کے مقابل پر کھڑا ہوں۔

(۷) اس کا وہ مقام اور خاص رتبہ جو مجھ پر ظاہر ہوا ہے میں بتلا دیتا اگر اس راہ میں کوئی سلیم طبع والا میں دیکھتا۔

(۸) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عشق میں میرا یہ سر اور جان چلی جائے۔ یہی میری تمنا ہے یہی میری دعا ہے اور یہی میرے دل کا پکا ارادہ ہے۔

ایضاً در عظمت شان و برکات اتباع نبویؐ

آں شہ عالم کہ نامش مصطفیٰ   سید عشاق حق شمس الضحیٰ
آنکہ ہر نورے طفیل نور اوست   آنکہ منظور خدا منظور اوست
آں کہ بہر زندگی آب رواں   در معارف ہمچو بحر بیکراں
آنکہ بر صدق و کمالش در جہاں   صد دلیل و حجت روشن عیاں
آنکہ انوار خدا بر روئے او   مظہر کار خدائی کوئے او
آنکہ جملہ انبیا و راستاں   خادمانش ہمچو خاک آستاں

---

(۱) وہ تمام جہان کا بادشاہ جس کا نام مصطفیٰؐ ہے جو خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا سردار اور شمس الضحیٰ ہے۔

(۲) وہ ہر ایک نور جس کے نور کے طفیل سے ہے۔ آپ کی یہ شان ہے کہ آپ کا منظور نظر خدا کا منظور نظر ہے۔

(۳) جو زندگی کے لئے آب حیات ہے اور حقائق اور معارف میں ناپیدا کنار سمندر ہے۔

(۴) آپ کی سچائی اور آپ کے کمال پر دنیا میں صدہا روشن دلائل اور ثبوت موجود ہیں۔

(۵) آپ کے چہرہ پر خدا تعالیٰ کے انوار برس رہے ہیں۔ آپ کا کوچہ خدائی کاموں کا مظہر ہے۔

(۶) تمام انبیاء اور راستباز خادم بنکر دہلیز کی مٹی کی طرح آپ کے دروازہ پر پڑے ہیں۔

آنکہ مہرش مے رساند تا سما   میکند چوں ماہ تاباں در صفا
مے دہد فرعونیاں را ہر زماں   چوں ید بیضائے موسے صد نشاں
در شبے پیدا شود روزش کند   در خزاں آید دل افروزش کند
مظہر انوار آں بیچوں بود   در خرد از ہر بشر افزوں بود
اتباعش آں دہد دل را کشاد   کش نہ بیند کس بصد سالہ جہاد
اتباعش دل فروزد جاں دہد   جلوۂ از طاقت یزداں دہد
اتباعش سینہ نورانی کند   باخبر از یار پنہانی کند

---

(۷) آپ کی محبت آسمان پر پہنچا دیتی ہے اور صدق و صفا میں چمکنے والے چاند کی طرح بنا دیتی ہے۔

(۸) آپ فرعون کی سیرت والے لوگوں کو ہر دم موسےٰ کے ید بیضا کی طرح کے صدہا نشان دکھاتے ہیں۔

(۹) جب آپ رات کے وقت (یعنی تاریکی کے زمانہ میں) اپنا چہرہ دکھائیں تو اسے دن بنا دیتے ہیں۔ اور خزاں کے موسم میں آکر اسے بہار دلکشا بنا دیتے ہیں۔

(۱۰) وہ خدا تعالیٰ کے انوار کا مظہر ہے۔ اور دانائی میں ہر انسان سے بڑھ کر ہے۔

(۱۱) اس کی اتباع دل کو ایسی کشادگی عطا کرتی ہے جو کسی کو سو برس کے مجاہدہ سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔

(۱۲) اس کی اتباع دل کو روشن کرتی ہے اور مردوں میں جان ڈالتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طاقت کا ایک جلوہ دکھاتی ہے۔

(۱۳) اس کی اتباع سینہ کو منور کرتی ہے اور اس وراء الوراء ہستی تک پہنچنے کی راہیں بتا دیتی ہے۔

منطق او از معارف پر بود   ہر بیان او سراسر در بود
از کمال حکمت و تکمیل دیں   پا نہد بر اولین و آخرین
و ز کمال صورت و حسن اتم   جملہ خوباں را کند زیر قدم
تابعش چوں انبیا گردد ز نور   نورش افتد بر ہمہ نزدیک و دور

شیر حق پر ہیبت از رب جلیل
دشمناں پیشش چو روباہ ذلیل

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۶۲۲ تا ۶۲۸)

(۱۴) اس کا کلام حقائق و معارف سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا ہر ایک بیان سراسر موتیوں کی لڑی کی طرح ہوتا ہے۔

(۱۵) حکمت کے کمال اور دین کی تکمیل کی رو سے تمام اولین اور آخرین اس کے قدم کے نیچے ہیں۔

(۱۶) اس کے انتہائی جمال اور کمال حسن کی وجہ سے تمام حسین اس کے آگے اسکے پاؤں کے نیچے کی مٹی کی طرح ہیں۔

(۱۷) اس کا متبع منور ہو کر انبیاء کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کا نور نزدیک والوں کو اور دور والوں کو سب کو روشن کرتا ہے۔

(۱۸) خدا تعالیٰ کا پر ہیبت شیر ہے۔ اس کے دشمن اس کے آگے ذلیل لومڑی کی طرح ہیں۔

ایضاً در اثبات حیات نبوی ﷺ

(ماخوذ از مکتوب منظوم بنام مولوی اللہ دتا صاحب استاد صاحبزادگان مورخہ ۶ ستمبر ۱۸۸۲ء)

کسے کش بود مصطفیٰ رہنما   سر بخت او باشد اندر سما
جہاں جملہ مردہ فتاد است و زار   یکے زندہ او ہست از کردگار
چنیں است ثابت بقول سروش   اگر راز معنی نیابی خموش
اگر در ہوا ہمچو مرغاں پری   وگر بر سر آب ہا بگذری
وگر ز آتش آئی سلامت بروں   وگر خاک را زر کنی از فسوں
اگر منکری از حیات رسول   سراسر زیاں است وکار فضول

(۱) جس کا رہبر مصطفیٰ ﷺ ہو اس کے نصیبے کا سر اپنی بلندی کی وجہ سے آسمان پر پہنچا ہوا ہوتا ہے۔

(۲) تمام جہان مردہ اور خستہ حال پڑا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے زندہ کیا ہوا ایک وہی ہے۔

(۳) جبرائیل کی لائی ہوئی وحی الٰہی سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر تم حقیقت سے ناآشنا ہو تو اس معاملہ میں خاموش رہو۔

(۴) اگر تو پرندوں کی طرح ہوا میں بھی اڑے یا (میدان کی طرح) پانی کی سطح پر چل کر دکھائے۔

(۵) یا آگ میں پڑ کر اس سے صحیح سلامت نکل آتا ہو یا کوئی منتر پڑھ کر مٹی کو سونا بنا دیتا ہو۔

(۶) تاہم اگر تو حیات رسول سے منکر ہے تو یہ سب کارروائی سراسر فضول اور موجب نقصان ہو گی۔

خدائش چو خواندہ گواہ جہاں   چرا داندش عاقل از غائباں

بمہر منیرش خطاب از خدا است

دریغا ازیں پس گمانہا چرا ست

(اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۲۷)

ایضاً در عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم   گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہر تار و پود من بسراید بعشق او   از خود تہی و از غم آں دلستاں پرم

جانم فدا شود بره دین مصطفیٰ   ایں است کام دل اگر آید میسرم

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۵)

---

(۷) جب خدا تعالیٰ نے اس کا نام گواہ جہان رکھا ہے۔ تو کوئی عقلمند شخص اسے غائب کیوں سمجھنے لگا۔

(۸) خدا تعالیٰ نے اس کو مہر منیر فرمایا ہے۔ پھر اس قسم کی بدگمانیاں کیوں کی جاتی ہیں۔

---

(۱) خدا کے بعد میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر کفر یہی ہوتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

(۲) میرا ہر رگ وریشہ اس کے عشق کے راگ گاتا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں۔

(۳) میری جان مصطفیٰ کے دین کی راہ میں فدا ہو جائے۔ یہ ہے میرا دلی مقصد خدا کرے پورا ہو۔

ایضاً در عظمت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد مہیں نقش نور خدا است   کہ ہرگز چنوئے بگیتی نخاست

تہی بود از راستی ہر دیار   بکردار آں شب کہ تاریک و تار

خدائش فرستاد و حق گسترید   زمیں رابداں مقدمے جاں دمید

نہالیست از باغ قدس و کمال   ہمہ آل او ہمچو گلہائے آل

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۸۵)

ایضاً در عظمت شان و برکات عشق واتباع نبوی

سید شاں آنکہ نامش مصطفیٰ است   رہبر ہر زمرۂ صدق وصفا است

مے درخشد روئے حق در روئے او   بوئے حق آید ز بام و کوئے او

---

(۱) محمدؐ خدا تعالیٰ کے نور کا سب سے بڑا نقش ہے کہ آپ جیسا کوئی فرد کبھی دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔

(۲) ہر ایک ملک سچائی سے خالی تھا اور اس رات کی طرح تھا جو بالکل تاریک ہو۔

(۳) خدا تعالیٰ نے اس کو بھیجا اور سچائی کو پھیلایا۔ اس (راستی مجسم کی) آمد سے (مردہ) زمین میں جان آگئی۔

(۴) آپؐ قدس اور کمال کے باغ کا ایک پودا ہیں۔ آپ کی تمام اولاد سرخ پھولوں کی طرح ہے۔

---

(۱) ان کا سردار جس کا نام مصطفیٰ ہے۔ ہر ایک صدق وصفا والے گروہ کا سردار ہے۔

(۲) آپ کے چہرہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ چمکتا ہے۔ آپ کے درو دیوار سے خدا تعالیٰ کی خوشبو آتی ہے۔

ہر کمال رہبری بر وے تمام — پاک روؤ پاک رویاں را امام
اے خدا اے چارہ آزار ما — کن شفاعت ہائے او درکار ما
ہر کہ مہرش در دل و جانش فتد — ناگہاں جانے در ایمانش فتد
آنکہ اورا ظلمتے گیرد براہ — نیستش چوں روئے احمد مہر و ماہ
تابعش بحر معانی مے شود — از زمینی آسمانی مے شود
ہر کہ در راہ محمد زد قدم — انبیا را شد مثیل آں محترم

ضیاء الحق۔ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۵۴

(۳) ہادی ورہنما ہونے کا ہر ایک کمال آپ پر ختم ہے۔ آپ پاک رو ہیں اور پاک رولوگوں کے امام ہیں۔

(۴) اے خدا اے ہمارے دکھوں کے علاج! ہمارے معاملہ میں آپ کی شفاعتیں قبول فرما۔

(۵) جس کے جان ودل میں آپ کی محبت داخل ہو جائے۔ فوراً اس کے ایمان میں جان پڑ جاتی ہے۔

(۶) جس شخص کو دین کے راستہ میں کسی قسم کی ظلمت روک ہو۔ اس کے لئے احمدؐ کے چہرے جیسا نور بخش نہ کوئی سورج ہو سکتا ہے نہ چاند۔

(۷) اس کا تبع باطنی علوم کا سمندر بن جاتا ہے۔ اور زمینی ہونے کی حالت سے نکل کر آسمانی بن جاتا ہے۔

(۸) جس نے محمد کی راہ میں قدم مارا وہ واجب الاحترام شخص نبیوں کا مثیل بن گیا۔

ایضاً در عظمت شان وذکر عشق واوصاف عشق نبویؐ

رہبر ما سید ما مصطفیٰؐ است — آنکہ ندیدست نظیرش سر دش
آنکہ خدا مثل رخش نافرید — آنکہ رہش مخزن ہر عقل و ہوش
دشمن دیں حملہ بر وے کند — حیف بود گر بنشینم خموش
آں نہ مسلماں بتراز کافر است — کش نبود از پئے آں پاک جوش
جاں شود اندر رہ پاکش فدا — مژدہ ہمیں است گر آید بگوش
سر کہ نہ در پائے عزیزش رود — بار گراں است کشیدن بدوش

(اشتہار ۱۷۔ مارچ ۹۴ء)

(۱) ہمارا رہنما اور ہمارا سردار مصطفیٰؐ ہے۔ جس کا مثیل ونظیر (فرشتہ وحی) جبرئیل نے نہیں دیکھا۔

(۲) آپ جیسا کوئی چہرہ اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا۔ آپ کا رستہ ہر عقل وخرد کا خزانہ ہے۔

(۳) دین کا دشمن آپ پر حملہ کرتا ہے۔ یہ افسوس کا مقام ہو گا اگر میں خاموش بیٹھا رہوں۔

(۴) وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر سے بدتر ہے جس کو اس پاک کے لئے جوش نہ ہو۔

(۵) آپ کی پاک راہ میں میری جان فدا ہو جائے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشخبری نہیں ہو سکتی۔ کاش مجھے یہ مژدہ مل جائے اور اس کا سننا مجھے نصیب ہو۔

(۶) جو سر آپ کے بزرگ شان قدموں پر قربان نہ ہو جائے اسے اٹھائے پھرنا ایک فضول اور بے فائدہ بوجھ کا اٹھانا ہے۔

تمام انبیاء آنحضرت ﷺ کے طفیلی ہیں

موسیٰ وعیسیٰ ہمہ خیل تو اند
جملہ دریں راہ طفیلی تو اند

(آئینہ کمالات اسلام - روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۶۴)

ایضاً در عظمت شان و برکات اتباع و ذکر عشق نبوی

آں رسولے کش محمد ہست نام   دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن   جاں شدو باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام   ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست   زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست

(۱) موسیٰ اور عیسیٰ (اور دوسرے تمام انبیاء) آپ کے گلہ کی بھیڑیں یا آپ کی فوج کے چابک سوار ہیں۔ اور اس راہ میں آپ کے طفیلی۔

(۱) وہ رسول جس کا نام محمد (ﷺ) ہے۔ اس کا پاک دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

(۲) آپ کی محبت ماں کے دودھ کے ساتھ یعنی پیدائش کے دن سے میرے وجود کے اندر داخل شدہ ہے۔ اس لئے آپ کی محبت جان بن گئی ہے اور مرنے کے وقت جان کے ساتھ ہی جائے گی۔

(۳) آپ تمام رسولوں سے اور تمام خلقت سے بہتر ہیں۔ نبوت کا ہر ایک شعبہ آپ پر ختم ہے۔

(۴) فیضان الٰہی کا ہر ایک پانی ہم آپ کے طفیل پیتے ہیں۔ جو بھی سیراب ہوا ہے آپ ہی سے ہوا ہے۔

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود   آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال   وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست   ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
الغرض فرقاں مدار دین ماست   او انیس خاطر غمگین ماست
ہمچنیں عشقم بروئے مصطفیٰ   دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفیٰ
تا مرا دادند از حسنش خبر   شد دلم از عشق او زیر و زبر

(۵) جو بھی ہمیں وحی یا اشارہ ہوتا ہے۔ وہ براہ راست نہیں بلکہ آپ ہی کے فیضان سے ہوتا ہے۔

(۶) ہر ایک نور اور کمال ہم آپ ہی سے پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا وصل بغیر آپ کے ناممکن ہے۔

(۷) آپ کے فرمودہ کی پیروی کرنا ہماری جان میں داخل ہے۔ جو بات آپ کی طرف سے ثابت ہو جائے اس پر ہمارا ایمان ہے۔

(۸) الغرض قرآن شریف پر ہمارے دین کا دارومدار ہے۔ وہ ہمارے غمگین دل کا انیس ہے۔

(۹) اسی طرح مصطفیٰ ﷺ کا مجھے عشق ہے۔ میرا دل مصطفیٰ کی طرف پرندے کی طرح پرواز کرتا ہے

(۱۰) جب سے میں آپ کے حسن سے آگاہ ہوا ہوں۔ تب سے میرا دل آپ کے عشق سے پریشان اور سراسیمہ ہے۔

منکہ مے بینم رخ آں دلبرے — جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
ساقی من ہست آں جاں پرورے — ہر زماں مستم کند از ساغرے
محو روئے او شد است ایں روئے من — بوئے او آید ز بام و کوئے من
بسکہ من در عشق او ہستم نہاں — من ہمانم ' من ہمانم ' من ہماں
جان من از جان او یابد غذا — از گریبانم عیاں شد آں ذکا

احمدؐ اندر جان احمدؐ شد پدید
اسم من گردید آں اسم وحید

(ضمیمہ سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۹۵)

(۱۱) چونکہ میں اس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔ اس لئے دوسرا اگر صرف عاشق ہوتا ہے تو میں اپنی جان بھی قربان کرتا ہوں۔

(۱۲) میرا ساقی وہی جان پرور ہے۔ وہ ہر وقت مجھے نیا جام پلا کر مست کر رہا ہے۔

(۱۳) میرا منہ آپ کے چہرہ کے دیدار کے لئے وقف ہو چکا ہے۔ میرے در و دیوار سے آپؐ کی خوشبو آ رہی ہے۔

(۱۴) چونکہ میں آپ کے عشق میں اپنے وجود سے فنا شدہ ہوں۔ اس لئے میں وہی ہوں وہی ہوں۔ اور بالکل وہی ہوں۔

(۱۵) میری جان اس کی جان سے غذا پاتی ہے۔ وہ آفتاب میرے گریبان سے ظاہر ہوا ہے۔

(۱۶) وہ احمدؐ اس احمدؐ میں ہو کر ظاہر ہوا ہے اور اس یکتا کا نام میرا ہی نام بن گیا ہے۔

مدح نبوی در وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزبان اردو

"پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۲۳)

ایضاً

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۸۶)

مدح نبویؐ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزبان اردو

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوبتر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے ' پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے دلبر کے راہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یار لامکانی ' وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثناء یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
آنکھ اس کی دوربیں ہے' دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ' سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبیٰ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۵۶)

ایضاً

مصطفیٰ پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جان محمدؐ سے مری جان کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے
نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے
شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نور کا جلوہ دیکھا

نور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام

مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۲۵)

ایضاً

زندگی بخش جام احمد ہے | کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے

لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا | سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا | میرا بستاں کلام احمد ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰)

باب سوم

درود شریف کے متعلق

قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کے ارشادات

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

وَ لَاحَوْلَ وَ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔وَ عَلٰی اٰلِہٖ سِیَّمَا الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ مَعَ التَّسْلِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

درود شریف

درود شریف کے متعلق قرآن کریم میں حکم

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (احزاب : ۵۷)

"خدا اور اس کے سارے فرشتے اس نبی کریمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو تم بھی اس پر درود بھیجو۔ اور نہایت اخلاص اور محبت سے سلام کرو"

(براہین احمدیہ حصہ سوم روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۴)

"اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اعمال ایسے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے۔ لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ اس قسم کی آیت کسی

اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کی روح میں وہ صدق وصفا تھا۔ اور آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا۔ کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ ان کی ہمت اور صدق وہ تھا۔ کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں۔ تو اس کی نظیر نہیں ملتی"

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بحوالہ اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۲)

وحی وکشوف ورویائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درباره درود شریف

(۱) وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اَلصَّلٰوةُ هُوَ الْمُرَبِّیْ

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۶۷)

نیک کاموں کی طرف رہنمائی کر۔ اور برے کاموں سے روک۔ اور محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج۔ درود ہی تربیت کا ذریعہ ہے۔

(۲) "صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ"

"درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے۔"

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان

اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے۔ کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔ اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے۔

ہیچ محبوبے نہ ماند ہمچو یار دلبرم
مہر و مہ را نیست قدرے در دیار دلبرم
آں کجا روئے کہ دارد ہمچو رویش آب و تاب
واں کجا باغے کہ ے دارد بہار دلبرم

اس مقام پر مجھ کو یاد آیا۔ کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا۔ کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا۔ کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء اعلی کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص محیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا۔ کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے۔ جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ

اس شخص میں متحقق ہے۔

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سر ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیّبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔

اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشاء سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا۔ کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی۔ جیسے بہ سرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آگئے۔ جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے۔ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی۔ جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے۔ جس کو علی نے تالیف کیا ہے اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷)

(۳) "سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ۔ ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ۔ حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُ اللّٰهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔"

"تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم۔ تو آج ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امانتدار اور قوی العقل ہے۔ اور دوست خدا ہے۔ خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے۔ محمدؐ پر درود بھیج یعنی یہ اسی نبی کریمؐ کی متابعت کا نتیجہ ہے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۶)

(۴) "ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔[1] تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقے یعنی ماشکی آئے۔ اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستے سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں۔ اور کہتے ہیں:۔

"هٰذَا بِمَا صَلَّيْتَ عَلٰى مُحَمَّدٍ[2]"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۱ حاشیہ)

(۵) ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ

---

[1] اس تک پہنچنے کے لئے اس کا بتایا ہوا وسیلہ اختیار کرو۔

[2] یہ اس بات کی وجہ سے ہے۔ کہ تم نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی۔ تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اب دنیا سے گزر بھی گئے۔ دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا۔ اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی۔ اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا۔ وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا۔ حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا۔ تو اس دن بکلی حالت یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورۂ یٰسٓ سنائی گئی۔ اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا۔

تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال۔ اور یہ کلمات طیبہ پڑھ۔ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر۔ کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی معہ ریت منگوایا گیا۔ اور میں نے اس طرح عمل کرنا شروع کیا۔ جیسا کہ مجھے تعلیم دی گئی۔ اور اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی۔ اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی۔ اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر۔ تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا۔ تو مجھے

اس خدا کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے۔ اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی۔ تو مجھے یہ الہام ہوا:۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔

یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو۔ جو شفا دے کر ہم نے دکھلایا۔ تو تم اس کی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۹ نشان نمبر ۱۵)

(۶) (نشان نمبر ۷۷ تاریخ ۱۸۸۰ء) "ایک مرتبہ میں ایسا سخت بیمار ہوا۔ کہ میرا آخری وقت سمجھ کر مجھ کو مسنون طریقہ سے تین دفعہ سورۂ یٰسٓ سنائی گئی۔ اور میری زندگی سے سب مایوس ہو چکے تھے۔ اور بعض عزیز دیواروں کے پیچھے روتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے الہاماً مجھے یہ دعا سکھلائی۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اور القا ہوا۔ کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو۔ ہاتھ ڈال۔ اور یہ کلمات طیبہ پڑھ۔ اور اپنے سینے اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر۔ کہ تو اس سے شفا پائے گا۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ اور ابھی پیالہ ختم نہ ہونے پایا تھا۔ کہ مجھے بکلی صحت ہو گئی۔ پھر یہ الہام ہوا۔ وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى

عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۔ یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو۔ جو ہم نے شفا دیکر دکھایا ہے۔ تو تم اس کی نظیر پیش کرو۔"

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵۸۶)

(۷) (۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء) "دیکھا کہ زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر (ساری اذان) کہہ رہا ہوں۔ ایک اونچے درخت پر ایک آدمی بیٹھا ہے۔ وہ بھی یہی کلمات بول رہا ہے۔ اس کے بعد میں نے بہ آواز بلند درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اور اس کے بعد وہ آدمی نیچے اتر آیا۔۔ اور اس نے کہا۔ کہ سید محمد علی شاہ آ گئے ہیں۔ اس کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ بڑے زور سے زلزلہ آیا ہے۔ اور زمین اس طرح اڑ رہی ہے۔ جس طرح روئی دھنی جاتی ہے"

(اخبار بدر ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۰)

درود شریف کے الفاظ حضرت مسیح موعودؑ کی وحی الٰہی میں

(۱) "جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی۔ اور وہ یہ ہے:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ (تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۸)

(۲) "اللہ تعالیٰ نے الہاماً مجھے یہ دعا سکھلائی۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ" (نزول المسیح ص ۲۰۸)

(۳) کُلُّ بَرَکَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ ہر ایک برکت محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک وہ ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔

(حقیقة الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷۰)

(۴) آج ہمارے گھر میں پیغمبر ﷺ آ گئے۔ عزت اور سلامتی"

(بدر جلد ۶ نمبر ۳۳)

(۵) "رسول اللہ ﷺ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں"

(اخبار البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶)

نوٹ نمبر ۱۔ درود شریف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی الٰہی کے کلمات ذیل میں بھی من وجہ الفاظ درود شریف کی تعلیم پائی جاتی ہے

(۱) صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۲۴۲)

(۲) "صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ" (ایضاً صفحہ ۵۰۲)

(۳) صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ (ایضاً ص ۵۵۸) نوٹ نمبر ۲۔ بہت سے بزرگ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے بالاتفاق شہادت دیتے ہیں۔ کہ مسجد مبارک کی دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لکھوائے ہوئے درود شریف کے یہ الفاظ درج تھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اور ان میں سے اکثر سے میں نے یہ بھی سنا ہے۔ کہ یہ الہامی الفاظ ہیں۔ مگر جب میں نے ان سے کھول کر دریافت کیا۔ تو انہوں نے اس کی کوئی یقینی سند یا حوالہ نہیں بتایا۔ (خاکسار مرتب رسالہ ہٰذا)

تعلیمات وارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعض ہدایات دربارۂ درود شریف

شرائط بیعت میں درود شریف کے التزام کی تاکید

(شرط) سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنالے گا۔ (اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

عملی طریق کی تعلیم اور اس میں درود شریف کے التزام کی تاکید

(مکتوب بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم اخویم میر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا..... جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لئے دریافت کیا ہے۔ وہ یہی امر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی حقیقی اتباع کی طرف رغبت کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے۔ وہ دو ہیں۔ ایک نماز اور ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ یعنی میری آنکھ کی

ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے۔ کہ اعلاء کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلا دیں۔ آنحضرتؐ کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔

اور نماز اسی پہلی حالت پر ہے۔ کہ نماز میں خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہیں۔ اور اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کا تکرار کریں۔ خواہ گنجائش وقت کے ساتھ وہ تکرار سو مرتبہ تک پہنچ جائے۔ سجدہ میں اکثر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ بتمام تر عجز کہا کریں۔ مگر نماز کی قنوت میں عربی عبارتیں ضروری نہیں۔ قنوت ان دعاؤں کو کہتے ہیں۔ جو مختلف وقتوں میں مختلف صورتوں میں پیش آتی ہیں۔ سو بہتر ہے کہ ایسی دعائیں اپنی زبان میں کی جائیں۔ قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ اسی طرح پڑھنی چاہئیں۔ جیسا کہ پڑھی جاتی ہیں۔ مگر جدید مشکلات کی قنوت اگر اپنی زبان میں پڑھیں تو بہتر ہے تا اپنی مادری زبان نماز کی برکت سے بے نصیب نہ رہے۔ قنوت کی دعاؤں کا التزام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ بعض پانچ وقت کے قائل ہیں۔ اور بعض صبح سے مخصوص رکھتے ہیں اور بعض ہمیشہ کے لئے۔ اور بعض کبھی کبھی ترک بھی کردیتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ قنوت مصائب اور حاجات جدیدہ کے وقت یا ناگہانی حوادث کے وقت ہوتا ہے۔ چونکہ

مسلمانوں کے لئے یہ دن مصائب اور نوازل کے ہیں۔ اس لئے کم سے کم صبح کی نماز میں قنوت ضروری ہے۔ قنوت کی بعض دعائیں ماثور بھی ہیں۔ مگر مشکلات جدیدہ کے وقت اپنی عبادت میں استعمال کرنی پڑیں گی۔ غرض نماز کو مغز دار بنانا چاہئے۔ جو دعا اور تسبیح و تہلیل سے بھری ہوئی ہو۔ اور دعا اور استغفار اور درود شریف کا التزام رکھنا چاہئے۔ اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سے نیک کاموں اور نیک خیالوں اور نیک ارادوں کی توفیق مانگنی چاہئے۔ کہ بجز اس کی توفیق کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہستی سخت ناپائیدار اور بے بنیاد ہے۔ غفلت اور غافلانہ آسائش کی جگہ نہیں۔ ہر سال اپنے اندر بڑے بڑے انقلاب پوشیدہ رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے عافیت مانگنی چاہئے۔ اور ہراساں اور ترساں رہنا چاہئے کہ وہ ڈرنیوالوں پر رحم کرتا ہے۔ اگرچہ وہ گنہگار ہی ہوں۔ اور چالاکوں اور خود پسندوں اور ناز کرنے والوں پر اس کا قہر نازل ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ کیسے ہی اپنے تئیں نیک سمجھتے ہوں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۱ جنوری ۱۸۹۲ء

(اخبار البدر جلد ۲ نمبر ۳۰ پرچہ ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء)

درود شریف کے پڑھنے کا صحیح طریق اور اس کی غرض

"آپ اتباع طریقہ مسنونہ میں یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے پاک ہو جائے۔ اور دلی محبت کے پاک فوارہ سے جوش مارے۔ مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے

لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے۔ کہ رابطۂ محبت آنحضرت ﷺ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے۔ کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبۂ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے۔ جو اس سے ترقی کرے گا۔

اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے۔ کہ جو کچھ محبان صادق آنحضرت ﷺ کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں۔ یا آئندہ اٹھا سکیں۔ یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے۔ وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نہ کر سکے۔ کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے۔ اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے۔ کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو۔ اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو۔ جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو۔

اور جب یہ مذہب قائم ہو گیا۔ تو درود شریف...... اس غرض سے پڑھنا چاہئے۔ کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے۔ اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجاء کی جائے۔ اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے۔ کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہو گا۔ یا یہ درجہ ملے گا۔ بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے۔ کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول ﷺ پر

نازل ہوں۔ اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔ اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت ہونا چاہئے۔ اور دن رات دوام توجہ چاہئے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔

پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا۔ تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے۔ اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ اکثر اوقات گریہ وبکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جائے۔" (ماخوذ از مکتوب حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام مورخہ ۱۵ اپریل ۱۸۸۳ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۰۰ھ منقول از الحکم جلد دوم نمبر ۷، ۲۸ صفحہ ۷ و مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۲، ۱۳)

درود شریف آنحضرت ﷺ کی ذاتی محبت کی بنا پر پڑھنا چاہئے

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے۔ کہ حضرت نبی کریم ﷺ سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت ﷺ کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں..... اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے۔ کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴، ۲۵)

آنحضرت ﷺ پر درود روحانی جوش سے بھیجنا چاہئے۔

درود کی حکمت

"اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۴، ۲۵)

درود شریف کو لذت اور انشراح سے پڑھنے کی ہدایت

"درود شریف کے پڑھنے کی مفصل کیفیت پہلے لکھ چکا ہوں ..... کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے۔ کہ کیفیت صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت اور حیات قلب پیدا ہو جائے۔ اور اگر کسی وقت کم پیدا ہو۔ تب بھی بیدل نہیں ہونا چاہئے۔ سو جس قدر میسر آوے۔ اس کو کبریت احمر سمجھے۔ اور اس میں دل وجان سے مصروفیت اختیار کرے" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۶)

نماز میں درود وغیرہ اذکار دلی جوش سے پڑھنے کی ہدایت

"جہاں تک ہو سکے۔ پاک اور صاف ہو کر اور نفی خطرات کر کے نماز ادا کریں۔ اور کوشش کریں۔ کہ نماز ایک گری ہوئی حالت میں نہ رہے۔ اور اس کے جس قدر ارکان حمد و ثناء حضرت عزت اور توبہ و استغفار اور دعا اور درود ہیں۔ وہ دلی جوش سے صادر ہوں"

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۵)

نماز میں درود وغیرہ اذکار اپنی زبان میں بھی پڑھنے کی ہدایت

"نمازوں میں دعائیں اور درود ہیں۔ یہ عربی زبان میں ہیں۔ مگر تم پر حرام نہیں۔ کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ ورنہ ترقی نہ ہو گی۔ خدا کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرع اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔" (الحکم جلد ۸ پرچہ ۱۰، ۱۷ نومبر ۱۹۰۴ء)

معذوری کی حالت میں نماز تہجد کی بجائے درود وغیرہ اذکار

"اگر کوئی شخص بیمار ہو۔ یا کوئی اور ایسی وجہ ہو۔ کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے۔ تو وہ اٹھ کر استغفار۔ درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔"

(ڈائری یکم نومبر ۱۹۰۳ء) (منقول از البدر جلد ۲ نمبر ۴۳ صفحہ ۳۳۵)

دعاء استخارہ میں درود شریف

(۱) "میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں۔ جس سے ایک طالب صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جس کی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے...... سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے۔ تو اپنے سینہ کو بکلی بغض اور عناد سے دھو ڈال اور اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے اور دونوں پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہو گا۔"

(نشان آسمانی طبع اول صفحہ ۴۰، ۴۱)

(۲) قُوْمُوْا فِیْ اَوَاخِرِ اللَّیَالِیْ۔ وَتَوَضَّؤُا ثُمَّ صَلُّوْا رَکَعَاتٍ وَّابْکُوْا وَتَضَرَّعُوْا وَصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَسَلِّمُوْا ثُمَّ اسْتَغْفِرُوْا لِاَنْفُسِکُمْ وَ اسْتَخْبِرُوْا وَ دَاوِمُوْا عَلٰی ھٰذَا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَّ لَا تَسْئَمُوْا فَسَتَجِدُوْنَ مِنَ اللّٰہِ اَمْرًا یَّقُوْدُکُمْ

اِلَى الْحَقِّ۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴۰۶، ۴۰۷)

ترجمہ۔ پچھلی رات کو اٹھ کر وضو کر کے گریہ وزاری اور عجز و تضرع کے ساتھ چند رکعت نماز پڑھو۔ اور آنحضرت ﷺ پر درود اور سلام بھیجو۔ اس کے بعد اپنے حق میں استغفار کرو۔ اور اس کے بعد خدا تعالیٰ سے حقیقت حال دریافت کرو۔ اور چالیس روز تک برابر روزانہ ایسا ہی کرو اور تھکو نہیں۔ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضرور وہ امر کھولدیا جائے گا۔ جو تمہیں حق کی طرف لے جائے گا۔

کسی کرشمہ قدرت کے دیکھنے کے وقت
درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم

"انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے۔ کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدہ کرشمہ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے۔"

(اربعین نمبر۲ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۰)

مجالس تذکرہ نبویؐ میں درود شریف

مجلس مولود کی نسبت ایک شخص نے حضرت اقدس سے بذریعہ خط کے استفسار کیا۔ اس کا جواب جو آپ نے تحریر فرمایا۔ وہ یہ ہے:۔

"میرا اس میں یہ مذہب ہے کہ اگر مصالح اعلاء کلمہ اسلام و تذکرہ نبویؐ کی نیت سے کوئی ایسا جلسہ کیا جائے کہ جس میں سوانح مقدسہ نبویہؐ کا ذکر ہو اور نہایت خوبی اور صحت وبلاغت سے اس تقریر کو سنایا جائے۔ کہ کیونکر

آنحضرت ﷺ تاریکی کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور کس طرح بے سامانی کی حالت میں تمام قوموں کے جور و جفا اٹھا کر بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو گئے۔ اور کیسی خدا تعالےٰ نے اپنے اس مقبول بندہ کی وقتاً فوقتاً تائیدیں کیں۔ اور آخر کس طور سے اس دین کو مشارق و مغارب میں پھیلا دیا۔ اور اس تقریر میں کچھ کچھ نظم بھی ہو۔ اور پر درد اور موثر بیان ہو۔ اور درمیان میں کثرت درود شریف کی سامعین کی طرف سے ہو۔ اور کوئی علت اور بدعت درمیان میں نہ ہو۔ تو ایسا جلسہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ میری نظر میں موجب ثواب عظیم ہے۔ کیونکہ اس میں یہ نیت کی گئی ہے کہ تا سوانح مقدسہ نبی کریم ﷺ کی محبت بڑھا دی جائے۔ اور لوگوں کو عشق رسول کریم ﷺ کے لئے حرکت دی جائے۔ اور ناواقفوں پر عظمت اس انسان کامل اور مرد فانی فی اللہ کی کھولدی جائے۔ جس نے دنیا میں تنہا آکر اور تمام دنیا کو شرک اور غفلت میں گرفتار پا کر بڑی مردی سے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ہر ایک قوم میں توحید کی صدا بلند کی۔ اور ہر ایک کان میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی آواز پہنچائی۔ غرض سوانح نبویہ کو خوش آواز سے لوگوں پر ظاہر کرنا حقیقی مومنوں کا فرض ہے۔ وہ مومن کاہے کا ہے۔ جس میں سوانح نبویہ کی عزت نہیں۔ دوسرے لفظوں میں اسی جلسہ اظہار سوانح کا نام مجلس مولود ہے۔

اس جلسہ اظہار سوانح میں درحقیقت بڑے فوائد ہیں۔ ان سوانح کے سننے سے محبان رسولؐ کا وقت خوش ہو گا۔ اور ہر ایک مرد طالب جب ان سوانح کے ذریعہ سے ہمت اور صدق اور استقامت کے کام سنے گا۔ تو اس کو بھی ہمت اور صدق اور استقامت کی طرف شوق بڑھے گا۔ اور اس کی طلب زیادہ ہو گی۔ اور مسلمان کہلا کر جو کچھ دین کی راہ میں کسل اور ضعف اور

بزدلی رکھتا ہے سوانح نبویہؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام سن کر خوش ہو گا۔ اور اپنے اسلام پر افسوس کرے گا اور خدا تعالیٰ سے چاہے گا کہ جس نبی کے اقتدا کا اس کو دعویٰ ہے۔ اس کی سرگرمی اور اس کا عشق اور اس کی ہمدردی اس کو بھی نصیب ہو۔ اور جس طرح ایک شخص جو ایک جنگل میں اکیلا بیٹھا ہو۔ اور درندوں اور دوسری بلاؤں سے ڈر رہا ہو۔ اور ناگاہ اس کو ایک قافلہ نظر آیا۔ جس میں صدہا سپاہی ہیں۔ اب دیکھنا چاہئے کہ وہ شخص اس قافلہ کو پاکر کس طرح قوی دل ہو جائے گا۔ ایسا ہی سوانح طیبہ نبویہؐ ایک لشکر مسلح کی مانند ہیں جن کے سننے سے دل قوی ہو جاتا ہے۔ اور تخویفات شیطانی سے نجات ملتی ہے۔ اور حدیث صحیح میں ہے کہ عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی ذکر صالحین کے وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ کے ذکر کے وقت کس قدر نازل ہو گی۔ ہاں اس جلسہ کو بدعات سے محفوظ رکھنا چاہئے۔ تا بجائے ثواب کے گناہ پیدا نہ ہو۔ صرف سوانح نبویہ کا ذکر ہو۔ اور درود شریف اور تسبیح ہو۔ اگر کسی قسم کا شرک یا بدعت درمیان ہو۔ تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ لیکن جو میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ نہ صرف جائز بلکہ میری سمجھ میں ضروریات سے ہے۔"

(اخبار البدر جلد ۳ نمبر ۲۰، ۲۱ صفحہ ۵ پرچہ ۲۴ مئی یکم جون ۱۹۰۴ء)

دلائل الخیرات وغیرہ کتب اذکار درود شریف
کو بطور ورد پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا۔ کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفوں کی ہے۔ اگر اسے پڑھا جاوے۔ تو کچھ حرج تو نہیں۔ کیونکہ

اس میں آنحضرتؐ پر درود شریف ہے۔ اور اسمیں آنحضرتؐ ہی کی تعریف جابجا ہے۔ فرمایا:۔

"انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے۔ اور خود بھی خدا سے وہی چاہے۔ جو اس میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آوے۔ تو اس سے پناہ مانگے۔ اور ان بد اعمالیوں سے بچے۔ جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے اس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو۔ وہ محدثات میں داخل ہو گی۔ رسوم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے۔ وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر اور قسم کا چنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہو گا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے۔ فلاں راہ سے سورہ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہو گی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک صوری اور

ایک معنوی۔ صوری کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے لوگ اکثر مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے۔ مگر اس کے برکات وانوار ورحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔ پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔

امام جعفر کا قول ہے۔ واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے۔ کہ میں اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہوں کہ ساتھ ہی الہام الٰہی شروع ہو جاتا ہے۔ مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے۔

اب اس زمانہ میں لوگوں نے صدہا حاشیہ چڑھائے ہوئے ہیں۔ شیعوں نے الگ سنّیوں نے الگ۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا۔ کہ میں ایک فقرہ بتلاتا ہوں۔ وہ پڑھ لیا کرو۔ تو پھر طہارت اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسلام میں کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہیں۔ کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی۔ جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اس لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے۔ تو ایک بوڑھی عورت نے اٹھ کر کہا۔ حدیث میں یہ لکھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا میں ایک بڑھیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہیں کرسکتا۔"

(اخبار البدر جلد ۳ نمبر ۴ صفحہ ۲ پرچہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء)

برکات درود شریف بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درود شریف دنیا و آخرت کے محمود ہونے کا ذریعہ ہے

(مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحب)

"از طرف خاکسار غلام احمد۔ بہ اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔

بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ بعض اوقات یہ عاجز بیمار ہو جاتا ہے اس لئے ارسال جواب سے قاصر رہتا ہے۔ آپ کے لئے دعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔ بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں۔ اگر تین سو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے۔ اور بعد نماز صبح اگر ممکن ہو تو تین سو مرتبہ استغفار کا ورد رکھیں۔ والسلام

خاکسار

غلام احمد عفی عنہ ۱۸ ستمبر ۱۸۸۴ء"

(مکتوبات جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۳)

درود شریف انوار نبویہؐ کے نزول کا ذریعہ ہے

(ماخوذ از خطبہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ)

(مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۰۳ء)

"ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض

عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صفحہ ۷ پرچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

درود شریف زیارت نبویؐ اور تنویر باطن کا ذریعہ ہے

(مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد نماز مغرب وعشاء جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت واخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو (۱۱۰۰) دفعہ روز درود مقرر کریں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَّجِيْدٌ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔ اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جائے۔ تو زیارت رسول کریمؐ بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت موثر ہے۔ اور بعد نماز صبح کم سے کم سو مرتبہ استغفار دلی تضرع سے پڑھنا چاہئے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۔ اگست ۱۸۸۵ء"

(مکتوبات جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۶، ۷)

درود شریف قبض روحانی کا علاج ہے

"انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھیں۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے"

(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۳ء)

درود شریف رضاء الٰہی کا اور زیارت نبویؐ کا ذریعہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ازعاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔ بہ اخویم منشی ظفر احمد صاحب

بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ حرف حرف

اس کا پڑھا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی...... غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو..... جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کے بعد بآسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۱ مئی ۱۸۸۹ء"

(اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۳۵ پرچہ ۳ جون ۱۹۰۹ء صفحہ ۳)

درود شریف حصول استقامت اور قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

(ماخوذ از خلاصہ تقریر مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۹۹ منقول از ریویو اردو جلد ۳ نمبر ا صفحہ ۱۴، ۱۵)

"رسول اللہ ﷺ کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہو گیا۔ تاکہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے۔ بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ ﷺ کے حسن اور احسان کو مد نظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ قبولیت دعا کے تین ہی ذریعے ہیں۔ اول اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ۔ دوم۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ سوم موہبت الٰہی" (سلسلہ کلمات طیبات حضرت امام الزمان نمبر ا حضرت اقدس کی ایک تقریر صفحہ ۲۲ رسالہ ریویو اردو جلد ۳ نمبر ا صفحہ ۱۴، ۱۵)

ا زیارت کے متعلق ایک حوالہ صفحہ نمبر ۲۸۱ پر دیکھا جائے۔

درود شریف آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آنے کا ذریعہ ہے

"اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے فیض حاصل کرو۔ تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ۔ قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے۔ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ----- الآیۃ۔ اس جگہ بندوں سے مراد غلام ہی ہیں۔ نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم ﷺ کا بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔ سب حکموں پر کاربند رہو۔ جیسے کہ حکم ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ کے پورے فرمانبردار بن جاؤ۔ اور رسول کریم کی راہ میں فنا ہو جاؤ۔ تب خدا تم سے محبت کرے گا۔" (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۰۹)

درود شریف غموم اور پریشانیوں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے

(۱) (مکتوب بہ سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراس)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز دعا میں بدستور مشغول ہے اور انشاء اللہ القدیر اسی طرح مشغول رہے گا جب تک آثار خیر و برکت ظاہر ہوں۔ دیر آید درست آید۔ میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ بھی اس تشویش کے وقت اکیس مرتبہ کم سے کم استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے لئے دعا کر لیا کریں۔ اور اب سے مجھے یہ بھی خیال آیا ہے کہ آپ اگر اس تردد کے

وقت میں قادیان تشریف لاویں تو غالباً دعا کی قبولیت کے لئے یہ تکلیف کشی اور بھی زیادہ موثر ہوگی۔ سو اگر موانع اور حارج پیش نہ ہوں تو بعد استخارہ مسنون ان دنوں میں جو سفر کے بہت مناسب حال ہیں تشریف لاویں۔ لیکن اگر راہ میں بوجہ بیماری طاعون کے تکلیف قرنطینہ درپیش ہو۔ اور کچھ تکلیف دہ روکیں ہوں۔ جس کی مجھے اطلاع نہیں ہے۔ تو اس امر کو خوب دریافت کرلیں۔ غرض تشریف لانے کے یہی دن ہیں۔ شاید آپ کا یہ کام ہی جناب الٰہی میں قابل رحم تصور ہو۔ مگر میں بار بار آپ کو وصیۃً کہتا ہوں کہ یہ تکالیف خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ چیز نہیں ہیں۔ صرف ثواب اور اجر دینے کے لئے خدا تعالیٰ امتحان میں ڈالتا ہے۔ اس لئے آپ بہت استقلال اور مردانہ شجاعت اور بہادری سے بڑے قوی صبر کے ساتھ روز کشائش کے منتظر رہیں کہ جب وہ وقت آئے گا تو ایک دم میں فضل الٰہی شامل حال ہو جائے گا۔ آپ کے لئے اس خلوص اور توجہ کے ساتھ دعا کر رہا ہوں۔ کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔
والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۳ نومبر ۹۷ء۔"

(۲) (ایضاً)

"مخدومی مکرمی اخویم حاجی سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب سلمہ
السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آج آنمکرم کا دوسرا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے اضطراب پر دل نہایت درد مند ہوتا ہے۔ خدا ایسا کرے کہ مجھے جلد تر خوشخبری کا خط پہنچے۔ میں سرگرمی سے دعا میں مشغول ہوں۔ اور میری وہ مثال ہے کہ جیسے کوئی نہایت احتیاط سے کسی نشانہ پر تیر مار رہا ہے کہ امید ہے کہ جلد یا کچھ دیر سے تیر بہدف ہو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ میں آپ سے زیادہ اس غم میں آپ کا

شریک ہوں۔ آپ خدائے کریم و رحیم پر پورا پورا بھروسہ رکھیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایک دن خدا تعالیٰ ہماری دعا سن لے گا۔ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ امید کہ حالات سے جلد جلد مطلع فرماتے رہیں۔ اور میری نصیحت یہی ہے کہ آپ نہ گھبرائیں اور نہ مضطر ہوں۔ اور رحیم وکریم پر پورا یقین رکھیں۔ کہ اس کی ذات عجیب در عجیب قدرتیں رکھتی ہے۔ جن کو صبر کرنے والے آخرکار دیکھ لیتے ہیں۔ اور بے صبر شامت بے صبری سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان بھی معرض خطر میں ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین۔ میرے نزدیک بہتر خیال ہے کہ ان دنوں میں آپ استغفار اور درود شریف کا التزام بہت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد تر کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۲۶ نومبر ۹۷ء"

(۳) (مکتوب بنام قاضی ضیاء الدین صاحب)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا پر درد و غم خط مجھ کو ملا۔ آپ صبر کریں جیسا کہ خدا تعالیٰ کے صابر بندے صبر کرتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان غموں سے اور ان پریشانیوں سے نجات دے گا۔ اور درود شریف بہت پڑھیں۔ تا اس کے برکات آپ پر نازل ہوں..... اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اگر طبیعت پریشان ہے تو چند ماہ کے لئے میرے پاس آجائیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۵ جون ۱۸۹۲ء"

(منقول از تشحیذ الاذہان جلد ۱ نمبر ۴)

(۴)(مکتوب بنام چودھری الہ داد صاحب مرحوم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔   صادق آں باشد کہ ایام بلا۔ می گزارد بامحبت باوفا۔ ہر ایک مرضی الٰہی پر صبر کرنا اور اپنے مولا سے کامل تعلق اور گاڑھا پیوند کرنا چاہئے۔ اور مخالفین کی کوئی پروانہ کرنی چاہئے۔ متوکل علی اللہ رہنا چاہئے۔ درود۔ استغفار وتلاوت قرآن مجید میں لگے رہنا بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ وہ دن لاتا ہے کہ مخالف روسیاہ اور موافق مسرور و سرخرو ہوں گے۔ آپ کے واسطے دعا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ ہر بلا سے نجات دے۔ والسلام" جولائی ۱۸۹۷ء"   (البدر جلد ۲ نمبر ۳۶ صفحہ ۲۸۷)

(۵) روایت حضرت شاہزادہ حاجی عبدالمجید خانصاحب لدھیانوی مبلغ طہران ملک ایران رضی اللہ عنہ ماخوذ از مکتوب شاہزادہ صاحب ممدوح بطرف حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن۔ آمدہ از طہران مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء۔ حضرت شاہزادہ صاحب رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:۔

"جب یہ عاجز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر چکا۔ تو حضور نے فرمایا کہ مشکلات کے وقت بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کر کے سو دو سو دفعہ یا اس سے کم وبیش استغفار اور ایسا ہی سو دو سو دفعہ یا کم وبیش درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگو۔ اللہ تعالیٰ حاجتوں کو نہیں اٹکاوے گا۔

چنانچہ ہر رات بندہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خواب میں لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کے ماتحت حل مشکلات اور قضائے حاجات کی بشارت

دے دیتا ہے۔ اور دن میں اس کا ظہور ہو جاتا ہے فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔"

(۶) (روایت صوفی نبی بخش صاحب متوطن راولپنڈی) صوفی نبی بخش صاحب سابق کلرک ریلوے لاہور نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ مجھے ۱۸۸۶ء میں ایک مشکل کے وقت نماز عشاء کے بعد تین سو بار درود شریف پڑھنا الہاماً بتایا گیا۔ جس پر عمل کرنے سے امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ اس کے بعد جلد ہی بیعت کرنے پر میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضور نے فرمایا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس کے ساتھ تین سو بار استغفار کا اضافہ کریں۔ اور عشاء کی نماز کے بعد اسے پڑھا کریں۔ میں نے کچھ دن تو ایسا کیا۔ مگر اس طرح سے رات کو نیند پوری نہیں ہوتی تھی۔ اور ملازمت کی وجہ سے دن کو سونے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ اس لئے میں نے اس مشکل کو حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے فرمایا۔ اس کا اصل وقت تو وہی (بعد از نماز عشاء) ہے مگر آپ صبح کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ اور انہی ایام میں میں نے مسجد مبارک مین مغربی دیوار پر مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ (آیت) اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا (پوری آیت) اور پھر درود شریف بالفاظ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لکھا ہوا دیکھا (جو حضور نے خود لکھوایا تھا) اس لئے میں اس وقت سے یہی درود پڑھتا ہوں۔ اور اس وقت اس مسجد کے غسل خانہ کی مشرقی دیوار پر (جواب حجرہ بنا ہوا ہے۔ اور جس کی یہ مشرقی دیوار گول کمرہ کے اوپر کی مغربی دیوار ہے الہامی فقرہ مُبَارَکٌ وَّمُبَارِکٌ وَّ کُلُّ

اَمْرِ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ لکھا ہوا تھا۔

خاکسار مرتب رسالہ ھذا عرض کرتا ہے کہ مسجد مبارک کی مغربی اور مشرقی دیوار پر لکھے ہوئے کلمات طیبات اور آیات کریمہ کے متعلق مکرمی صوفی نبی بخش صاحب کے اس بیان کی تصدیق مکرمی پیر سراج الحق صاحب نعمانی۔ میر مہدی حسن صاحب۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ذریعہ سے بھی ہو گئی ہے۔ اور یہ بات حد یقین تک پہنچ گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مغربی دیوار پر درود شریف بالفاظ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ہی لکھا ہوا تھا

درود شریف کے فضائل

بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

درود شریف و استغفار اور نماز بہترین وظیفہ ہے

ایک شخص نے بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ "نمازوں کو سنوار کر پڑھو۔ کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے۔ اور اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔"

(الحکم جلد ۷ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

درود شریف میں آنحضرت ﷺ کے احسانات کی شکرگزاری ہے

(۱) فَاَيُّهَا النَّاسُ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا عَلٰى رَسُوْلٍ حُشِرَ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِهٖ وَجُذِبُوْا اِلَى الرَّبِّ الرَّحِيْمِ الْمَنَّانِ۔ الَّذِيْ اَخْرَجَ خَلْقًا كَثِيْرًا مِنَ الْمَفَاوِزِ الْمُهْلِكَةِ الْمُبَرِّحَةِ اِلٰى رَوْضَاتِ الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ وَشَجَّعَ قُلُوْبًا مَزْؤُدَةً۔ وَقَوّٰى هِمَمًا مَجْهُوْدَةً وَاَبْدَعَ اَنْوَارًا مَفْقُوْدَةً وَجَاءَ بِاَبْهَى الدُّرَرِ وَالْيَوَاقِيْتِ وَالْمَرْجَانِ وَاَصَّلَ الْاُصُوْلَ وَاَدَّبَ الْعُقُوْلَ وَنَجّٰى كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ مِنْ سَلَاسِلِ الْكُفْرِ وَالضَّلٰلَةِ وَالطُّغْيَانِ۔ وَسَقَى الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ الرَّاغِبِيْنَ فِيْ خَيْرِهٖ كَاْسَ الْيَقِيْنِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالْاِطْمِيْنَانِ وَعَصَمَهُمْ مِنْ طُرُقِ الشَّرِّ وَالْفَسَادِ وَالْخُسْرَانِ۔ وَهَدَاهُمْ اِلٰى جَمِيْعِ سُبُلِ الْخَيْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْاِحْسَانِ" (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۴)

"پس اے لوگو اس رسول پر درود اور سلام بھیجو۔ جس کے قدم پر تمام لوگوں کو جمع کیا گیا۔ اور وہ اپنے خداوند رحیم و منان کی طرف کھینچے چلے آئے۔ جس نے بہت سی مخلوق کو مہلک اور پر مشقت جنگلوں سے نکال کر امن و امان کے سبزہ زاروں اور باغوں میں پہنچایا۔ اور دہشت زدہ دلوں کو دلیری اور بہادری بخشی۔ اور تھک کر چور ہو چکی ہوئی ماندہ ہمتوں کو قوی کیا اور مفقود ہو چکے ہوئے انوار کو موجود کر دیا۔ اور حقائق و معارف کے نہایت درخشاں اور خوبصورت موتی اور یاقوت اور مرجان لایا۔ اور اصول قائم

کئے۔ اور عقول کو آداب سے مزین کیا اور لوگوں کو کفر اور گمراہی اور سرکشی کی زنجیروں سے نکالا۔ اور مومنوں اور مسلموں کو جو آپ کی خیر و برکات کے طالب تھے۔ یقین اور جمعیت اور اطمینان کا پیالہ پلایا۔ اور انہیں شر اور فساد اور خسارہ کی راہوں سے بچایا۔ اور خیر اور سعادت اور نیکو کاری کی تمام راہوں کی طرف رہنمائی کی۔"

(۲) "فَصَلُّوْا عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ الْمُحْسِنِ الَّذِیْ ھُوَ مُظْھِرُ صِفَاتِ الرَّحْمٰنِ الْمَنَّانِ۔ وَ ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ وَ الْقَلْبُ الَّذِیْ لَا یَدْرِیْ اِحْسَانَہٗ فَلَا اِیْمَانَ لَہٗ۔ اَوْ یُضِیْعُ اِیْمَانَہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی ھٰذَا الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ سَقَی الْاٰخَرِیْنَ کَمَا سَقَی الْاَوَّلِیْنَ۔ وَ صَبَّغَھُمْ بِصِبْغِ نَفْسِہٖ وَ اَدْخَلَھُمْ فِی الْمُطَھَّرِیْنَ"

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۵، ۶)

"(اے لوگو) اس محسن نبی پر درود بھیجو۔ جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے۔ کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں۔ اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس امی رسول اور نبی پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا۔ اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا تھا۔ اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کیا تھا"

(۳) "ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہی صدق و صفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب

اور تکالیف اٹھائیں۔ لیکن پروانہ کی یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب:۷)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا۔ کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔ ان کی ہمت اور صدق وہ تھا۔ کہ اگر ہم اوپر یا نیچے نگاہ کریں تو اس کی نظیر نہیں ملتی۔" (اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۲۵ صفحہ ۶ پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل دعا۔ درود شریف

"ہر کسے اندر نماز خود دعائے مے کند
من دعا ہائے بر و بار تو اے باغ و بہار"

ترجمہ:۔ ہر شخص اپنی نمازوں میں اپنے لئے دعائیں کرتا ہے۔ مگر اے موسم بہار اور باغ! میں آپ ہی کے پھلوں اور پھولوں کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۶)

درود شریف ہی کاہدیہ آنحضرت ﷺ کو پہنچتا ہے

درود شریف صدقہ کی کمی کی تلافی کاذریعہ ہے

"مجی اخویم مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط پڑھا۔ میں انشاء اللہ الکریم آپ کے لئے دعا کرونگا۔ تا یہ حالت بدل جائے۔ اور انشاء اللہ دعا قبول ہو گی۔ مگر میں آپ کو ابھی صلاح نہیں دیتا۔ کہ اس تنخواہ پر آپ دس روپیہ ماہوار بھیجا کریں۔ کیونکہ تنخواہ[1] قلیل ہے۔ اور اہل وعیال کا حق ہے بلکہ میں آپ کو تاکیدی طور پر اور حکماً لکھتا ہوں۔ کہ آپ اس وقت تک کہ خدا تعالیٰ کوئی باگنجائش اور کافی ترقی بخشے۔ یہی تین روپے بھیج دیا کریں۔ اگر میرا کانشنس اس کے خلاف کہتا تو میں ایسا ہی لکھتا مگر میرا نور قلب یہی مجھے اجازت دیتا ہے۔ کہ آپ اس مقررہ چندہ پر قائم رہیں۔ ہاں بجائے زیادت کے درود شریف پڑھا کریں۔ کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس ہدیہ کے ارسال میں آپ سے سستی ہوئی ہو۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۸ مارچ ۹۸ء"

---

[1] اس وقت حضرت مفتی صاحب کی تنخواہ (۳۰) روپے ماہوار تھی۔

درود شریف میں تمام دعائیں آجاتی ہیں

(روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحب) "ہنوز میں لاہور کے دفتر اکونٹنٹ جنرل میں ملازم تھا ۱۸۹۸ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔ اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا۔ کہ ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گے۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جب کہ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ اور مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضورؑ نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ میرے تجربہ میں آیا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ محمد صادق ۱۸ اپریل ۱۹۳۴ء"

ملائکہ آنحضرت ﷺ کو درود شریف پہنچاتے ہیں

"سوال : السلام علیکم یا اھل القبور جو کہا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہیں؟
جواب۔ دیکھو وہ سلام کا جواب و علیکم السلام تو نہیں دیتے۔ خدا تعالیٰ وہ سلام ان کو پہنچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہیں۔ اس میں ہوا ایک واسطہ ہے لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہیں۔ لیکن السلام علیکم میں خدا تعالیٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے۔اسی طرح درود شریف ہے۔ کہ ملائکہ آنحضرت ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں۔"

(اخبار البدر جلد ۳ نمبر ۱۰ پرچہ صفحہ ۵۔ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء)

برکات الہیہ انہی پر نازل ہوتے ہیں جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں

(باوا نانک کے اس بارہ میں کلام کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے تصدیق بہ شہادت آیات قرآن کریم)

"باوا صاحب ایک شبد گرنتھ میں فرماتے ہیں:۔

پیر پیغمبر سالک شہدے اور شہید   شیخ مشائخ قاضی ملا در درویش رسید
برکت تن کو اگلی پڑھتے رہیں درود

یعنی جس قدر پیر پیغمبر اور سالک اور شہید گزرے اور شیخ مشائخ اور قاضی ملا اور نیک درویش ہوئے ہیں۔ ان میں سے انہیں کو برکت ملے گی۔ جو جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

یہ اشارہ اس آیت کی طرف ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ۔ یعنی اللہ اور تمام فرشتے اس کے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے وے لوگو جو ایماندار ہو۔ تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔ اے نبیؐ ان کو کہدے کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے پیار کرے۔ اور تمہارے گناہ بخش دیوے۔" (ست بچن۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۷)

بعض الفاظ درود شریف
ازارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) "درود شریف وہی بہتر ہے کہ جو آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ۔ اے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر برکات نازل فرما۔

جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکات نازل کیں۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

اس درود کی فضیلت

جو الفاظ ایک پرہیز گار کے منہ سے نکلتے ہیں ان میں ضرور کسی قدر برکت ہوتی ہے۔ پس خیال کرلینا چاہئے کہ جو پرہیز گاروں کا سردار اور نبیوں کا سپہ سالار ہے۔ اس کے منہ سے جو لفظ نکلے ہیں۔ وہ کس قدر متبرک ہوں گے۔ غرض سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ یہی اس عاجز کا ورد ہے۔

تعداد کی پابندی ضروری نہیں

اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے۔ اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں۔ کہ جب تک ایک حالت رقت اور بیخودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے۔ اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ١٨)

موزوں تر وقت

"بعد نماز مغرب و عشاء جہاں تک ممکن ہو' درود شریف بکثرت پڑھیں۔ اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو دفعہ روز ورد مقرر کریں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔

اس درود شریف کے بعض برکات

اگر اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت[1] کی جائے تو زیارت رسول کریم بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت موثر ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ٣ صفحہ ٦، ٧)

(٢) "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ آنحضرتؐ پر اور آنحضرتؐ کی آل پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

نوٹ:۔ یہ الفاظ درود شریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد مبارک کے اندر مغربی دیوار پر مع بعض آیات قرآن کریم بہ ترتیب ذیل لکھوائے ہوئے تھے۔ جیسا کہ بہت سے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانی بلا اختلاف معلوم ہوا ہے جیسے صوفی نبی بخش صاحب متوطن راولپنڈی سابق کلرک محکمہ ریلوے لاہور۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ میر مہدی حسین صاحب۔ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہم رضی اللہ عنہم وارضاہم اجمعین

١۔ مداومت یعنی ہمیشگی۔ (خاکسار مرتب رسالہ)

صورت کتبہ ۱؎

مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اس درود شریف کے بعض برکات

پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے میرے پاس بیان کیا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا تھا وہ فرماتے تھے۔ کہ اس درود شریف کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مجددیت سے قبل بھی اور اس کے بعد بھی ہزارہا مرتبہ پڑھا۔ اور اس کے پڑھنے سے حضور پر بہت برکات اور معارف نازل ہوئے۔

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن صفحہ ۲۴۶، ۲۴۷)

۱؎ اس کتبہ کے علاوہ اس مسجد کی مشرقی دیوار پر یعنی اس کے غسل خانہ والے کمرہ کی شرقی دیوار پر جسے بعد میں کسی قدر تبدیلی کے ساتھ مسجد کا حجرہ بنا دیا گیا شرقی طرف یہ الہام الٰہی لکھا ہوا تھا۔ مُبَارَكٌ وَّمُبَارِكٌ وَّكُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَكٍ يُّجْعَلُ فِيْهِ۔

اے اللہ اپنے نبی اور اپنے محبوب اپنے تمام انبیاء کے سردار اور تمام رسولوں میں سے افضل اور تمام پیغمبروں کے برگزیدہ اور تمام انبیاء کے خاتم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر اور آپؐ کے صحابہ پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ (سرمہ چشم آریہ۔ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)

اے اللہ ہمارے سردار اور آقا محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپؐ کی تمام آل اور اصحاب پر درود بھیج۔

(۵) رَبِّ .... صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهٖ عَمَائِدِ الْمِلَّةِ وَالدِّيْنِ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ (سرالخلافہ صفحہ ۲)

اے میرے رب اپنے نبیؐ اور اپنے محبوب خاتم النبین خیر المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر آپؐ کی آل طیبین طاہرین پر اور آپ کے صحابہ کرامؓ پر جو ملت اور دین کے ستون ہوئے ہیں۔ اور اپنے تمام نیک بندوں پر درود اور سلام اور برکات بھیج۔

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۰۹)

اے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر درود بھیج۔

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ

وَسَلِّمْ (کشتی نوح صفحہ ۷۶)

اے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پر اور محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ

(اشتہار براہین بزبان اردو و انگریزی۔ ضمیمہ سرمہ چشم آریہ وغیرہ)

.اے اللہ اپنے تمام رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر درود بھیج

(۹) میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں آنحضرت ﷺ پر کن الفاظ سے درود بھیجا کروں۔ تو حضور نے مجھے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر درود اور سلام بھیجے۔

(۱۰) رَبِّ .... صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ۔ وَهَبْ لَهٗ مَرَاتِبَ مَا وَهَبْتَ لِغَيْرِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ۔ رَبِّ اَعْطِهٖ مَا اَرَدْتَّ اَنْ تُعْطِيَنِيْ مِنَ النَّعْمَاءِ ثُمَّ اغْفِرْلِيْ بِوَجْهِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرُّحَمَاءِ

(اعجاز المسیح۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۰)

(اے میرے رب) تمام رسولوں میں سے برگزیدہ اور تمام متقیوں کے

پیشوا! حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیج۔ اور آپ کو وہ مراتب بخش۔ جو تو نے کسی اور نبی کو نہیں بخشے۔ اے میرے رب جو نعمتیں تو نے مجھے دینے کا ارادہ کیا ہے وہ بھی آپؐ کو ہی دے۔ اور پھر مجھے اپنے وجہ کریم کے طفیل بخش دے۔ اور تو تمام رحم کرنیوالوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ (برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۷)

اے اللہ آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر اس قدر درود اور سلام اور برکات بھیج جس قدر آپؐ نے اس امت کی خاطر ہم و غم اٹھایا۔ اور ابد الاباد تک آپؐ پر اپنی رحمت کے انوار نازل فرما۔

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ (اتمام الحجہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۸)

اے اللہ آپؐ پر اور آپؐ کی تمام آل اور اصحاب پر درود اور سلام اور برکات بھیج۔

(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے میرے رب اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج۔ اس دنیا میں بھی اور بعثت ثانی میں بھی۔

نوٹ:۔ درود شریف کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے کہ:۔

"کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں۔ کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے۔ اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے۔"

(مکتوبات حصہ اول صفحہ ۱۸)

نیز ارشاد:۔

"کسی تعداد کی شرط نہیں۔ اس قدر پڑھا جائے۔ کہ کیفیت صلوٰۃ سے دل مملو ہو جائے۔ اور ایک انشراح اور لذت اور حیات قلب پیدا ہو جائے۔" (ایضاً صفحہ ۲۶)

سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جن ارشادات میں حضور نے درود شریف کی کوئی خاص تعداد (مثلاً ۱۰۰۔ ۲۰۰۔ ۳۰۰۔ ۷۰۰۔ یا ۱۱۰۰ روزانہ) بتائی ہے۔ اس سے اصل مقصود کثرت سے پڑھنا ہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

باب چہارم

برکات درود شریف

از احادیث نبویہؐ و ارشادات حضرت مسیح موعودؑ

احادیث نبویہ دربارہ درود شریف

فضائل وبرکات درود شریف

جو آنحضرتؐ پر درود بھیجے اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیاں معاف کردے گا۔ اور ان کے شر سے اسے محفوظ رکھے گا۔ اسے عظمت و رفعت بخشے گا۔ اسے خیر و برکت نصیب کرے گا۔ اس کے اچھے مقاصد کو پورا کرے گا۔ اس کے مستقبل کو سنوار دے گا۔ اسے اپنی رحمت کا مورد بنائے گا اور اسے ناپسندیدہ باتوں سے پاک کرکے اور پسندیدہ امور سے آراستہ کرکے خود اس کی مدح و ثنا کرے گا۔ اور اپنے ملائکہ اور اپنے پاک بندوں کی زبان سے بھی اس کی ستائش کرائے گا(جیسا کہ اس لفظ کے معنوں سے ظاہر ہے)۔ اس کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔۔

اگر خواہی کہ حق گوید ثنائیت   بشو از دل ثناخوان محمد

یعنی اگر تم چاہتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدح و ثنا کرے۔ تو تم سچے دل

سے آنحضرت ﷺ کے ثناخواں بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدح وثناء کرے گا اور کرائے گا۔

اس حدیث کی تصدیق قرآن کریم کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (انعام:۱۶۱) جو شخص نیک کام کرے گا۔ اسے اس کے نیک کام کے ہم رنگ دس گنا اجر ملے گا۔ پس جو خیروبرکت آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی شخص چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ وہی خیروبرکت خود اسے بھی عطا کرے گا۔

اس حدیث میں اور ایسا ہی دوسری احادیث میں دس سے مراد یہ نہیں۔ کہ ہرایک درود خواں کو اس کے درود کی تعداد کے مطابق یکساں اجر ملے گا۔ بلکہ جو درود خدا تعالیٰ کی جناب میں قبولیت کے لائق ہو۔ یا اللہ تعالیٰ کی ستاری اور کرم سے جس درود کو شرف قبول بخشا جائے۔ اس کا کم سے کم اجر یہ ہوگا اور اس سے زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ جس قدر زیادہ محبت اور اخلاص سے اور پابندی شرائط کے ساتھ درود بھیجا جائے گا۔ اسی قدر اجر زیادہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے (موقوفاً) مروی ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر بہت عمدگی کے ساتھ (ایک بار) درود بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس کے بدلہ میں ستر بار درود بھیجیں گے اب کوئی چاہے تو اس میں کمی رکھے۔ اور چاہے تو زیادہ کرے۔

(جلاء الافہام بحوالہ مسند امام احمد)

نوٹ:۔ صلوٰۃ کے معنے دعا ہی کے نہیں۔ بلکہ اس کے معنے حسن ثناء اور تعظیم وتکریم کے بھی ہیں۔ اس لئے درود کی دعا کو آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی صفت حمید مجید کے ساتھ وابستہ کیا ہے۔ نیز درود ایک دعا ہے۔ اور

دعا کی قبولیت کے لئے بموجب آیت اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ نیز آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (بقرہ:۱۵۴) ان تھک کوشش اور عملی مجاہدہ بھی ضروری ہے۔ اس لئے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے والے شخص کو چاہئے۔ کہ وہ اس کے ساتھ عملی طور پر بھی آنحضرت ﷺ کی مدح وثناء میں آپؐ کی عظمت شان کے اظہار میں اور آپؐ کے مقاصد کی پیروی میں کوشاں رہے۔

اس حدیث میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ اور درود میں آنحضرت ﷺ کے لئے زیادہ سے زیادہ خیرات وبرکات اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہئیں۔ اور اس دعا کے دائرہ کو بہت وسیع کرنا چاہئے۔ وباللہ التوفیق

درود شریف عفو ذنوب وحصول حسنات اور رفع درجات کا ذریعہ ہے

(۲) عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْبِشْرُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصْبَحْتَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ يُرٰى فِيْ وَجْهِكَ الْبِشْرُ۔ قَالَ اَجَلْ اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلٰوةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَّمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَّرَفَعَ لَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَّرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا۔

(جلاء الافہام مولفہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ مسند امام احمد حنبل صفحہ ۳۱)

ترجمہ۔ حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ جب صبح کو تشریف لائے۔ تو حضور کے چہرہ پر خاص طور پر بشاشت تھی۔صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ آج حضور کے چہرہ انور پر خاص طور پر خوشی کے آثار ہیں فرمایا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ نے آکر مجھے کہا ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک بار عمدگی سے درود بھیجے گا۔ اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں لکھے گا۔ اور اس کی دس بدیاں معاف فرمائے گا۔ اور اسے دس درجے بلند کرے گا۔ اور ویسی ہی رحمت اس پر نازل کرے گا (جیسی اس نے تمہارے لئے مانگی ہوگی)۔

یہ حدیث کسی قدر تغیر الفاظ کے ساتھ اور بھی کئی طریقوں سے مروی ہے۔ چنانچہ سنن نسائی میں بھی آئی ہے۔ اور قریباً قریباً اسی مضمون کی ایک حدیث جلاء الافہام میں بحوالہ کتاب الصلوہ علی النبی ﷺ تصنیف قاضی اسماعیل بن اسحاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اسی طرح ایک حدیث اس بارہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی جلاء الافہام میں بحوالہ مسند امام احمد حنبل و مسند عبدالحمید مذکور ہے۔

اس حدیث میں درود شریف کے جو برکات بیان ہوئے ہیں۔ ان کی طرف خود لفظ صلوٰۃ کے لغوی معنے بھی رہنمائی کرتے ہیں۔ کیونکہ لغت میں اس کے معنے استغفار کے اور مغفرت کے بھی ہیں۔ اور اس حدیث میں اس بات کی بھی تعلیم دی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود پوری توجہ اور عقد ہمت سے اور حقیقی محبت اور دلسوزی کے ساتھ بھیجنا چاہئے۔ اور یہ کہ محض کثرت شمار کوئی خاص فضیلت کی بات نہیں۔ بلکہ اصل فضیلت اس بات میں

ہے کہ آنحضرت ﷺ پر بہتر سے بہتر طور پر درود بھیجا جائے۔ اس بارہ میں اور بھی کئی احادیث آئی ہیں۔

درود شریف باطنی پاکیزگی، روحانی ترقی اور اعلیٰ کمالات کے حصول کا ذریعہ ہے

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ زَکٰوةٌ لَّکُمْ۔ (جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوہ علی النبی ﷺ اسماعیل بن اسحاق)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ درود شریف ایک طرف تو تمام روحانی آلائشوں سے پاک کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اعلیٰ سے اعلیٰ کمالات انسانی پر پہنچاتا ہے۔ درود شریف کی اس خاصیت کی طرف قرآن کریم میں بھی اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں درود شریف کا حکم دے کر آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا میں بتایا ہے۔ کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔ اور آیت هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۔ تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ وَّاَعَدَّ

لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا (احزاب:۴۴) میں بتایا ہے۔ کہ جس شخص پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔ وہ دمبدم ظلمات سے نکلتا چلا جاتا ہے۔ اور انوار الہیہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ اور یہ رحمت اس پر بار بار اپنا فیضان کرتی ہے۔ حتی کہ ایک وقت اس پر ایسا آجاتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا خاص مقرب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کی بشارتیں آنے لگتی ہیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا اجر اور کرامت پاتا ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ان برکات کا ذریعہ ہے۔ اور جب اس آیت کے ماقبل کو دیکھا جائے تو اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ فیضان الٰہی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی برکات میں سے ہے۔ اور یہ کہ جس قدر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی اس رحمت اور اس احسان کو یاد کرکے اس کا شکر بجا لائے گا۔ اسی قدر اس پر یہ فیضان زیادہ ہوگا۔ سبحان اللہ! اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں ﷺ ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی میں بھی اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَلصَّلٰوةُ هُوَ الْمُرَبِّيْ۔ یعنی آنحضرت ﷺ پر اور آنحضرت ﷺ کی آل پر درود بھیجو۔ کیونکہ آپؐ پر اور آپؐ کی آل پر درود بھیجنا ہی حقیقی تربیت کا ذریعہ ہے (یا یہ کہ آنحضرت ﷺ پر اور آپؐ کی آل پر درود بھیجنے کا التزام رکھو۔ کیونکہ آپؐ ہی کا وجود حقیقی مربی ہے۔ اور اس فیضان کا حصول آپؐ پر درود بھیجنے سے وابستہ ہے) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک مکتوب بنام چودھری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ میں درود شریف کو تنویر باطن اور استقامت کا ذریعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے

ہیں۔ "یہی درود شریف (یعنی جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ ناقل) پڑھیں اس کی دلی ذوق اور محبت سے مداومت (یعنی ہیشگی۔ ناقل) کی جائے۔ تو زیارت رسول کریم بھی ہو جاتی ہے۔ اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بھی بہت موثر ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۷)

درود شریف جنت کی راہ ہے

(۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ (سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جس نے مجھ پر درود بھیجنا چھوڑا۔ اس نے جنت کی راہ کو چھوڑ دیا۔

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سے اور حضرت محمد بن حنفیہ سے بھی مروی ہے۔ اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے والا اسی زندگی میں جنت کے اندر اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے

(۵) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ۔

(جلاء الافہام بحوالہ ابن الغازی و کتاب الصلوٰۃ علی النبی لابی عبداللہ المقدسی)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ

نے فرمایا ہے جو شخص ایک دن میں ہزار بار مجھ پر درود بھیجے گا' وہ اسی زندگی میں جنت کے اندر اپنا مقام دیکھ لے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے والا اقرب راہ سے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ وہ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حم سجدہ:۳۱) کے مطابق اسی زندگی میں جنت کی بشارت بلکہ خود جنت کو پالیتا ہے۔ مگر جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ محض کثرت تعداد کوئی چیز نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ جوش محبت نبویؐ اور دلسوزی نہ ہو۔ وَمَا التَّوْفِيْقُ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

درود شریف نجات اخروی کا ذریعہ ہے

آنحضرتؐ پر درود بھیجنے میں خود درود بھیجنے والے کی بہتری اور بہبودی ہے

(۶) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَنْجٰكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا اَكْثَرُكُمْ عَلَیَّ فِی الدُّنْيَا صَلٰوةً۔ فَاِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِی اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ كِفَايَةً وَّلٰكِنْ خَصَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِذٰلِكَ فَيُثِيْبُهُمْ عَلَيْهِ (تفسیر در منثور بحوالہ ترغیب اصفہانی و مسند دیلمی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز اسدن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہو گا۔ جو دنیا میں مجھ پر

سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ (میرے لئے تو) اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے۔

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ درود گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے:-

(۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَیَّ كَفَّارَةٌ لَّكُمْ فَمَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب الصلوۃ علی النبی ﷺ لابن ابی عاصم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے مجھ پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ مجھ پر درود بھیجنا تمہارے لئے ایک کفارہ ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ جس مجلس میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جائے اس سے اٹھنے سے قبل درود بھیجنے والے کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:-

(۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِذَا مَرُّوْا بِحَلَقِ الذِّكْرِ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اقْعُدُوْا فَاِذَا دَعَا الْقَوْمُ اَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ فَاِذَا صَلَّوْا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَفْرُغُوْا ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

طُوْبٰی لِهٰؤُلَاۤءِ یَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ

(جلاء الافہام صفحہ ۲۴ بحوالہ فوائد ابو سعید قاص)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی ایک جماعت اس کام پر متعین ہے۔ کہ وہ پھرتے رہتے ہیں۔ اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کسی مجلس کے پاس پہنچتے ہیں تو وہاں ٹھہر جاتے اور ایک دوسرے کو ٹھہرا لیتے ہیں۔ پس جب وہ لوگ دعا کریں۔ تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔ اور جب وہ خدا کے نبی ﷺ پر درود بھیجیں تو وہ فرشتے بھی درود بھیجنے میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور جب وہ لوگ اس کام سے فارغ ہو کر واپس جانے لگتے ہیں تو فرشتے ایکدوسرے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کیا ہی خوش نصیب ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور بخشش پا کر واپس جا رہے ہیں۔

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ درود شریف بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔ ذکر الٰہی اسی بات کا نام نہیں ہے کہ تسبیح و تقدیس اور تحمید الٰہی کی جائے بلکہ دعا اور درود شریف بھی ذکر الٰہی ہی ہے۔

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا انسان کو گناہون سے بالکل پاک کر دیتا ہے۔ اور وہ روایت یہ ہے:۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْحَقُ لِلْخَطَایَا مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ وَحُبُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ

مِنْ مُهَجِ الْاَنْفُسِ اَوْ قَالَ مِنْ ضَرْبِ السَّیْفِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

(تفسیر در منثور بحوالہ تاریخ خطیب و ترغیب اصفہانی)

ترجمہ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اس سے بھی کہیں بڑھ کر گناہوں کو نابود کرتا ہے۔ جتنا کہ ٹھنڈا پانی پیاس کو اور آپ پر سلام بھیجنا گردنوں کو آزاد کرنے سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور آپ کی محبت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے یا جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ درود اور سلام کی بنا محبت نبویؐ پر ہونی چاہئے اور اسی صورت میں وہ گناہوں سے بھی نجات دلاتا ہے۔ جب کسی دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت جاگزیں ہو۔ اور اس محبت کی بنا پر اس سے آنحضرت ﷺ کے حق میں درود اور سلام نکلے۔ تو اس دل میں کوئی گناہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اور محبت نبویؐ کے بغیر درود کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

درود شریف قیامت کے روز آنحضرتؐ کے ساتھ خاص تعلق اور قرب کا ذریعہ ہوگا

(۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً (ﷺ) (جامع ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ قیامت کے روز میرے ساتھ تمام لوگوں

سے زیادہ تعلق اور قرب رکھنے والا شخص وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے والے کو آپ کے ساتھ روحانی مناسبت اور خاص تعلق حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہے۔

(۱۰) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ کُلِّ مَوْطِنٍ اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً فِی الدُّنْیَا۔

(تفسیر در منثور بحوالہ شعب الایمان للبیہقی و تاریخ ابن عساکر)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے روز اس دن کے ہر ایک (ہولناک) مقام میں تم میں سے سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہو گا۔ جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجا ہو گا۔

درود شریف قیامت کے روز شفاعت نبویؐ کا ذریعہ ہو گا

(۱۱) عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (جلاء الافہام صفحہ ۷۰ بحوالہ ابن شاہین)

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا۔ قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کرونگا۔

(۱۲) عَنْ رُوَیْفِعِ ابْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ (جلاء الافہام صفحہ ۵۸ بحوالہ معجم کبیر طبرانی)

ترجمہ:۔ رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص میرے لئے یہ دعا کرے گا کہ اے اللہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیج اور آپ کو قیامت کے روز اپنے خاص قرب کے مقام میں جگہ دیجیو اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔

درود شریف تمام دعاؤں کی جامع اور سب سے افضل دعا ہے

(۱۳) عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَھَبَ ثُلُثَا اللَّیْلِ قَامَ فَقَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اذْکُرُوا اللّٰہَ اذْکُرُوا اللّٰہَ۔ جَائَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ۔ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ۔ قَالَ اُبَیٌّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ۔ قَالَ مَاشِئْتَ۔ قُلْتُ الرُّبُعَ؟ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ النِّصْفَ؟ قَالَ مَاشِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ؟ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَیُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ۔ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ

(جامع ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ رات کا دو تہائی حصہ گذر چکنے کے وقت اٹھ کر اپنے گھر والوں اور اردگرد کے لوگوں کو نماز تہجد کے لئے جگا کر انہیں فرمایا کرتے تھے کہ اے لوگو اللہ کو یاد کرلو۔ اللہ کو یاد کرلو۔ وہ ہولناک (زلزلہ آور) گھڑی سر پر آ پہنچی ہے جس کے بعد ساتھ ہی دوسری اور بھی زیادہ ہولناک گھڑی آجائے گی۔ موت مع ان آفات کے جو اس کے آنے کے ساتھ آجاتی ہیں' سر پر آپہنچی ہے۔ ہاں وہ موت مع اپنے ساتھ کی آفات کے بس آ ہی پہنچی ہے (اس حدیث کے راوی) ابی کہتے ہیں میں نے (ایک رات حضورؐ کے جگانے پر اٹھ کر) عرض کیا یا رسول اللہ۔ میں اپنی دعا کا ایک بہت بڑا حصہ حضور کے لئے مخصوص کردیا کرتا ہوں۔ (مگر بہتر ہو کہ حضور ارشاد فرمادیں کہ) میں اپنی دعا کا کتنا حصہ حضورؐ کے لئے مخصوص کیا کروں۔ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے زیادہ (حصہ میرے لئے مخصوص کیا) کرو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا نصف حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اور اگر اس سے بھی بڑھا دو تو اور بھی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرو تو اور بھی بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ میں آئندہ اپنی تمام دعا کو حضور کے لئے ہی مخصوص رکھا کروں گا۔ فرمایا اس میں تمہاری ضرورتیں اور حاجتیں آجائیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے سارے کام درست کردے گا۔ اور تمہاری ساری مرادیں پوری کردے گا اور کوتاہیوں کو معاف کردے گا۔

اس حدیث کے مضمون کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فعل سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

ہر کسے اندر نماز خود دعائے میکند
من دعا ہائے بر و بار تو اے باغ و بہار

یعنی دوسرے لوگ تو اپنی نماز میں اپنے ذاتی مطالب کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ مگر میں محض آنحضرت ﷺ کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے اور حضورؐ کے رفع درجات کے لئے دعائیں کیا کرتا ہوں۔

اور اس حدیث میں یہ بھی تعلیم پائی جاتی ہے کہ سچے مومن کے لئے ضروری ہے کہ اپنے ذاتی مقاصد کے لئے دعائیں کرنے پر اسلام کی ترقی کے لئے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔ آنحضرت ﷺ کے تمام مقاصد کے پورا ہونے کے لئے۔ آپ کی حقیقی شان کے لوگوں پر روشن ہونے کے لئے اور آپؐ کے فیوض و برکات سے سب لوگوں کے کامل طور پر فیضیاب ہونے کے لئے اور اسی طرح دین اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے کو ہمیشہ اور ہر حال میں مقدم رکھے۔ اور اپنے تمام مقاصد کو آنحضرت ﷺ کے مقاصد کے تابع کردے۔ اور کوئی ایسا مقصد اپنا نہ بنائے جو آنحضرت ﷺ کے مقاصد سے خارج ہو۔ اور اپنی تمام دعاؤں کا مرکزی نقطہ درود شریف کو بنائے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص یہ مسلک اختیار کرتا ہے اس کی تمام ضرورتوں کے پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ آپ ہی متکفل ہوجاتا ہے۔ وَمَا التَّوْفِيْقُ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اسی طرح اس حدیث سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا حسن خاتمہ اور بہترین موت نصیب ہونے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ اس حدیث میں برے انجام سے ڈرا کر اس سے بچنے کا یہ ذریعہ بتایا گیا ہے کہ آدھی رات کے بعد اٹھ کر نماز میں خدا

تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں۔ جس کی طرف آیت وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (اسرائیل :۸۰) بھی رہنمائی کرتی ہے اور ان دعاؤں میں سے بہترین اور جامع دعا اس حدیث میں درود شریف کو بتایا گیا ہے پس معلوم ہوا کہ درود شریف دنیا و آخرت کے محمود ہونے کا اور انجام کے بہتر ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور اس بات کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے:۔

"خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔ بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر ۳ صفحہ ۳)

اس حدیث کی بنا پر ایک دفعہ حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں عہد کیا تھا کہ میں باقی سب دعاؤں کی بجائے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کرونگا۔ جس پر حضور نے ہاتھ اٹھا کر حضرت مفتی صاحب کے لئے دعا کی۔ اور اس طرح سے اس حدیث کی تصدیق فرمائی اور اس بات کو بہت پسند فرمایا۔ حضرت مفتی صاحب کا اب تک اسی پر عمل ہے۔

درود شریف قبولیت دعا کا ذریعہ ہے

(۱۴) عَنِ ابْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ

(جامع ترمذی جلد ا صفحہ ۷۶)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں مسجد میں نماز نفل پڑھ رہا تھا اور آنحضرت ﷺ وہیں تشریف رکھتے تھے۔ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی حضور کی خدمت میں حاضر تھے۔ جب میں آخری تشہد کے لئے بیٹھا تو میں نے اپنے لئے دعا شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اور اس کے بعد اپنے لئے دعا کرنے لگا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اب خدا تعالیٰ سے جو مانگنا ہو مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ مانگو تمہیں دیا جائے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حمد و ثناء الٰہی اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا قبولیت دعا کا ذریعہ ہے۔ اور بعض احادیث میں یہ بھی آتا ہے کہ تشہد کے اذکار کے بعد یعنی اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کے بعد جو دعا چاہیں کرسکتے ہیں۔ اور اس کا مطلب بھی دراصل یہی ہے۔ کیونکہ تشہد کی دعا میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور تعظیم بھی موجود ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے حق میں سلام، رحمت اور برکات کی دعا یعنی درود بھی۔ اور اس کے قریب المعنے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:۔

(۱۵) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ۔ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ (جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۱۸۶)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) آنحضرت ﷺ مسجد میں مجلس فرما رہے تھے۔ اسی دوران میں ایک شخص آکر نماز پڑھنے لگا۔ اور (جب اس نے دعا کرنی شروع کی) تو حمد و ثناء اور درود کے بغیر ہی یوں دعا کرنے لگا کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ جب وہ دعا کر چکا تو آنحضرت ﷺ نے اسے فرمایا کہ اے نمازی تم نے (دعا میں) جلد بازی کی ہے' جب تم نماز کے آخر میں (تشہد کے لئے) بیٹھو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی ایسے طور پر حمد و ثناء بیان کرو جو اس کی شان کے لائق ہو۔ اور مجھ پر درود بھیجو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعا کرنی ہو کرو۔ اس حدیث کے راوی حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ جب حضور اس شخص کو یہ ہدایت دے چکے۔ تو اس کے بعد ایک اور شخص آکر نماز پڑھنے لگا اور اس نے اپنے لئے دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے اسے فرمایا۔ اے نمازی! اب دعا کرو۔ تمہاری دعا قبول ہو گی۔

غرض دعا سے قبل اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے کیونکہ حمد و صلوٰۃ در حقیقت شکر نعمت ہے اور شکر نعمت بموجب آیت لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ زیادت نعمت کا ذریعہ ہے

اور قبولیت دعا نعم الٰہیہ میں سے ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ پس حمد و صلوٰۃ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نیز اس طرح سے وہ دعا درود شریف کا ایک ضمیمہ بن کر شرف قبولیت پانے کے قابل ہو جاتی ہے کیونکہ درود قبول کی جانیوالی دعا ہے۔

نوٹ:۔ یہاں پر اس بارہ میں بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (جامع ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ جب تک دعا میں آنحضرت ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے اس وقت تک وہ آسمان پر نہیں پہنچتی (بلکہ نیچے ہی رہتی ہے)

اس کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ دعا سے پہلے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا دعا کی قبولیت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ اس میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے کہ دعا کا حقیقی مدعا (جو اپنی عاجزی اور کمزوری کے اعتراف کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور گر جانا اور اس سے مدد چاہنا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ انسان کو اس قدر رفعت بخشتا ہے کہ اسے زمینی سے آسمانی بنا دیتا ہے اسی صورت میں حاصل ہو گا کہ انسان کا اصل مقصد آنحضرت ﷺ کی عظمت اور رفعت اور آپ کے مقاصد میں آپ کی کامیابی چاہنا ہو۔ اور دعا کرنے والا آنحضرت ﷺ کے مقاصد کو اپنے مقاصد پر مقدم رکھ کر اور اپنے مقاصد کو آپ کے مقاصد کے تابع کر کے دعا کرے۔ اور

اسی کے ہم معنے ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

(۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْ دُعَاءٍ إِلَّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْخَرَقَ الْحِجَابُ وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ (جلاء الافہام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ایک دعا کے آسمان پر پہنچنے میں ایک حجاب حائل ہوتا ہے جو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے ہی دور ہوتا ہے اور وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے طریق دعا کے متعلق روایت ہے:۔

(۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَرَدْتَّ أَنْ تَسْأَلَ اللّٰهَ حَاجَةً فَابْدَأْ بِالْمِدْحَةِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ادْعُ بَعْدُ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ تُصِيْبَ حَاجَتَكَ

(جلاء الافہام صفحہ ۳۵۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (موقوفاً) روایت ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت اور مشکل پیش آئے۔ اور اس کے لئے دعا کرنے لگو تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرو۔ پھر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ اور اس کے بعد اپنی ضرورت کے لئے دعا کرو۔ ایسے طور پر دعا کرنا حاجات کے پورا ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ان احادیث اور روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے شروع میں بھی درود پڑھنا چاہئے اور اس کے آخر میں بھی۔

درود شریف قضائے حاجات کا ذریعہ ہے

نماز قضائے حاجات اور درود شریف

(۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ بَنِيْ آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَقُلْ

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کو کوئی حاجت درپیش ہو جس کے پورا ہونے کے ظاہری اسباب نہ ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ہی پوری ہو سکتی ہو۔ یا اس میں کسی انسان کا بھی دخل ہو۔ تو اسے چاہئے کہ خوب اچھی طرح سے وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے۔ اور ان میں (سلام سے قبل) اللہ کی حمد وثناء بیان کرے۔ اور خدا کے نبی ﷺ پر درود بھیجے۔ اور اس کے بعد یوں دعا کرے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ

مِنْ كُلِّ إِثْمٍ۔ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ۔ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (جلاء الافہام صفحہ ۵۸ بحوالہ جامع ترمذی)

اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق ہستی نہیں۔ وہ حلیم اور کریم ہے (میں) اللہ کی تسبیح کرتا ہوں جو عرش عظیم کا مالک ہے۔ ہرایک رنگ میں کامل تعریف اللہ ہی کی شان کے لائق ہے۔ جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔ (اے اللہ) میں تجھ سے تیری رحمت (کے حصول) کے ذرائع' تیری کامل اور دوامی بخشش کے یقینی وسائل' ہرایک نیکی کی توفیق اور ہرایک گناہ کی بات سے سلامتی چاہتا ہوں۔ تو میرا ہرایک گناہ بخش دے۔ اور کوئی باقی نہ چھوڑ۔ اور میری ہرایک مشکل کو حل کردے۔ اور میری ہرایک حاجت کو جو تیری نظر میں پسندیدہ ہو' پورا کر۔ اے وہ ذات جو ارحم الراحمین (تمام رحمت کرنیوالوں سے بڑھ کر رحمت کرنیوالا) ہے۔

درود شریف تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے

(۱۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيْ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ (جلاء الافہام بحوالہ حلیہ ابی نعیم اختصارا ص۵۱)

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ سے روائت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور مجھ پر درود بھیجنا تنگی کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔

درود شریف دماغی پریشانی کا علاج ہے

(۱۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَنَّتْ أُذُنُ أَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِيْ وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ

(جلاء الافہام بحوالہ طبرانی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ آزاد فرمودہ آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کسی شخص کو (دماغی پریشانی کے باعث) سوائے پریشان سی آواز کے (جو مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی ہوتی ہے) اور کچھ سنائی نہ دے۔ تو وہ میرے تعلق (اور میرے احسانات) کو یاد کرکے مجھ پر درود بھیجے۔ (اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی اس پریشانی کو دور کرکے اسے چین بخشے گا)

درود شریف بھولی ہوئی بات کے یاد آنے کا ذریعہ ہے

(۱۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَسِيْتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلَيَّ تَذْكُرُوْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ (جلاء الافہام صفحہ ۳۵۷)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ کہ جب تمہیں کوئی بات بھول جائے۔ تو اس کا خیال چھوڑ کر مجھ پر درود بھیجو۔ اس کی برکت سے اللہ چاہے گا تو تمہیں وہ بات (بھی) یاد آ جائیگی۔

درود شریف کی صدقہ وخیرات کی تلافی کا ذریعہ ہے

(۲۰) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ۔ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّھَا لَہٗ زَکٰوۃٌ (جلاء الافہام صفحہ ۳۶۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کچھ نہ ہو۔ تو وہ مجھ پر یوں درود بھیجے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ۔ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اے اللہ محمد رسول اللہ ﷺ پر جو تیرا یکتا بندہ اور تیرا یکتا رسول ہے' درود بھیج۔ اور تمام مومن مردوں اور عورتوں اور تمام مسلم مردوں اور عورتوں پر بھی درود بھیج۔

یہ دعا بموجب آیت تُطَھِّرُھُمْ وَ تُزَکِّیْھِمْ بِھَا. اس کے لئے پاکیزگی اور ترقی درجات کا ذریعہ ہوگی۔

نوٹ:۔ اس حدیث کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے جو حضور نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو فرمایا تھا کہ آپ اس مقررہ چندہ پر قائم رہیں۔ ہاں بجائے زیادت کے درود شریف بہت پڑھا کریں۔ کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچتا

ہے۔ (دیکھو رسالہ ہذا صفحہ ۱۳۹)

ہر ایک درود خواں کی طرف سے آنحضرتؐ کو درود ملائکہ کے ذریعہ سے پہنچایا جاتا ہے

(۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنَنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ (جلاء الافہام صفحہ ۳۰ بحوالہ سنن نسائی)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں۔ اور وہ مجھے میری امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔

نوٹ:۔ سلام میں درود بھی آجاتا ہے۔ اسی لئے درود شریف کے بارہ میں حکم دیتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فعل صَلُّوْا کی الگ تاکید نہیں بیان فرمائی بلکہ سَلِّمُوْا کے مصدر سے صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا دونوں کی تاکید کا کام لیا گیا ہے۔

(۲۲) عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِھَا حَتّٰی یُبَلِّغَنِیْھَا

(جلاء الافہام بحوالہ معجم کبیر طبرانی) ص۵۹

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار

درود بھیجے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نہ ایک فرشتہ (اس شخص کے پاس) موجود ہوتا ہے۔ تاکہ وہ مجھے اس کی طرف سے درود پہنچائے۔

(۲۳) عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ۔ (جلاء الافہام بحوالہ معجم کبیر طبرانی)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تم جہاں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔

آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید اور اس کی اہمیت

آنحضرتؐ کا ذکر سن کر آپ پر درود نہ بھیجنے والا خدا تعالیٰ سے دور ہوتا ہے

(۲۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوْا فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّا كُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعِدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعِدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا

رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعِدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخَلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ۔ (جلاء الافہام بحوالہ مستدرک حاکم)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے (ایک دفعہ) صحابہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا جس پر ہم لوگ حاضر ہو گئے پس جب آپ نے ممبر کی پہلی سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین۔ اسی طرح دوسری سیڑھی پر چڑھ کر آمین کہی۔ اور پھر تیسری سیڑھی پر چڑھ کر کہا آمین اور جب آپ (خطبہ سے) فارغ ہو کر ممبر سے اترے تو ہم لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آج ہم نے حضور سے ایک ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے کبھی حضور سے نہیں سنی۔ فرمایا (جب میں ممبر پر چڑھنے لگا تو) جبریل میرے سامنے آیا۔ اور اس نے کہا کہ جسے رمضان کا مہینہ ملا اور اسے بخشا نہیں گیا اس کے لئے دوری ہو۔ جس پر میں نے کہا کہ آمین۔ اور جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو اس نے کہا جس شخص کے پاس آپ کا ذکر آیا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا اس کے لئے بھی دوری ہو۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو اس نے کہا جس شخص کی موجودگی میں اس کے والدین یا ان میں سے کسی ایک پر بڑھاپا آیا اور اسے (ان کی خدمت کرکے) جنت کا پانا نصیب نہ ہوا اس کے لئے بھی دوری ہو۔ میں نے کہا آمین۔

نوٹ:۔ بَعِدَ کے معنی ہیں (خدا تعالیٰ کی جناب سے) دور ہوا۔ خدا کی لعنت کے نیچے آیا۔ ہلاک ہوا۔ لیکن جب یہ لفظ دعائیہ طور پر کہا جائے تو اس کے معنے "دور ہوا" وغیرہ کی بجائے "دور ہو" وغیرہ کئے جائیں گے۔ اس حدیث کی بعض دوسری روایات میں بَعِدَ کی بجائے شَقِيَ آیا ہے جس کے

معنے ہیں بدبخت ہوا۔ محروم ہوا۔ ناکام ہوا۔ اور بعض روایات میں رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ آیا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ اس کی ناک مٹی سے آلودہ ہو گئی۔ یعنی وہ ذلیل اور رسوا ہوا۔ اور اس حدیث کی بعض روایات میں یہ بھی مذکور ہے کہ ہر بار مجھے جبریل نے آمین کہنے کے لئے کہا۔ جس کی بنا پر میں نے تینوں بار آمین کہا۔

نوٹ ۲۔ درود شریف کے متعلق اس حدیث سے صرف یہی نہیں ثابت ہوتا۔ کہ جب آنحضرت ﷺ کا ذکر آئے۔ تو آپ پر درود بھیجنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اور جو شخص اس وقت آپ پر درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اسی طرح بخش دیتا ہے۔ جس طرح والدین کی حقوق شناسی اور خدمت سے یا رمضان شریف کے روزوں سے اور اس کے متعلقہ دیگر مجاہدات وعبادات سے بخشے جاتے ہیں۔ اور جو شخص آنحضرت ﷺ کا ذکر آنے پر آپ پر درود بھیجنے میں بخل سے کام لیتا ہے اور اس کی پروا نہیں کرتا۔ وہ اپنے لئے خدا تعالیٰ کی جناب سے دوری' اپنی ہلاکت' شقاوت و محرومی اور ذلت و رسوائی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا خدا تعالیٰ کے قرب کا' ہلاکت اور لعنت سے بچنے کا' بدبختی محرومی اور ناکامی سے امن پانے کا اور دنیا و آخرت کی ذلتوں اور رسوائیوں سے محفوظ رہنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ خواہ آپ کا ذکر کرنے یا سننے یا پڑھنے کے موقع پر ہو یا اس کے بدوں۔

نوٹ ۳۔ اس حدیث سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ درود شریف والدین کی حق شناسی اور ان کی خدمت کے برکات اور رمضان کے برکات بھی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے والدین کی خدمت اور حق شناسی

سے محروم رہا ہے۔ یا وہ سمجھتا ہے کہ مجھ سے اس معاملہ میں کوتاہی ہوئی ہے۔ تو اسے چاہئے کہ آنحضرت ﷺ پر نہایت محبت اور اخلاص کے ساتھ کثرت سے درود شریف بھیجے۔ اس طرح سے وہ اس سعادت کو حاصل کرسکتا ہے۔ جس سے وہ محروم ہوچکا ہے یا اپنے آپ کو محروم پاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص رمضان کے برکات سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے سے محروم ہے یا وہ سمجھتا ہے کہ میں ان برکات سے اپنے آپ کو محروم کررہا ہوں یا کر چکا ہوں۔ تو اسے بھی چاہئے کہ وہ اس کی تلافی کے لئے آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجے۔ اور اس ذریعہ سے ان برکات کو پائے۔ (اور کمی درود کی تلافی کا ذریعہ بھی درود ہی ہے)۔

والدین کی خدمت اور حق شناسی کا اور درود شریف کا تعلق بہت واضح اور روشن ہے۔ قرآن کریم میں تمام مومنوں کو آنحضرت ﷺ کی آل بتایا گیا ہے اور آپ کی ازواج مطہرات کا نام امہات المومنین رکھا گیا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کے اور مومنوں کے باہمی رشتہ کو باپ اور بیٹے کے رشتہ سے نسبت دے کر ساتھ ہی اس نبوی رشتہ کو ابوت وبنوت کے رشتہ سے قوی تر اور قریب تر بیان کیا گیا ہے۔ پس درود شریف میں حقیقی باپ کی حق شناسی ہے۔ اس لئے وہ والدین کی خدمت کا بدل ہو سکتا ہے۔

علاوہ اس کے درود شریف میں اور والدین کی حق شناسی میں ایک یہ بھی مناسبت پائی جاتی ہے کہ درود شریف کی حقیقت شکر گزاری ہے۔ اور انسانی تعلقات میں سب سے بڑا تعلق والدین کا ہوتا ہے۔ اور والدین کی شکر گزاری اور حق شناسی کی قرآن کریم میں دو صورتیں بتائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ یعنی والدین کے احسانات کو یاد کرکے ان

کے احسانات سے بہت بڑھ کر ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ (کیونکہ ان کے احسان کے برابر ان سے حسن سلوک کرنا احسان نہیں بلکہ محض عدل ہو گا اور اس میں کمی رکھنا ظلم میں داخل ہو گا۔ اور احسان اسی صورت میں ہو گا کہ ان کے احسانات سے بڑھ کر ان سے حسن سلوک کیا جائے)۔ اور بموجب آیت وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ (بنی اسرائیل:۲۵) ان کے آگے اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ گرے رہنا۔ اور ان کی رحمت وشفقت کی انہیں بہترین جزا دینا (جس کا نام اس آیت میں بطریق مشاکلہ رحمت ہی رکھا گیا ہے)۔ اور دوسری صورت یہ بتائی گئی ہے کہ ان کے احسانات کو یاد کر کے اور نظر کے سامنے لا کر ان کے بدلہ میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرنا اور ان کے لئے دعائیں کرنا۔ جیسا کہ فرمایا وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا۔ یعنی اپنے والدین کے لئے دعا کیا کرو کہ اے میرے رب جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اسی طرح تو ان پر رحمت اور فضل کر۔

پس جب آنحضرت ﷺ کا رشتہ والدین کے رشتہ سے بہت ہی بڑا ہے۔ اور آپ کے احسانات کے سامنے والدین کے احسانات کچھ بھی چیز نہیں۔ تو جس قدر والدین کی حقوق شناسی اور احسانمندی ضروری ہے۔ اس سے بدرجہا بڑھ کر آنحضرت ﷺ کی حقوق شناسی اور احسانمندی ضروری ہوگی۔ اور اس کی بھی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جس کام کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔ اس کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی جائے۔ اور جس راستے پر آپ اپنی امت کو چلانا چاہتے تھے۔ اسے اختیار کر کے استقامت کے ساتھ آگے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی جائے۔ اور ذکر

الٰہی اور اعلائے کلمتہ اللہ کا شغل رکھا جائے۔ اور اس کے لئے ہر قدم پر آپؐ کے پاک نمونہ کی پیروی کی جائے۔ اور آپؐ کے محاسن اور محامد سے غافل لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ اور آپؐ کی شان ارفع کے خلاف جو باتیں کہی جاتی ہیں۔ اور آپؐ کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ان کا ابطال کیا جائے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ آپؐ کے احسانات کو یاد کر کے آپؐ کے لئے دعائیں کی جائیں۔ اور کثرت سے اور نہایت محبت اور خلوص سے آپؐ پر درود بھیجا جائے اور آپؐ کے رفع درجات اور آپؐ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اور دین اسلام کے لئے اور انصار دین کے لئے دعائیں کی جائیں۔

اور رمضان شریف کا اور درود شریف کا باہم تعلق اور برکات کے لحاظ سے ان کی مناسبت بھی واضح ہے۔ قرآن کریم میں رمضان شریف کا اور نزول قرآن کریم کا خاص تعلق بیان کر کے اس کی جو برکات بتائی گئی ہیں۔ وہ بتاتی ہیں کہ رمضان شریف انسان کو خدا تعالیٰ کی جناب میں ایسا قرب بخشتا ہے۔ کہ اگر کوئی روک درمیان میں نہ ہو۔ تو وہ مکالمہ الٰہیہ اور وحی الٰہی سے بھی مشرف ہو سکتا ہے اور اسے دعاؤں کی قبولیت کا اور ان کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے جواب پانے کا انعام بھی مل سکتا ہے۔ اور درود شریف کی بھی یہی برکات قرآن کریم سے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہوتی ہیں۔

نوٹ ۴۔ والدین کی خدمت حقوق العباد میں سے سب سے اہم حق ہے۔ اور روزہ حقوق اللہ میں سے وہ حق ہے جس کی نسبت ایک حدیث میں آتا ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ محض مجھے پانے کے لئے رکھا جاتا ہے اور اس کا بدلہ بھی میری ہی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی روزہ حقوق اللہ میں سے ہے۔ جس کا ثمرہ اللہ تعالیٰ کو پالینا

ہے۔ اور درود شریف میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ اس میں حقوق العباد میں سے سب سے مقدم حق کی ادائیگی بھی ہے اور حقوق اللہ کی ادائیگی بھی۔ کیونکہ درود میں جو آنحضرت ﷺ کے رفع درجات کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ ان میں آپ کی حق شناسی اور شکر گزاری ہے۔ اور اس میں جو آپ کے مقاصد کے پورا ہونے کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حق شناسی ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کے مقاصد کا لب لباب اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی چاہنا اور اعلائے کلمتہ اللہ ہی ہے۔ نیز درود میں اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہے۔ اور اس سے استعانت بھی۔ اور اسی میں اللہ تعالیٰ کی حق شناسی ہے۔ پس درود شریف والدین کی خدمت سے محروم رہنے کی صورت میں اس کی تلافی کا ذریعہ بھی ہے۔ اور رمضان کی برکات سے محروم رہنے کی حالت میں اس کی تلافی کا ذریعہ بھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انسان والدین کی خدمت کرنی چھوڑ بیٹھے۔ اور رمضان کا احترام بھی نہ کرے۔ اور درود پڑھ چھوڑا کرے۔ بلکہ درود تو ان سعادتوں سے اپنی محرومی پر حقیقی ندامت اور افسوس کی حالت میں اس محرومی کے بدنتائج اور وبال سے مخلصی پانے کی ایک راہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۵) عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ۔ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

(جلاء الافہام صفحہ ۳۱۸ بحوالہ سنن نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کے پاس میرا ذکر آئے۔ اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ وہ

بڑا بخیل ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے۔ اس پر تو اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجتا ہے (پس اس میں کوتاہی کرنا اپنے آپ سے بخل کرنا ہے)۔

یعنی جو شخص مجھ پر جو ماں باپ سے بڑھ کر محسن ہوں درود بھیجنے میں بخل کرتا ہے اس سے بڑھ کر بخیل کوئی نہیں ہو سکتا۔ علاوہ اس کے مجھ پر درود بھیجنے میں تو درود بھیجنے والے کا اپنا فائدہ ہے۔ کہ اس پر خدا تعالیٰ درود بھیجے گا۔ اور بھیجے گا بھی ایک بار کے بدلہ میں کم از کم دس بار۔ اور جس پر خدا تعالیٰ درود بھیجے۔ اس سے بڑھ کر خوش قسمت کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پس جس شخص کو خود اپنی بھلائی چاہنے سے بھی دریغ ہو۔ اس سے بڑھ کر بخیل کون ہو سکتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف بہت ہی عظیم الشان عطا کی دعا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیج کر اس عطا کو حاصل کرنے والا شخص بڑا ہی خوش نصیب ہے اور اس سے محروم رہنا بہت بڑی بد نصیبی ہے۔

اس حدیث کی بعض روایات میں اَلْبَخِيْلُ کی بجائے اَبْخَلُ النَّاسِ آتا ہے جس کے معنے ہیں سب سے بڑا بخیل۔ اور ایک روایت میں ہے۔ بِحَسْبِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهٗ فَلَا يُصَلِّيَ عَلَيَّ۔ یعنی میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ بھیجنا ایک مومن کے حق میں بہت بڑا بخل ہے۔ اور مومن کہلانے والے کا آنحضرت ﷺ کا ذکر آنے کے وقت آپ پر درود نہ بھیجنا نہ صرف دعویٰ ایمان کے خلاف ہے۔ بلکہ خود اپنی بھی پرلے درجہ کی بدخواہی ہے۔ اور ایک روایت میں كَفٰى بِهٖ شُحًّا آتا ہے۔ اور اس کے معنے بھی یہی ہیں۔ کہ یہ بہت بڑا بخل ہے۔

(جلاء الافہام)

(۲۶) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ فَلَا دِیْنَ لَہٗ (جلاء الافہام بحوالہ محمد بن حمدان مروزی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ اس کا کوئی دین ہی نہیں۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ دین لفظ پرستی یا ظاہر پرستی کا نام نہیں ہے بلکہ دین کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت ہے۔ جس کی طرف اس حدیث نبوی میں بھی اشارہ ہے کہ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ کوئی شخص مومن ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک اس کے دل میں باپ اور اولاد اور دوسرے سب لوگوں سے بڑھ کر میری محبت نہ ہو۔ اور آپ کی محبت کا ایک بہت بڑا نشان اخلاص کے ساتھ اور کثرت سے آپ پر درود بھیجنا ہے۔ پس جس شخص کے اندر آپ پر درود بھیجنے کا جذبہ نہیں وہ صاحب ایمان اور دیندار ہی نہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ (سنن ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

ﷺ نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے مجھ پر درود بھیجنا چھوڑا وہ جنت کی راہ کو کھو بیٹھا۔

یہ حدیث فضائل وبرکات درود شریف کے ذکر میں بھی بیان ہو چکی ہے۔ اور اس سے درود شریف کی جس قدر اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ وہ کچھ محتاج بیان نہیں ہے۔

(۲۸) عَنْ قَتَادَۃَ (تَابِعِیٌّ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا یُصَلِّیَ عَلَیَّ (جلاء الافہام بحوالہ سعید بن الاعرابی)

حضرت قتادہ سے (مرسلاً) روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: یہ ایک کج خلقی اور بد اطواری کی بات ہے کہ ایک شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

نوٹ ۱۔ ان احادیث سے اس بات کی بڑی تاکید پائی جاتی ہے کہ جب بھی آنحضرت ﷺ کا ذکر کیا جائے۔ تو آپ پر درود بھیجا جائے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا عمل چلا آتا ہے۔ اور اس بات کی کوئی مثال ملنی مشکل ہے کہ کوئی مسلمان کہلانے والا (جو کھلم کھلا بے دین نہ) ہو آنحضرت ﷺ کے ذکر کے وقت آپ پر درود نہ بھیجتا ہو۔ اور یہ تعامل ان احادیث کی صحت کا ایک بہت بڑا گواہ ہے۔

نوٹ ۲۔ ان احادیث کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر کسی موقع پر آنحضرت ﷺ کے اسم مبارک کا متعدد مرتبہ تکرار کے ساتھ ذکر آئے۔ تو ہر بار از سرنو اور فی الفور آپ پر درود بھیجا جائے بلکہ جس طرح سجدہ تلاوت کی کسی

آیت کے تکرار کے ساتھ سجدہ کا تکرار ضروری نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہر حالت میں فوراً ہی سجدہ بھی کیا جائے۔ بلکہ ایک ہی بار سجدہ کرلینا کافی ہوتا ہے۔ اور موقع کے مطابق اس میں تاخیر بھی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ایسے رنگ میں تکرار ذکر کے موقع پر ایک ہی مرتبہ درود پڑھنا اور عند الضرورت کسی قدر وقفہ کے بعد پڑھنا بھی اس حکم پر عمل کرنے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کی مثالیں عبادت میں اور دینی عبارات میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ عبادات میں ایک مثال تو اس کی اذان ہی ہے۔ جس میں کم از کم دوبار آنحضرت ﷺ کا ذکر آتا ہے۔ لیکن اذان کے اندر درود ایک بار بھی نہیں پڑھا جاتا۔ بلکہ اذان کے ختم ہونے پر (خاص مسنون الفاظ میں) درود بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح تکبیر اقامت میں بھی درود نہیں پڑھا جاتا۔ اقامت کے بعد یا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کا کلمہ کہا جانے پر آنحضرت ﷺ کے لئے دعا کرنا بعض روایات سے ثابت ہے۔ اس کے علاوہ پہلے تشہد نماز کے آخر میں کلمہ شہادت کے ضمن میں آنحضرت ﷺ کا ذکر آتا ہے۔ اور اس موقع پر درود بھیجنا سنت سے ثابت نہیں۔ بلکہ وہی درود کافی ہوتا ہے۔ جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کے الفاظ میں اس سے پہلے آچکا ہوتا ہے۔ اور بعض مواقع پر تو یہ بھی ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کے ذکر سے پہلے یا پیچھے کہیں درود پڑھا جاتا ہو۔ مثلاً جب صحابہ کرام آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر "یا رسول اللہ" کے الفاظ سے آپ کو مخاطب کرتے تھے۔ تو وہ ان الفاظ کے بعد درود نہیں پڑھتے تھے۔ پس ایسے رنگ میں ذکر آنے کے موقع پر درود کا بھیجنا ضروری نہیں ہوتا۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو حضرت مسیح

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصیدہ نعتیہ (عجب نوریست در جان محمد) بھی اسی کی ایک مثال ہے۔ اور حضور کے کلام منثور میں بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ کے اسم مبارک کا بار بار ذکر آنے پر ہر بار درود کا اعادہ نہیں کیا گیا۔ جس کی ایک مثال میں اس جگہ پیش کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں:۔

"اس احقر نے ۱۸۶۴ یا ۱۸۶۵ عیسوی میں یعنی اسی زمانہ کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔ جناب خاتم الانبیاء ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی۔ کہ جو خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا۔ کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے۔ جس نام کی تعبیر اب اس اشتہاری کتاب کی تالیف ہونے پر یہ کھلی۔ کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا گیا ہے۔ غرض آنحضرتؐ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی۔ اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی۔ کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔ آنحضرت نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا۔ تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا

ہاتھ مبارک مرفق تک شہد سے بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازہ سے باہر پڑا تھا۔ آنحضرت کے معجزہ سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔ اور یہ عاجز آنحضرت کے سامنے کھڑا تھا۔ جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ اور آنحضرت بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے۔ پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے سے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دے دی۔ اور اس نے وہیں کھالی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی۔ اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں۔ ایسا ہی آنحضرت کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی۔ والحمد للہ علی ذالک"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس حوالہ کا آخری فقرہ اس رویا کی تعبیر کر کے بتاتا ہے کہ وہ مردہ جو زندہ ہوا تھا وہ دین اسلام تھا۔ اور یہ رویا اس مکاشفہ نبویہ کی بھی تفسیر کرتی ہے جس کی طرف نواس بن سمعان کی اس حدیث میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ جس میں دجال کا مفصل ذکر ہے اور جس میں آتا ہے کہ

دجال ایک مومن کو قتل کر کے اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے بڑے غرور سے اس کی لاش کو مخاطب کرتے ہوئے کہے گا۔ کہ اب ذرا اٹھ کر تو دکھا۔ جس پر وہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اٹھ کر پوری طاقت اور قوت کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد دجال ایسا کرنے پر قادر نہیں ہو گا۔ اس حدیث میں جس مردہ کے زندہ کئے جانے کا ذکر ہے۔ وہ دین اسلام ہی ہے۔ (جیسا کہ خاکسار نے حضرت خلیفہ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے بھی سنا تھا)۔ واللہ اعلم بالصواب۔

درود شریف کے متعلق بعض ہدایات

درود شریف سرسری طور پر نہیں بلکہ ہر رنگ میں پوری کوشش اور توجہ سے پڑھنا چاہئے

(۲۹) عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا ثُمَّ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (جلاء الافہام بحوالہ مسند امام احمد)

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے۔ فرمایا اسی لفظ صلوٰۃ کے ساتھ میرے لئے دعا کیا کرو اور پوری کوشش اور توجہ سے کیا کرو اور اس میں یہ بھی کہا کرو کہ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ محمد پر اور محمد کی تمام آل پر برکتیں نازل کر جس طرح تو نے (پہلے بھی) ابراہیم کی آل پر برکات نازل کیں۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

نوٹ ا۔ اس حدیث میں اجتہاد یعنی اپنی طاقت اور سمجھ کے مطابق پوری کوشش اور توجہ کے ساتھ آپ پر درود بھیجنے کا حکم دے کر اس کا طریق یہ بتایا گیا ہے کہ (ا) نہ صرف لفظ صلوۃ کے ساتھ بلکہ اس لفظ کے معنوں کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے تفصیلی طور پر بھی اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے الفاظ مثلاً برکت یا سلام کے لفظ سے بھی آپ کے لئے دعائیں کی جائیں (۲) ان دعاؤں میں آل نبوی کو تصریح کے ساتھ شامل کیا جائے (۳) ان رحمتوں اور برکتوں کا ذکر بھی کیا جائے جو حضرت ابراہیم اور آپ کی آل پر ہوئیں۔ (آل ابراہیم میں خود حضرت ابراہیم بھی عربی زبان کے محاورہ کے مطابق آجاتے ہیں) (۴) اللہ تعالیٰ کی صفات حمید اور مجید کو بھی بیان کیا جائے۔

نوٹ ۲۔ صلوٰۃ کے ذکر کے بعد برکات کے صریح ذکر سے اس دعا کے مضمون میں جو زور پیدا ہوتا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے اور اسی طرح اس بات کے باوجود کہ درود کی دعا آل پر بھی حاوی ہوتی ہے' تصریح سے بھی اس میں آل کے ذکر کو رکھنا جو زور پیدا کرتا ہے وہ بھی محتاج بیان نہیں ہے۔ اور آل ابراہیم کے ذکر سے اس دعا میں اس طرح پر مزید قوت پیدا ہوتی ہے کہ حضرت زکریا کی دعا کے الفاظ وَلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا کی طرح

دعا میں اللہ تعالیٰ کے گزشتہ اسی قسم کے انعامات اور اس کے فضلوں کا ذکر کرنا جس قسم کا اس کا فضل اور انعام اس دعا میں مانگنا مقصود ہو۔ اسے قبولیت کے زیادہ قریب اور زیادہ زوردار بنا دیتا ہے۔ علاوہ اس کے کَمَا صَلَّیْتَ اور کَمَا بَارَکْتَ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ جیسا کہ تو اس بات کا وعدہ کر چکا اور اسے اپنے ذمہ لے چکا ہے۔ اور اس کی مثالیں عربی زبان میں اور خود قرآن کریم میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا یعنی جو کچھ اپنی نیت اور ارادہ میں دے چکے ہوتے ہیں اس کے متعلق اپنے ارادہ کو عملی رنگ میں پورا کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک جگہ پر فرماتا ہے اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَیْتُمْ یعنی جو کچھ تم نے دینا ٹھہرایا ہو جب وہ دے دو اور یہ ظاہر ہے۔ کہ جس بات کا وعدہ ہو چکا ہو۔ اس کا دیا جانا زیادہ یقینی ہوتا ہے۔ اور چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی زیادہ تر برکات اپنی اولاد کے لئے ہی مانگی تھیں۔ اور خدا تعالیٰ نے بھی ان سے جن انعامات کے وعدے کئے تھے۔ ان کا تعلق زیادہ تر ان کی اولاد سے ہی تھا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں آنحضرت ﷺ کی وہی شان ہے جو آسمانی ستاروں اور سیاروں میں سورج کی شان ہے۔ اور اس لحاظ سے ان وعدوں کا سب سے زیادہ تعلق آپ کی ذات کے ساتھ اور آپ کے واسطہ سے آپ کی آل کے ساتھ ہی ہے۔ اس لئے کَمَا صَلَّیْتَ اور کَمَا بَارَکْتَ کے معنے یہی ہونگے کہ جو صلوات اور برکات آپ پر اور آپ کی آل پر نازل کرنے کا تیرا وعدہ ہے۔ وہ آپ پر اور آپ کی آل پر نازل کر۔ اور یہ بات اس دعا کو جس قدر زوردار بنا دیتی ہے۔ وہ کچھ محتاج اظہار نہیں ہے۔

اسی طرح لفظ حمید مجید کا ذکر اس دعا کو بہت زور دار بنا رہا ہے کیونکہ دعا کو اسماء الٰہی کے ذکر سے موکد کرنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔ یعنی سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں اس لئے تم ان ناموں کا واسطہ دے کر اس کے حضور دعائیں کیا کرو۔ اور ان دونوں صفتوں کا اس دعا کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ حمد کے ایک معنے شکر کے ہیں۔ اور حمید کے معنے اس لحاظ سے شکور کے ہیں اور علی العموم شراح نے اس جگہ اس کے یہی معنے بیان کئے ہیں۔ اور صلوٰۃ اسی رحمت کا نام ہے جو کسی الٰہی امتحان میں پاس ہونے کے وقت مومن پر شکر یعنی قدر دانی کے طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس لفظ حمید اس جگہ یہ معنے پیدا کرتا ہے کہ یا الٰہی آنحضرت ﷺ نے ہماری نجات کی خاطر جو تکلیفیں اٹھائی ہیں اور جو جو قربانیاں کی ہیں ان کا آپ کو بہتر سے بہتر اجر عطا کر۔ اور اگر حمد سے مراد ستائش اور تعریف ہو تو بھی اس کا لفظ صلوٰۃ کے ساتھ تعلق ظاہر ہے کیونکہ صلوٰۃ کے معنے حسن ثناء کے بھی ہیں۔ اور اس صورت میں اس صفت کے ذکر کا مدعا یہ ہو گا کہ اے خدا جو تمام محامد کا مالک ہے آنحضرت ﷺ کی ستائش اور محامد دنیا پر روشن کر اور تمام دنیا کو آپ کا ثناء خواں بنا۔ اور مجید میں آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے وہ بزرگی اور عظمت مانگی جاتی ہے جو لفظ صلوٰۃ کے مفہوم میں داخل ہے۔ اور اس لحاظ سے اس صفت کے ساتھ اس دعا کا خاص تعلق ہے۔

غرض اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ درود شریف سرسری طور پر نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ پورے طور پر عقد ہمت کے ساتھ اثر اور تمام تر توجہ اور کوشش کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اس حدیث کے مضمون کی وضاحت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو سنن ابن ماجہ میں مذکور ہے:۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ فَعَلِّمْنَا قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَيْرِ وَ قَائِدِ الْخَيْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ تو بہت اچھی طرح سے بھیجا کرو۔ کیونکہ اگر اچھے طور پر بھیجو گے تو امید رکھو۔ کہ وہ آپ کو پہنچایا جائے گا (ورنہ وہ آپ کی جناب میں پہنچائے جانے کے قابل نہیں ہو گا)۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر سامعین نے ان سے کہا کہ آپ ہمیں اس کا طریق بتائیں۔ انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔ اے اللہ اپنے تمام رسولوں کے سردار، تمام متقیوں کے پیشوا، تمام انبیاء کی مہر، اپنے بندہ اور اپنے رسول محمد ﷺ پر جو ہر ایک نیکی کی بات کے پیشوا ہر ایک نیکی کے کام کے حامل گروہ کے سپہ سالار اور مجسم رحمت بن کر آنے والے رسول ہیں، ہر رنگ میں اپنی جناب سے درود اور اپنی رحمت اور اپنی ہر قسم کی برکات بھیج۔ اے اللہ آپ کو اس مقام پر کھڑا کر جسمیں تمام مخلوقات آپ کی مرہون منت،

احسانمند، شکرگزار اور ثناخواں ہو۔ اور جس کی وجہ سے (گزشتہ لوگ) کیا پہلے اور کیا پچھلے سب آپ پر رشک کریں۔

(۳۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (جلاء الافہام بحوالہ سنن نسائی)

ترجمہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص کے لئے یہ بات خوشی کا موجب ہو کہ جب وہ ہم لوگوں یعنی اس گھر میں رہنے والے لوگوں پر درود بھیجے۔ تو وہ اس نعمت کا بڑے سے بڑا پیمانہ لبالب بھرا ہوا لے رہا ہو۔ وہ یوں درود بھیجے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اے اللہ اپنے کامل نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی سب بیویوں پر جو تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔ اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہلبیت پر ہر ایک رنگ میں اپنی جناب سے صلوات اور برکات نازل کر۔ جیسا کہ تو نے ابراہیم پر اپنی خاص رحمت بھیجی تھی۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔

(۳۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ

فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ۔ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ (صحیح مسلم)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ (بن عاص) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے۔ جب اذان سنو تو جو کلمات موذن کہے تم بھی کہا کرو۔ اور اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو (اور یاد رکھو) کہ جو شخص مجھ پر بہت عمدگی کے ساتھ (ایک بار) درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا۔ اور درود یوں بھیجو کہ میرے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور وسیلہ کے لئے دعا کرو۔ جو جنت میں ایک خاص منصب اور مقام ہے اور جو اللہ کے ایک ہی بندہ کی شان کے لائق ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہونگا۔ اس لئے جو شخص میرے حق میں اللہ تعالیٰ سے اس منصب کے لئے دعا کرے گا۔ اسے میری شفاعت نصیب ہوگی

نوٹ: وسیلہ کے معنے ہیں ذریعہ۔ واسطہ۔ شاہی دربار میں اعلیٰ منصب۔ خاص درجہ۔ اور ان معانی کا مشترک مفہوم ہے، خدا تعالیٰ کی جناب میں ایسا عزت اور عظمت کا مقام جسے پانے والا تمام مخلوق کی سعادت یابی کے لئے ذریعہ اور واسطہ ہو۔ اذان کے بعد اس بات کے لئے دعا کرنے کا طریق اس حدیث میں بیان ہوا ہے:۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ

رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (صحیح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اذان سن کر یوں دعا کرے اے اللہ جس کی طرف بلانے کے لئے اور جس کے نام پر یہ اذان کہی گئی ہے۔ اور جس کے لئے اب نماز ادا ہو گی' تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا مقام عطا کر اور قیامت کے روز آپ کو اس مقام پر کھڑا کریو۔ جس میں تمام مخلوق آپ کی ممنوں احسان ہو۔ جس کا تو نے آپ سے وعدہ کیا ہوا ہے' اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہو گی۔

نوٹ ۲۔ اس حدیث میں آپ پر عمدگی کے ساتھ درود بھیجنے کی تاکید اور اس کی فضیلت اور برکت کے ذکر کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ درود میں آپ کے رفع درجات کے لئے اور اس بات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ آپ کے فیوض وبرکات اور انوار سے تمام مخلوق فیضیاب ہو۔ اور کوئی فرد بشر ان سے محروم اور بے نصیب نہ رہے۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا یہی ایک طریق نہیں ہے کہ لفظ صلوۃ کے ساتھ آپ کے لئے دعا کی جائے۔ بلکہ اصل مقصود وہ مدعا ہے جو درود کی دعا میں مانگا جاتا ہے' اس کے لئے الفاظ جو بھی مناسب اور موزون مل جائیں' ان میں یہ دعا کی جا سکتی ہے۔ ہاں خاص مواقع اور مقامات کے لئے جو خاص الفاظ درود شریف کے بتائے گئے ہیں ان کی پابندی ضروری ہے۔ پس نماز میں وہی درود پڑھنا چاہئے جسے نماز میں پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

اور جو الفاظ اذان کے بعد کہنے کا حکم ہے اس موقع پر انہی الفاظ میں دعا کرنی چاہئے۔

(۳۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (سنن ابی داود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کے لئے یہ امر موجب خوشی ہو کہ جب وہ ہم لوگوں پر جو اس گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہیں درود بھیجے تو اس کے حصہ میں بہت ہی بڑا اور کامل پیمانہ آئے۔ اسے ہم پر یوں درود بھیجنا چاہئے اے اللہ اپنے کامل اور یکتا نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی سب بیویوں پر جو تمام مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی تمام اولاد پر اور تمام آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر درود بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم (اور ان) کی آل پر درود بھیجا ہے۔ تو بہت ہی تعریف والا اور بزرگی والا ہے

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ درود بھیج کر انسان اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جسے وہ خود لے رہا ہوتا ہے (ناپ کر دینے کو عربی زبان میں کیل کہتے ہیں اور ناپ کر لینے کو اکتیال کہتے ہیں۔ یہاں پر کیل کا لفظ نہیں۔ بلکہ اکتیال کا لفظ استعمال ہوا ہے) پس جو شخص اس سعادت سے بہرہ یاب ہونا چاہتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہر رنگ میں اچھے سے اچھے طریق پر درود بھیجے

اور اسی کو اپنی حقیقی خوشی کا سامان سمجھے۔ اور اس کے بعد عمدہ طور پر درود بھیجنے کا ایک طریق سکھایا گیا ہے۔

درود شریف کے مختلف طریق احادیث سے ثابت ہوتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک طریق اپنے اندر ایک نہ ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ اس حدیث میں جو طریق بتایا گیا ہے اس میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ اول تو اس میں آنحضرت ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ لفظ النبی بڑھایا گیا ہے اور یہی لفظ ہے جس کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم میں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اسی کے ذکر کے ساتھ قرآن کریم میں تمام مومنوں کو آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج مطہرات کو ان کی مائیں قرار دیا گیا ہے (اور گو اس نام کا مصداق ہونے میں تمام انبیاء شامل ہیں۔ لیکن پیشگوئیوں میں اسے آپ کی طرف خاص ممتاز طور پر منسوب کیا گیا ہے اور اس وصف میں آپ کو ایک رنگ میں یکتا اور منفرد بتایا گیا ہے) پس اس نام کا درود کے ساتھ بہت تعلق ہے۔

اسی طرح اس میں ازواج نبویہ کا، ذریت طیبہ کا اور بیت نبوی کے ساتھ وابستہ ہونے والے تمام افراد کا تصریح کے ساتھ ذکر ہے، اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے درود کی دعا میں اس سے بہت زور پیدا ہو جاتا ہے اور کَمَا صَلَّيْتَ اور حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ کے الفاظ کے بڑھانے سے بھی اس میں قوت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے (سورہ ہود کی آیت رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ میں صلوٰۃ کو رحمت سے تعبیر کر کے اس کو صفت حمید مجید کا فیضان بتایا گیا ہے اور دعاؤں میں صفات الٰہی کو ذکر کرنے سے بموجب آیت وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ

الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا جو قوت اور قبولیت کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے وہ ظاہر ہی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سچی محبت اور دلی خلوص سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تعلیم

(۳۳) عَنْ عُمَيْرِ الْاَنْصَارِيِّ (اَلْبَدْرِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَادِقًا مِنْ نَفْسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهٗ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ

(جلاء الافہام صفحہ ۷۳ بحوالہ عبد الباقی بن قانع)

ترجمہ۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر دلی خلوص سے (ایک بار) درود بھیجے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا اور اسے دس درجات کی رفعت بخشے گا اور اس کی دس نیکیاں لکھے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ درود پر اعلیٰ ثمرات اور برکات کے مرتب ہونے کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ دلی توجہ سے اور اخلاص سے آپ پر درود بھیجا جائے

(۳۴) عَنْ اَبِيْ كَاهِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَكُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا اَوْ شَوْقًا اِلَيَّ كَانَ حَقًّا

عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ ذُنُوْبَهٗ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَذٰلِكَ الْيَوْمَ

(جلاء الافہام صفحہ ۳۴۹ بحوالہ کتاب ابن ابی عاصم)

حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے (مجھے مخاطب کرکے) فرمایا اے ابو کاہل جو شخص میری محبت کی بنا پر یا (یہ فرمایا کہ) میرے اشتیاق کے ساتھ مجھ پر ہر روز تین بار اور ہر رات تین بار درود بھیجے گا۔ اللہ تعالیٰ اس روز اور اس رات ضرور ہی اسے ان تمام گناہوں سے بچائے گا جن میں وہ گرفتار ہے۔ اور اسے ان سے محفوظ رکھے گا

نوٹ۔ قرآن کریم سے اور سنت سے پانچ نمازوں کے علاوہ تہجد کی نماز کی بھی بڑی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ اور نماز تہجد کو ملا کر آٹھ پہر کی چھ نمازیں ہوتی ہیں۔ تین دن کی (فجر۔ ظہر۔ عصر) اور تین رات کی (مغرب۔ عشاء اور تہجد) اور گو ان میں سے ہر ایک وقت کی نماز میں متعدد مرتبہ درود شریف پڑھا جاتا ہے لیکن کم از کم ایک بار تو ہر حالت میں پڑھا جاتا ہے خواہ انسان سفر میں ہو یا گھر میں۔ پس ہر ایک نمازی دن کے وقت بھی اور رات کو بھی کم از کم تین بار ضرور درود شریف پڑھتا ہے علاوہ اس کے اگر چھ اوقات کے درود کو چھ بار کا درود سمجھا جائے۔ اور ایک وقت کے اندر جتنی دفعہ بھی درود پڑھا گیا ہو۔ اسے اس ایک وقت کے لحاظ سے ایک بار کا درود قرار دیا جائے تو یہ بھی قرین قیاس ہے۔ پس بالکل ممکن ہے کہ اس حدیث میں اسی بات کی طرف اشارہ ہو۔

نیز اس حدیث میں جو آٹھ پہر کے اندر چھ بار درود پڑھنے کی فضیلت اور برکت بیان ہوئی ہے۔ وہ مغفرت ذنوب ہے۔ جن کے معنے گناہوں کی بخشش کے ہی نہیں ہیں بلکہ گناہوں سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے بھی ہیں

اور نماز کی جو برکات قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز تمام بدیوں اور مکروہ باتوں سے روکتی اور بچاتی ہے۔ پس اس حدیث میں اشارہ ہے کہ درود شریف نماز کا ایک نہایت اہم حصہ ہے جس کے بغیر نماز میں نماز کی حقیقت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور کچھ بعید نہیں کہ نماز کا اور درود کا ایک ہی نام یعنی صلوۃ اسی بنا پر رکھا گیا ہو۔

نماز میں اور درود میں جو تعلق ہے اس کا پتہ صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی لگتا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتاب البیوع میں مروی ہے۔ اور جس میں آتا ہے:-

وَالْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ (صحیح بخاری)

جب تک نمازی اپنی نماز کی جگہ میں (نماز کی خاطر) بیٹھا رہتا ہے۔ اس پر فرشتے یوں درود بھیجتے رہتے ہیں۔ کہ اے اللہ اس پر درود بھیج اے اللہ اس پر رحمت نازل کر۔ اور ان کی یہ دعا اس وقت تک برابر جاری رہتی ہے۔ جب تک کہ وہ وہاں کوئی خلاف شریعت کام نہ کرے۔ یا یہ کہ وہ باوضو ہو۔ اور جب تک کہ اس کا وہاں ٹھہرنا لوگوں کے لئے اذیت کا موجب نہ بنے۔

اور یہ برکت اور فضیلت احادیث میں درود شریف کی بھی بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث میں ہے:-

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ

الْمَلٰٓئِكَةُ مَا صَلّٰى فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ۔

ترجمہ۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو مسلم مجھ پر درود بھیجے گا۔ وہ جب تک مجھ پر درود بھیجتا رہے گا اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ اب چاہے تو اس میں کمی رکھے اور چاہے تو اسے زیادہ کرے

اور جس طرح درود شریف کے مقابل پر قرآن کریم میں ایذا کو رکھا گیا ہے اسی طرح مذکورہ بالا حدیث میں بھی اسے صلوۃ کے مقابل پر رکھا گیا ہے اور یہ تمام امور درود شریف کی اہمیت کو ثابت کر کے اس کی ادائیگی میں ان آداب کو ملحوظ رکھنے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جو نماز سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس جس طرح نماز کے لئے اقامت یعنی اسے کماحقہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اور غافلانہ نماز بموجب آیت فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ بلکہ موجب وبال ہوتی ہے اسی طرح درود کے لئے بھی ضروری ہے کہ اسے حضور دل سے پڑھا جائے۔ ورنہ وہ محض رسم وعادت میں داخل ہو گا۔

(۳۵) عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مِنْ اُمَّتِىْ صَلٰوةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهٗ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحٰى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ (جلاء الافہام بحوالہ سنن نسائی)

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص مجھ پر دلی اخلاص سے عمدگی کے ساتھ (ایک بار) درود بھیجے گا اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اور اسے دس درجے بلندی اور رفعت بخشے گا۔ اور اس کی دس نیکیاں شمار کرے گا۔ اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا۔

درود شریف کے یہ برکات متعدد احادیث سے ثابت ہیں اور اس حدیث میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ یہ برکات دلی اخلاص سے درود بھیجنے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے بغیر جو درود بھیجا جائے' وہ محض رسم اور عادت کے طور پر ہو گا۔ اور چونکہ دلی اخلاص کا پیدا ہونا آپ کے حالات والا صفات' آپ کے احسانات اور آپ کی قربانیوں کے جاننے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے جو شخص آپ پر حقیقی طور پر درود بھیجنا چاہتا ہو اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ آپ کے تفصیلی حالات اور سیرت مقدسہ کو اپنے مطالعہ میں رکھے اور اسے نظر کے سامنے رکھ کر اس پر غور کرتا رہے۔ وما التوفیق الا باللہ

نوٹ۔ درود کے لئے جس دلسوزی کی طرف ان احادیث میں توجہ دلائی گئی ہے اس کی طرف خود لفظ صلوۃ بھی رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

> صلوٰۃ کا لفظ پر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسے ہی گدازش دعا میں ہونی چاہئے جب ایسی حالت کو پہنچ جائے۔ جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔ (بدر جلد ۴ پرچہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

کثرت سے آنحضرتؐ پر درود بھیجنے کی تاکید

اس بارہ میں بہت سی احادیث مروی ہیں جن میں سے بعض احادیث پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والی ہی ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۶۳ پر زیر نمبر ۱۳ گزر چکی ہے۔ اور ایک حدیث عامر بن ربیعہ کی روایت سے صفحہ ۲۰۱ پر بیان ہو چکی ہے یہ دونوں حدیثیں کئی کئی سندوں کے ساتھ اور کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ رسول کریم ﷺ سے مروی ہیں۔ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور انسان کو توفیق ملے کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے۔

لیکن جیسا کہ احادیث نمبر ۲۹ لغایت نمبر ۳۵ سے ثابت ہوتا ہے کثرت تعداد کی نسبت یہ بات بہت زیادہ ضروری ہے کہ نہایت عمدگی کے ساتھ درود شریف پڑھا جاوے۔ اور آنحضرت ﷺ کی محبت کی بنا پر اور آپ کے احسانات کو اپنی آنکھوں کے سامنے لا لا کر اور انہیں گن گن کر پڑھا جائے۔ اور اس بات کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات سے بھی ہوتی ہے جن میں کثرت سے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی بھی تاکید پائی جاتی ہے (دیکھو صفحہ ۱۶۹، ۱۷۷، ۱۸۰، ۱۹۴، ۱۹۷) لیکن اس سے کہیں بڑھ کر اس بات کی ان میں تاکید کی گئی ہے کہ درود شریف نہایت عمدگی سے آنحضرت ﷺ کے احسانات کو یاد کر کے آپ کی کامل محبت کی بنا پر اور حقیقی دلسوزی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اور اس سے مقصود کوئی دنیوی مقصد یا اپنا ذاتی فائدہ نہ ہونا چاہئے (دیکھو صفحات ۱۶۴

لغایت ۱۶۹ و صفحہ ۱۸۰) اور حق یہ ہے کہ جب تک درود میں یہ باتیں موجود نہ ہوں۔ اس وقت تک وہ صلوٰۃ یعنی درود کہلا ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"صلوٰۃ کا لفظ پر سوز معنے پر دلالت کرتا ہے جیسے آگ سے سوزش پیدا ہوتی ہے ویسے ہی گدازش دعا میں ہونی چاہئے۔ جب ایسی حالت کو پہنچ جائے جیسے موت کی حالت ہوتی ہے تب اس کا نام صلوٰۃ ہوتا ہے۔" (بدر جلد ۴ پرچہ ۲۹ مئی ۱۹۰۵ء)

نیز ضروری ہے کہ اس دعا سے اصل مقصود رضاء الٰہی ہو نہ کہ دنیوی مقاصد جیسا کہ حضور فرماتے ہیں

"جب انسان کی دعا محض دنیاوی امور کے لئے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں لیکن جب انسان خدا کو ملنا چاہتا ہے اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتا ہے اور ادب اور انکسار تواضع اور نہایت محویت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہو کر اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے تب وہ صلوٰۃ میں ہوتا ہے" (ایضاً)

درود شریف کو دعا کا اصل اور اہم حصہ بنانے کی تاکید

(۳۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْنِيْ كَقَدَحِ الرَّاكِبِ اِنَّ الرَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدَحَهٗ فَاِذَا فَرَغَ وَعَلَّقَ مَعَالِيْقَهٗ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ مَاءٌ شَرِبَ حَاجَتَهٗ اَوِ الْوُضُوْءُ تَوَضَّاءَ وَاِلَّا اَهْرَاقَ الْقَدَحَ فَاجْعَلُوْنِيْ فِيْ اَوَّلِ الدُّعَاءِ وَفِيْ وَسْطِهٖ وَلَا

تَجْعَلُوْنِیْ فِیْ اٰخِرِہٖ (جلاء الافہام بحوالہ احمد بن عمرو بن ابی عاصم)

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے لئے ایسے طور پر دعا نہ کیا کرو جیسے کوئی سوار مسافر راستے میں پانی کے لئے اتر کر اور اپنے سامان سفر میں سے پیالہ نکال کر اپنا پیالہ پانی سے بھرلے۔ اور جب اس کام سے فارغ ہو کر اپنا سامان پھر لادنے لگے۔ اور جتنا پینا تھا پی چکے یا وضو وغیرہ کر چکے تو اس پیالہ کو سامان میں باندھنے کی غرض سے باقی بچے ہوئے پانی کو گرا دیتا ہے (یا کسی کو دے دیتا ہے) بلکہ دعا کے شروع میں بھی مجھ پر درود بھیجو' اور اس کے وسط میں بھی اور اسے پیچھے مت رکھو۔

اور طبرانی کی روایت میں اس حدیث کے آخری الفاظ وَلَا تَجْعَلُوْنِیْ فِیْ اٰخِرِہٖ کی بجائے وَفِیْ اٰخِرِہٖ آتا ہے۔ یعنی دعا کے آخر میں بھی مجھ پر درود بھیجو۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا میں درود کو طفیلی نہیں بنانا چاہئے۔ بلکہ اصل حصہ دعا کا درود ہونا چاہئے اور باقی مطالب کے لئے جو دعائیں کرنی ہوں۔ انہیں طفیلی بنانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے اور دعا کا حقیقی مقصد بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعہ سے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ تعلق بڑھے۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔ اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔ اصل بات یہی ہے کہ انسان رضاالٰہی کو حاصل کرے اس کے بعد روا ہے کہ انسان اپنی دنیوی ضروریات کے واسطے

بھی دعا کرے۔ یہ اس واسطے روا رکھا گیا ہے کہ دنیاوی مشکلات بعض دفعہ دینی معاملات میں حارج ہو جاتی ہیں خاص کر خامی اور کچے پنے کے زمانہ میں یہ امور ٹھوکر کا موجب بن جاتے ہیں"

(بدر جلد ۴ پرچہ ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء)

اصل بات یہ ہے کہ درود شریف آنحضرت ﷺ کے احسانات کے شکر نعمت کی ایک صورت اور آپ کے درجات کی بلندی اور آپ کے مقاصد کے پورا ہونے کی دعا ہے۔ پس اس مقصد کے سوا کسی اور مقصد کے لئے جو ہماری زندگی کی اصل غایت سے بھی دور لے جانے والا ہو اسے پڑھنا ایسا ہی ہو گا جیسا کہ قرآن کریم کو ہدایت یابی کے لئے نہیں جس کے لئے وہ اتارا گیا ہے بلکہ کسی ادنیٰ اور ذلیل مقصد کے لئے یا جنتر منتر وغیرہ کے طور پر پڑھا جائے۔ یا جیسے نماز کے اصل مقصد کو چھوڑ کر کسی ذلیل مقصد کے لئے نماز پڑھی جاوے۔ پس اپنی ضرورتوں اور تکلیفوں کے موقع پر درود اس طور پر پڑھنا چاہئے کہ اپنے ذاتی اغراض کو آنحضرت ﷺ کے مقاصد پر فدا اور قربان کر کے آنحضرت ﷺ کی کامیابیوں کے لئے اور آپ کے دین کے خادموں کے لئے اور آپ کے لائے ہوئے دین اسلام کے لئے دعائیں کی جائیں اور آنحضرت ﷺ کے مقاصد کو سامنے رکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور جب دل پورے انشراح کے ساتھ فتویٰ دے۔ کہ اپنے ذاتی اغراض بھی آنحضرت ﷺ کے مقاصد میں سے ہی ہیں۔ تو اس کے بعد ان مقاصد کے پورا ہونے کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس دعا کرنے والے شخص کی ذاتی ضرورتیں بھی جو حقیقی ہونگی پوری کر دے گا۔ اور اس کی تمام تکالیف اور مشکلات دور ہو

جائیں گی۔ کیونکہ ان تکالیف کے پیدا کرنے سے اصل مقصد یہی تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کی جناب میں گڑگڑائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَخَذْنَاهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ (انعام: ۴۳) یعنی یہ ہماری قدیم سے سنت ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے انہیں ہم اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان پر تنگی اور تکالیف بھیجدیتے ہیں۔ اور فرماتا ہے اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ (اعراف: ۹۵) یعنی لوگوں کو ہم اس لئے تنگی اور تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے حضور گریہ وزاری کے ساتھ رجوع کریں وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ (مومنون: ۷۷) ہم نے ان پر عذاب بھیجا۔ مگر انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور اپنے رب کے حضور تضرع نہ کیا۔ نہ خاکساری کے ساتھ اس کے حضور میں گرے۔

پس جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف سچے طور پر رجوع کرتا ہے اور وہ بھی کسی ذاتی لالچ سے نہیں۔ بلکہ اپنے مقاصد کو آنحضرت ﷺ کے مقاصد پر قربان کر کے اور آپ کے رفع درجات اور آپ کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی صورت میں رجوع کرتا ہے تو اس کا یہ قطعی نتیجہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو بھی جو حقیقی ضرورتیں ہوں پورا کر دیتا ہے اور اسے تمام تکالیف سے نجات بخشتا ہے اور اگر کوئی شخص اس طور پر نہیں بلکہ آیت وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا کے خلاف اپنے مقاصد کو آنحضرت ﷺ کے مقاصد پر مقدم کرے گا۔ تو وہ ایک غلط راستے کو اختیار کرنے والا ہو گا۔ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ)

قبولیت دعا کے خاص مواقع پر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا ارشاد

(۳۷) عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ (سنن ابی داؤد۔ ابواب الجمعہ)

ترجمہ۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ تمہارے بہترین ایام میں سے جمعہ کا دن بھی ہے۔ اسی روز آدم پیدا ہوئے تھے۔ اسی روز ان کی وفات ہوئی۔ اسی روز (قیامت کے اہوال اور اشراط ظہور میں آئیں گے اور) نفخ صور ہو گا۔ اور اسی روز وہ تجلی اور ظہور جلال الٰہی ہو گا۔ جس سے لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پس اس روز تم مجھ پر خاص طور پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔ اوس کہتے ہیں کہ اس پر صحابہ نے عرض کیا کہ جب آپ کا وجود بوسیدہ ہو چکا ہو گا تو اس وقت ہمارا درود آپ کو کیسے پہنچایا جائے گا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے وجودوں کو وہ حرمت اور کرامت بخشی ہے کہ زمین انہیں فنا نہیں کر سکتی۔

اس حدیث میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انسان کو دعا کے لئے جو افضل اور بہتر موقع میسر آئے اس میں اسے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کو مقدم کرنا

چاہئے اور مثال کے طور پر اس کے لئے جمعہ کا دن بتایا ہے۔ اور اس میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور اس کے بعض فضائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ ان فضائل میں جو حضرت آدم کی اس روز وفات ہونے کا ذکر ہے۔ یہ اس لئے فضیلت ہے کہ خدا کے کسی برگزیدہ بندہ کی وفات دراصل اس کی ایک نئی پیدائش ہوتی ہے۔ اور اس کا اپنے وقت پر دنیا سے جانا بھی درحقیقت ایک رحمت ہی ہوتا ہے۔ جیساکہ سورج کا اپنے وقت پر ڈوبنا ایک رحمت الٰہی ہوتا ہے۔ اور اس فضیلت کا پتہ اس بات سے بھی لگتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی جس روز وفات ہوئی تھی۔ اس دن کو بھی خاص شرف حاصل ہے۔ جو دوشنبہ کا مبارک دن ہے۔ اسی دن آپ کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔

اور اس حدیث میں اشراط قیامت کے زمانہ ظہور کا نام جمعہ رکھا گیا ہے جو مسیح موعود کی آمد کا زمانہ ہے جیساکہ سورہ جمعہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے یہ تعلیم بھی پائی جاتی ہے کہ اسے خصوصیت کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب

گھر میں جاکر آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید

(۳۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُمَا كُنْتُمْ (جلاء الافہام بحوالہ جزء حسین بن احمد)

ترجمہ۔ حضرت ابوہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے تم اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو میلہ کی طرح مت بنانا۔ اور جہاں بھی تم ہو مجھ پر درود بھیجا کرنا۔ تمہارا درود مجھے پہنچایا جائے گا۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ جس گھر میں آنحضرت ﷺ پر درود نہیں بھیجا جاتا وہ گھر نہیں بلکہ قبرستان ہے، اور اس میں رہنے والے زندہ نہیں، بلکہ مردہ ہیں۔ اور اس حدیث میں جو آپ کی قبر کو میلہ گاہ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی کے مطابق ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے۔ کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہیں بنا لیا۔ یعنی تم ایسا نہ کرنا۔

اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میری قبر پر نہ آنا۔ کیونکہ آپ کی قبر پر جاکر آپ پر درود بھیجنے کی تو بعض احادیث میں تاکید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جلاء الافہام صفحہ ۱۷ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

(۳۹) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا یُّبَلِّغُنِیْ وَكُفِیَ اَمْرَ دُنْیَاهُ وَاٰخِرَتِهٖ وَكُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَهِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا۔

ترجمہ۔ جو شخص میری قبر پر آکر مجھ پر درود بھیجے گا اس کے درود کو مجھ تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ فرشتہ کو مقرر کردے گا۔ جو مجھے اس کی طرف سے درود پہنچائے گا۔ اور اس شخص کی دنیا اور آخرت کی ضرورتیں اللہ تعالیٰ آپ پوری کرے گا۔ اور قیامت کے روز میں اس کے حق میں گواہ یا

(یہ فرمایا کہ) شفیع ہونگا۔

اور موطا امام مالک میں مذکور ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی قبر پر جا کر آپ پر درود بھیجا۔ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس میں شامل کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

ہر ایک مجلس میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی تاکید

(۴۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَامُوْا عَنْ اَنْتَنِ جِيْفَةٍ۔

(جلاء الافہام بحوالہ سنن کبیر نسائی)

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جس مجلس میں لوگ جمع ہوں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور خدا کے نبی ﷺ پر درود بھیجنے کے بغیر چلے جائیں۔ وہ ایک نہایت سڑے ہوئے اور سخت بدبودار مردار کی طرح ہو گی۔ اور اس میں شامل ہونیوالے لوگ مردار خور جانوروں میں شمار ہونے کے قابل ہوں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ خواہ کس قدر تکلف سے کام لینا پڑے تاہم ہر ایک مجلس میں کوئی نہ کوئی تقریب پیدا کر کے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد وثناء کرنا اور آنحضرت ﷺ کا ذکر کرنا اور آپ پر درود بھیجنا چاہئے۔ اور جس شخص کے اندر یہ جذبہ نہیں

وہ انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ بلکہ وہ دنیا کا کتا ہے جس کی نظر میں سوائے اس مردار کے اور کچھ ہے ہی نہیں۔ (نعوذ باللہ من ذالک)

تمام انبیاء پر درود بھیجنے کی ہدایت

(۴۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى اَنْبِيَاۤءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِيْ

(جلاء الافہام بحوالہ مسند ابن ابی شیبہ)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسل پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ جس طرح اس نے مجھے بھیجا ہے۔ اسی طرح اس نے انہیں بھی بھیجا تھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

درود شریف کے بعض خاص مواقع

درود شریف ایک دعا ہے اور دعا بھی وہ جو تمام دعاؤں کی سردار ہے۔ اور دعائیں ذکر الٰہی میں داخل ہیں۔ اور ذکر الٰہی ہر حالت میں کیا جا سکتا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ پر درود ہر وقت اور ہر حالت میں بھیجا جا سکتا ہے اور اس کے لئے کسی قسم کی حد بندی نہیں ہے۔ ہاں جس طرح بعض مواقع پر خصوصیت کے ساتھ عام دعائیں اور ذکر الٰہی کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح بعض مواقع پر درود شریف بھی خاص طور پر پڑھنے کا حکم ہے' ایسے بعض

مواقع جن میں درود شریف خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا احادیث سے پتہ لگتا ہے حسب ذیل ہیں:۔

نماز کا آخری قعدہ

جس طرح عام دعاؤں کا اور اذکار الٰہی کا سب سے اہم اور مقدم موقع اور محل نماز ہے اسی طرح درود شریف کا سب سے اہم اور مقدم مقام بھی نماز ہی ہے بلکہ نماز کا اور درود شریف کا تو ایسا گہرا تعلق ہے کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں ان دونوں کا نام بھی ایک ہی رکھا گیا ہے۔ اور نماز میں درود شریف پڑھنے کی احادیث میں بہت سخت تاکید کی گئی ہے اس جگہ اس بارہ میں دو تین حدیثیں درج کی جاتی ہیں:۔

(۴۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ وَّبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ (سنن دار قطنی)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا جس طرح وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اسی طرح مجھ پر درود بھیجنے کے بغیر بھی قبول نہیں ہوتی۔

ایک اور حدیث میں ہے:۔

(۴۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ایضاً)

ترجمہ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (نماز میں) خدا کے نبی پر درود نہ بھیجے اس کی کوئی نماز نہیں ہے۔

درود تمام ارکان نماز میں پڑھا جا سکتا ہے

اور جس طرح باقی دعائیں نماز کے ہر ایک رکن میں کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ پر درود بھی ہر ایک رکن میں بھیجا جا سکتا ہے۔ اور کسی رکن میں عام دعائیں کرنے یا درود شریف کے پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ ہر رکن کے لئے جو اذکار اور دعائیں شریعت نے بتائی ہیں۔ ان کو ان کے اپنے اپنے موقع اور محل پر ادا کرنا بہر حال مقدم رکھا جائے۔

درود شریف کا قعدہ کے ساتھ خاص تعلق

اور جس طرح باقی اذکار نماز کا نماز کے مختلف ارکان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اسی طرح درود شریف کا بھی نماز کے ایک خاص رکن کے ساتھ خاص تعلق ہے جو قعدہ ہے۔ چنانچہ سنن دار قطنی میں ہے:۔

(۴۴) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا كَانَ يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے حضرت رسول کریم ﷺ نے اسی طرح تشہد سکھایا جس طرح آپ ہمیں قرآن کریم کی کوئی (نئی نازل شدہ) سورۃ پڑھاتے اور سکھاتے

تھے۔ جو یہ ہے:۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

(ترجمہ) تمام قولی عبادتیں اور بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں۔ کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے اللہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود بھیج۔ جیساکہ تو نے حضرت ابراہیم پر درود بھیجا۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ ان کے ساتھ ہم پر بھی درود بھیج۔ اے اللہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے اہل بیت پر برکات بھیج۔ جیساکہ تو نے حضرت ابراہیم کی آل پر برکات بھیجیں۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ ان کے ساتھ

ہم پر بھی برکات نازل فرما۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور تمام مومنوں کی طرف سے اس امی نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر بے شمار درود ہوں۔ تم سب پر سلام' اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔

اور ایک حدیث میں ہے:۔

(۴۶) عَنْ بُرَیْدَةَ بْنِ الْحُصَیْبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُرَیْدَةُ اِذَا جَلَسْتَ فِیْ صَلٰوتِکَ فَلَا تَتْرُکَنَّ التَّشَھُّدَ وَالصَّلٰوةَ عَلَیَّ فَاِنَّھَا زَکٰوةُ الصَّلٰوةِ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ اَنْبِیَآءِ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَسَلِّمْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔

ترجمہ۔ حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اے بریدہ جب تم نماز میں قعدہ کا رکن ادا کرنے کے لئے بیٹھو۔ تو تشہد میں اور مجھ پر درود بھیجنے میں کوتاہی نہ کرنا کیونکہ یہ نماز کی تکمیل اور درستی کا ذریعہ ہے۔ اور (ساتھ ہی) اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء و رسل پر اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر بھی سلام بھیجا کرو۔

تشہد کے بعد درود شریف کے واجب ہونے کے متعلق اختلاف

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں اور خصوصاً تشہد میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا اشد ضروری ہے جس کے بغیر نماز قابل پذیرائی نہیں ہوتی۔ اور اسی بناء پر امام شافعی اور اسحاق کہتے ہیں کہ نماز میں درود شریف کا پڑھنا واجب اور لازم ہے جس کے بغیر نماز درست اور معتبر نہیں ہوتی۔ اور امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کا آخری قول بھی یہی

ہے۔ اور بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہم اور بعض تابعین جیسے ابو جعفر محمد بن علی، شعبی اور مقاتل بن حیان نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

نوٹ۔ حضرت امام شافعی کہتے ہیں کہ پہلے تشہد کے بعد بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔ ہاں واجب نہیں

اور زیادہ تر صحابہؓ تابعین اور ائمہ کا یہ قول ہے کہ گو درود شریف کا نماز میں پڑھنا بہت ضروری ہے مگر مسنون سے بڑھ کر نہیں، اس لئے اس کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے۔ جس کی بنا یہ ہے کہ بعض احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تشہد کے بعد (نماز کے مناسب حال) جو دعائیں کرنا چاہیں کر کے سلام پھیر سکتے ہیں۔ چنانچہ بخاری میں باب مَا یَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَ لَیْسَ بِوَاجِبٍ (تشہد کے بعد نمازی جو دعا کرنا چاہے کر سکتا ہے اور دعا کرنا ضروری نہیں ہے) میں جو حدیث مذکور ہے۔ اس میں تشہد کے کلمات کے ذکر کے بعد آتا ہے۔ ثُمَّ یَتَخَیَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَیْهِ فَیَدْعُوْ یعنی تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا انسان کو سب سے اچھی معلوم ہو۔ وہ کر سکتا ہے، جس میں درود کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ درود شریف کے بغیر بھی نماز درست ہو سکتی ہے۔

تشہد میں بھی درود آجاتا ہے

لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ اختلاف اس بارہ میں نہیں کہ نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ بلکہ درحقیقت اختلاف اس امر

کے متعلق ہے کہ آیا نماز میں تشہد کے بعد درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ یا بلفظ دیگر قعدہ میں تشہد کے بعد از سرِ نو درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے، تشہد میں بھی درود شریف آیا ہوا ہے اور تشہد کے پڑھنے سے ایک رنگ میں درود شریف بھی پڑھا جاتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ احادیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں درود شریف کا پڑھنا اشد ضروری ہے۔ اور تشہد کے بعد مستقل الفاظ میں از سرِ نو درود شریف پڑھنا پوری صراحت کے ساتھ اس قدر ضروری ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہ ہو۔ ہاں جو احادیث کیفیت درود شریف کے متعلق مروی ہیں، ان میں سے اکثر کا سیاق کلام یہی بتاتا ہے کہ نماز میں جس طرح تشہد ضروری ہے اسی طرح اس کے بعد درود شریف کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔

تشہد میں درود کس طرح آتا ہے

اس جگہ اس بات کو واضح کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تشہد کے اندر درود شریف کس طرح آتا ہے۔ سو واضح ہو کہ تشہد کے دوسرے جملہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ میں رَحْمَةُ اللّٰهِ سے مراد صَلٰوۃ یعنی درود ہے جس کا قرینہ یہ ہے کہ یہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ کے بعد واقع ہے اور ان دونوں جملوں میں تین تین امور کا ذکر ہے جو ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہیں۔ اَلتَّحِیَّاتُ کے مقابل پر اَلسَّلَامُ کا لفظ ہے جس کا نام قرآن کریم کی آیت فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً میں تحیہ ہی رکھا گیا ہے۔ اور الصّلوات کے مقابل پر رحمۃ اللہ کا لفظ ہے اور یہ معنے صلوٰۃ کے خود کتب لغت میں مذکور ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث وَالْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰٓى اَحَدِكُمْ مَّا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ میں صلوۃ کے لئے دوسرا لفظ رحمت لایا گیا ہے اور نماز کے لئے مسجد میں آنے کے وقت جو دعا پڑھنے کی ہدایت ہے اس میں بھی صلوٰۃ کی جگہ رحمت کا لفظ ہی آتا ہے۔ اور اَلطَّيِّبَاتُ کے مقابل پر برکات کا لفظ لایا گیا ہے۔ اور طیب اور برکت میں جو تعلق ہے وہ آیت مزکورہ بالا کے الفاظ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً سے اور قومہ نماز کے وقت کہے جانے والے الفاظ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ سے ظاہر ہے۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ تشہد میں رَحْمَةُ اللّٰهِ سے مراد صلوٰۃُ اللہ یعنی درود ہے جس کی طرف امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں ایماء کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے باب تَخَيُّرُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نماز میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد جو دعا کرنا چاہیں کرسکتے ہیں) میں حدیث وہی بیان کی ہے جس میں تشہد کے بعد نماز کے مناسب حال دعائیں کرنے کے متعلق اختیار کا ذکر ہے۔ اور اس میں تشہد کے علاوہ درود پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ تشہد میں درود بھی آجاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

صلوٰۃ اور سلام کی ترتیب

اور جب یہ بات ذہن نشین ہو جائے کہ تشہد کے اندر بھی درود موجود

ہے اور رَحْمَةُ اللّٰهِ ایک رنگ میں صلوٰۃ یعنی درود اور بَرَكَاتُهٗ سلام ہے۔ تو یہ بات خود بخود روشن ہو جاتی ہے کہ تشہد میں بھی درود اور سلام میں وہی ترتیب رکھی گئی ہے جو قرآن کریم میں ہے یعنی صلوٰۃ پہلے ہے اور سلام اس کے بعد۔ اور یہی ترتیب الفاظ درود شریف کے دونوں حصوں اَللّٰهُمَّ صَلِّ اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ میں بھی ہے

علاوہ اس کے صلوٰۃ اور سلام ایک دوسرے کے لئے لازم اور ملزوم ہیں۔ اور اس لحاظ سے انہیں متحد بھی کہا جاسکتا ہے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے کہ اسی بنا پر قرآن کریم میں اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ کے ساتھ وَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ اور يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ نہ لایا گیا ہو اور يُصَلُّوْنَ اور تَسْلِيْمًا کو ہی يُسَلِّمُوْنَ اور صلوٰۃ کا بھی قائمقام قرار دیا ہو۔ اور اس صورت میں تقدیم و تاخیر کا سوال ہی اٹھ جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اور چونکہ قرآن کریم میں صَلُّوْا اور سَلِّمُوْا میں دو الگ الگ لفظوں کے ساتھ درود اور سلام کا حکم دیا گیا ہے اور ان میں من وجہ مغائیرت بھی پائی جاتی ہے۔ اور تشہد میں (جس کی تعلیم صحابہ کرامؓ کو کیفیت درود کی تعلیم سے پہلے دی گئی تھی) سلام کا ذکر صریح لفظوں میں بھی تھا اور مکرر بھی۔ اور صلوٰۃ کا ذکر صرف ایک بار اور وہ بھی بالمعنی تھا۔ اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جس طرح ہمیں سلام کی تعلیم دی گئی ہے اسی طرح درود شریف کی تعلیم بھی دی جائے۔ جس پر حضور نے انہیں درود شریف کا وہ طریق بتایا۔ جس میں صلوٰۃ کا صراحت کے ساتھ ذکر ہے اور سلام کا بالمعنی۔ پس اس سوال اور

جواب سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تشہد درود سے بالکل خالی ہے۔ یا یہ کہ درود کے الفاظ سلام کے ذکر سے خالی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

تشہد میں اَیُّھَا النَّبِیُّ کہنے کی وجہ اس کا الہامی ہونا ہے

تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر آنحضرت ﷺ پر سلام، رحمت اور برکات بھیجنے کی وجہ احادیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ تشہد کے کلمات الہامی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور الہامی الفاظ کو ان کی اصل صورت میں ہی بیان کیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مذکور ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور پر (نماز میں) سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے۔ درود آپ پر کس طرح بھیجا جائے۔ جس پر حضور نے انہیں درود شریف کے وہ الفاظ سکھائے جو نمازوں میں پڑھے جاتے ہیں۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تشہد کے کلمات جو سلام پر مشتمل ہیں الہامی ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ بطور تحیہ کہا جاتا ہے

اس کے علاوہ معنوی پہلو سے بھی تشہد میں یہی الفاظ موزون معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ تشہد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ اس سلام کی صورت پر واقع ہوئے ہیں جو ملاقات کے موقع پر مخاطب سے کہا جاتا ہے۔ اور اس بات کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ نماز واقعی انسان کو آنحضرت ﷺ کی بارگاہ عالی میں اور آپ کے روحانی گھر میں پہنچا دینے

والی اور آپ سے ملاقات نصیب کرا دینے والی چیز ہے۔ اور روحانی گھر کا بھی عنداللہ وہی حکم ہے جو ظاہری گھر کا حکم ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے۔ میں اس کو بچاؤں گا اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“ (کشتی نوح صفحہ ۱۰)

پس اگر اس مناسبت کی بنا پر اس جگہ آنحضرت ﷺ کے لئے جملہ ندائیہ اور خطاب کا صیغہ اختیار کیا گیا ہو تو بھی کچھ بعید نہیں ہے۔ بلکہ بالکل قرین قیاس ہے

بعض کلمات تشہد کی لغوی تحقیق

(۱) تَحِیَّاتٌ تَحِیَّۃٌ کی جمع ہے۔ اور تَحِیَّۃٌ حَیٌّ کی مصدر ہے۔ جس کا ماخذ یعنی اصل حیاۃ ہے جس کے معنے زندگی کے ہیں اور حَیٌّ کے معنی ہیں لمبی زندگی اور بقا بخشا۔ سلامتی بخشی۔ تعظیم و تکریم کی۔ احسان کیا۔ بادشاہت عطا کی۔ خوشی و خرمی نصیب کی۔ خاص عزت کے القاب اور شاہانہ خطابات سے مخاطب کیا۔ سلام دیا۔ سلامتی کے لئے دعا کی۔ اور اس کا تعلق

زیادہ تر حال سے یعنی حاصل شدہ نعمت کے سلامت رہنے سے ہے۔ اور اس کے معنے قولی عبادت کے بھی کئے جاسکتے ہیں

پس اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ کے ایک معنے یہ ہیں۔ کہ زندگی بخشنا۔ بقاو دوام بخشنا۔ سلامتی دینا۔ بادشاہت عطا کرنا۔ خوشی و خرمی نصیب کرنا۔ اور اس بارہ میں دعائیں قبول کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور ایک معنے اس کے یہ ہیں کہ حقیقی طور پر ہم ہر رنگ میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ اسی کے احسان مند ہیں۔ اسی سے بقا اور دوام چاہتے ہیں۔ اسی کے ہم پرستار ہیں۔ اور بقائے دوام اور سلامتی کے لئے اسی کے حضور ہماری تمام دعائیں اور التجائیں ہیں۔ اور اس کے یہ بھی معنے ہیں کہ اگر ہم کسی اور کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ کسی کے لئے بقا اور دوام چاہتے ہیں۔ کسی کو عزت کے خطلبات سے مخاطب کرتے ہیں اور ہر رنگ میں اس کی خوشی و خرمی اور کامرانی چاہتے ہیں۔ تو اس کی ذات کی خاطر نہیں۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہم ایسا کرتے ہیں اور ہماری تمام قولی عبادتیں اسی کے لئے مخصوص ہیں۔

(۲) اَلصَّلَوٰاتُ کا لفظ صلوٰۃ کی جمع ہے جو فعل صَلّٰی کا اسم مصدر ہے۔ اور اس کے معنے ہیں اَلرُّکُوْعُ وَالسُّجُوْدُ (نماز) اَلدُّعَاءُ (اللہ تعالیٰ کو پکارنا) اَلْاِسْتِغْفَارُ (اللہ تعالیٰ سے گناہون کی بخشش۔ غلطیوں سے حفاظت اور عصمت۔ اور ان کے بد نتائج سے بچائے جانے کی درخواست کرنا) اَلرَّحْمَةُ (اللہ تعالیٰ کی رحمت و عطوفت) حُسْنُ الثَّنَاءِ (بہترین تعریف) اَلتَّرَحُّمُ (بار بار رحم کرنا) اَلدُّعَاءُ بِالْبَرَکَةِ وَالْخَیْرِ (خیر و برکت چاہنا) اَلتَّعْظِیْمُ وَالتَّکْرِیْمُ (اعزاز و اکرام کرنا۔ عظمت

بخشنا) اَلتَّبْرِیْکُ (برکت بخشنا۔ برکت کے لئے دعا کرنا) اَلتَّسْبِیْحُ (تسبیح کرنا۔ پاک صفات کا اظہار اور اقرار کرنا۔ اور عظمت شان کے خلاف امور کی نفی کرنا) اَللُّزُوْمُ (دائم اور لازم ہو جانا اور جدا اور الگ نہ ہونا۔ کام مسلسل اور متواتر طور پر کرتے چلے جانا۔ دائم رہنا) صَلَّى الْفَرَسُ اِذَا جَاءَ مُصَلِّيًا۔ وَالْمُصَلِّیْ مِنَ الْخَیْلِ الَّذِیْ یَجِیْءُ بَعْدَ السَّابِقِ۔ لِاَنَّ رَأْسَهٗ یَلِیْ صَلَا الْمُتَقَدِّمِ (آگے آگے جانے والے کے بعد اس کے پیچھے آنے والے کا معاً ساتھ ہی آ پہنچنا۔ اور درمیان میں وقفہ یا فاصلہ نہ آنے دینا) اَلْمُصَلِّیْ فِیْ کَلَامِ الْعَرَبِ السَّابِقُ الْمُتَقَدِّمُ (اوروں سے آگے بڑھ جانا) صَلّٰی یَدَهٗ بِالنَّارِ سَخَّنَهَا (شدت سردی کے وقت آگ تاپنا) (لسان العرب) نیز اس کے معنے دوام ترقی کے ہیں۔ (حاشیہ صحیح مسلم طبع مصر مطبع بابی جلبی)۔ اور اس کے معنے جسمانی اور فعلی عبادت کے بھی کئے جاتے ہیں (زرقانی شرح موطا)۔ پس وَالصَّلَوٰاتُ لِلّٰہِ کے معنے یہ ہیں کہ ہم حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی ہی تعظیم اور تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور اسی سے لزوم اور دوام کے ساتھ وابستگی رکھتے ہیں۔ اسی کے حضور دعائیں اور استغفار کرتے ہیں۔ اسی کے لئے ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ اسی سے ہم دایمی ترقی کی درخواست کرتے ہیں۔ اور جس کی تعظیم و تکریم کرتے اور حسن ثناء بیان کرتے ہیں۔ محض اسی کی رضا کے لئے کرتے ہیں۔ اور ان باتوں کی توفیق دینا بھی اسی کا کام ہے۔ اور ہماری تمام فعلی عبادات بھی اسی سے خاص ہیں۔ اس لفظ کا تعلق خصوصیت سے مستقبل اور آئندہ کے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی الٰہی صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔ ”یہ الہام

آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے" (بدر یکم جون ۱۹۰۵ء)

(۳) اَلطَّیِّبَاتُ طَیِّبَۃٌ (اور طیّب) کی جمع ہے جس کے معنے ہیں۔ دعائیں۔ اذکار۔ پاک کلمات۔ پاک اموال۔ صدقات اور مالی عبادات۔ اور وَالطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ کے یہ معنے ہیں کہ ہمارے تمام اذکار اور تمام مالی عبادات محض اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور یہ کہ ان باتوں کا میسر آنا اسی کے فضل وکرم سے وابستہ ہے۔ نیز اس میں نعم الہیہ کا شکر اپنا کچھ نہ رکھنے اور سب کچھ اسی کا کردینے کا اقرار۔ اور زیادت فضل کی دعا ہے۔

(۴) اَلسَّلَامُ فعل سَلَّمَ کا اسم مصدر ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ السلام علیکم کہنا۔ تمام عیوب آفات اور مصائب سے بچانا اور محفوظ رکھنا (اور تسلیم کے معنے ان کے علاوہ یہ بھی ہیں کہ سپرد کردینا۔ پورے طور پر رضامند ہو جانا۔ اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرلینا۔ اور ملاوٹ سے پاک رکھنا)۔

(۵) رَحْمَۃٌ کے معنی ہیں کسی کو تکلیف میں پاکر اس پر شفقت اور کرم کرنا۔ اس کی تکلیف کو دور کرنا یا دور کرنے کی کوشش کرنا۔ مہربان ہونا۔ احسان کرنا اور قصوروں کو معاف کرنا۔ خود بخود کرم کرنا۔ محنت کا اچھا اجر دینا۔ اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھنا۔

(۶) بَرَکَۃٌ کے معنے ہیں بڑھنا۔ دوام اور ثبات پانا اور مستحکم ہو جانا۔ سعادت پانا اور زوال سے محفوظ رہنا۔ طہارت۔ خوشنودی اور دوام شرف وکرامت۔

درود شریف کے بعض دیگر مواقع ماثورہ

دیگر جن مواقع میں درود شریف کے پڑھنے کی احادیث نبویہ میں تاکید

اور ہدایت پائی جاتی ہے۔ ان میں سے اذان کے بعد (بطریق مسنون) دعا کے وقت۔ جمعہ کے روز۔ آنحضرت ﷺ کا ذکر آنے پر۔ اور قبر نبوی پر درود شریف پڑھنے کا ذکر اس سے قبل آچکا ہے۔ اس لئے اسے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب چند ایسے مواقع کا ذکر کیا جاتا ہے جو اس سے پہلے بیان نہیں ہوئے۔

دعاء قنوت میں

دعاء قنوت کے آخر میں وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ یا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ کے الفاظ میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا متعدد احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اور چونکہ دعا قنوت اس ماثور دعا کے علاوہ اور الفاظ میں بھی اور خود اپنی زبان میں بھی کی جاسکتی ہے بلکہ کرنی چاہئے۔ اس لئے اس میں درود شریف بھی اپنی زبان میں یا جن الفاظ میں چاہیں پڑھا جاسکتا ہے

نماز جنازہ میں

نماز جنازہ میں بھی دوسری تکبیر کے بعد درود شریف کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے مقدم الفاظ وہی ہیں جو نماز میں پڑھے جاتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ خود اپنی زبان میں بھی درود پڑھنا اور اس میں گزشتہ صالحین کے لئے بھی دعائیں کرنا چاہئے۔ اور اس درود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل اور یاد کرلینا چاہئے۔

مسجد میں آنے اور جانے کے وقت

جامع ترمذی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ مسجد میں داخل ہونے لگتے تو پہلے اپنے آپ پر (اپنے اسم مبارک محمد کے ذکر کے ساتھ) درود اور سلام بھیجتے۔ اور اس کے بعد یہ دعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (اے اللہ مجھے بخش۔ اور اپنی رحمت کے تمام دروازے مجھ پر کھول دے۔ یعنی ہر رنگ میں مجھے نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کی توفیق دے)۔ اور جب آپ مسجد سے واپس تشریف لے جانے لگتے۔ تو پہلے اپنے آپ پر (اپنے اسم مبارک محمد کے ذکر کے ساتھ) درود اور سلام بھیجتے۔ اور اس کے بعد یہ دعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ (اے اللہ مجھے بخش اور اپنے فضل کے تمام دروازے مجھ پر کھول دے)۔ جیسے نماز سے فارغ ہو کر اور مسجد سے باہر جا کر طلب اور تلاش کرنے کا سورۃ جمعہ میں حکم دیا گیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی ذات پر درود بھیجتے وقت اپنے لئے ضمیر متکلم استعمال کرنے کی بجائے اپنے اسم مبارک محمد کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ درود شریف کو اس نام کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ جیسا کہ درود کے الفاظ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے ان تمام احادیث میں جن میں درود شریف کے طریق کی تعلیم دی گئی ہے۔ آپ کے اس اسم مبارک کے ساتھ آپ پر درود بھیجنے کا ارشاد ہے۔ کیونکہ درود شکر نعمت ہے۔ اور حمد کے معنے بھی شکر

کے ہیں۔ اس لحاظ سے محمد کے معنے ہیں تمام عالم کے شکریہ کا مستحق۔ پس اس مقدس نام کے ساتھ درود شریف کو خاص نسبت اور تعلق ہے۔

آپ کا اسم مبارک لکھنے کے وقت

جلاء الافہام میں بحوالہ کتاب ابی الشیخ منقول ہے:۔

(۴۶) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَّمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتٰبِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص کسی تحریر میں مجھ پر درود بھیجے گا۔ اس کے لئے فرشتے اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس تحریر میں (پڑھا جاتا) رہے گا۔

اس حدیث میں صلوٰۃ کی جزاء کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔ اور بہت سی اور احادیث میں اس کا نام بھی صلوٰۃ ہی رکھا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کے معنے استغفار کے بھی ہیں

وضو کے بعد

جلاء الافہام میں بحوالہ کتاب ابی الشیخ مذکور ہے:۔

(۴۷) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنْ طُھُوْرِہٖ فَیَقُلْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لْیُصَلِّ عَلَیَّ فَاِذَا قَالَ

ذٰلِكَ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب وضو کر چکو۔ تو پہلے کلمہ شہادت پڑھو۔ اور اس کے بعد مجھ پر درود بھیجو۔ ایسا کرنے سے (اس) رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں (جس کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ یعنی نماز کو صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق ملتی ہے)

صبح وشام

جلاء الافہام میں بحوالہ طبرانی مروی ہے:۔

(۴۸) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص روزانہ صبح وشام مجھ پر دس دس بار درود بھیجے گا۔ اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔

ہر ایک اہم کلام سے پہلے

جلاء الافہام میں بحوالہ ابو موسیٰ مدینی مروی ہے:۔

(۴۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلَامٍ لَّا يُذْكَرُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَيُبْدَأُ بِهٖ وَبِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ كُلِّ بَرَكَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس (اہم) کلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کے بعد مجھ پر درود نہ ہو۔ وہ بے خیر اور برکت سے خالی ہوگا۔

احباب کی باہم ملاقات کے وقت

جلاء الافہام میں بحوالہ مسند ابو یعلی موصلی مروی ہے:۔

(۵۰) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کے جو دو بندے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے باہم ملاقات کے وقت خدا تعالیٰ کے نبی ﷺ پر درود بھیجیں گے۔ ان کے الگ ہونے سے پہلے ان کے سب گناہ اور قصور معاف کر دیئے جائیں گے۔ تقدیم کے بھی اور تاخیر کے بھی۔

دیگر بعض مواقع

ان کے علاوہ خطبوں میں۔ اقامت نماز کے بعد۔ اور نماز عید کی تکبیرات کے درمیان درود شریف کا پڑھنا بھی احادیث سے مسنون ثابت ہوتا ہے۔ اور حج اور عمرہ میں صفا و مروہ پر پہنچ کر۔ حجر اسود کی تقبیل کے

وقت۔ بازار کی طرف جاتے وقت۔ پچھلی رات اٹھنے کے وقت۔ مجلس سے اٹھ کر جاتے وقت۔ مساجد کے پاس سے گزرتے وقت اور رشتہ کی تحریک کرتے وقت درود شریف کا پڑھنا بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال اور طریق عمل سے ثابت ہوتا ہے۔ اور بعض مواقع پر بعض اکابر ائمہ دین رحمہم اللہ تعالیٰ نے درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔ جیسے قرآن کریم کو ختم کرنے کے وقت۔ تبلیغ دین اور تعلیم دین کے وقت۔ نماز میں تشہد کے سوا دوسرے ارکان میں۔ سونے کے وقت۔ نیند سے اٹھنے کے وقت۔ نماز جنازہ کے لئے جاتے وقت۔ دعوتوں وغیرہ میں شمولیت کے موقع پر۔ نماز کے بعد۔ اور بعض بزرگوں نے چھینک آنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرتے وقت بھی درود شریف پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔

احادیث درباره الفاظ درود شریف

(۵۱) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ ابْنُ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ۔ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ (تابعی) سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں ایک دفعہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ (صحابی) ملے اور کہنے لگے میں آنحضرت ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات بطور ہدیہ تمہیں پہنچاؤں؟ میں نے کہا آپ ضرور مجھے یہ ہدیہ دیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمدؐ کی آل پر درود بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ تو محمدؐ پر اور محمدؐ کی آل پر برکات بھیج۔ جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکات بھیجے ہیں تو بہت ہی حمد والا اور بزرگی والا ہے

نوٹ ا۔ یہ درود شریف سنن ابن ماجہ میں بھی مذکور ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ سے نہیں بلکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔ اور اس کے شروع میں درود شریف کے کچھ اور الفاظ بھی

ہیں۔ جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۸۹ پر درج ہو چکے ہیں۔

نوٹ ۲۔ سنن نسائی میں بھی یہ الفاظ درود شریف بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ آتے ہیں۔ لیکن ان میں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کی بجائے وَبَارِکْ آتا ہے اور تفسیر درمنثور میں بھی بحوالہ سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن ابی حاتم وابن مردویہ مذکور ہیں۔ اور ان میں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کی بجائے وَبَارِکْ اور درود کے دوسرے حصہ میں وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ کی بجائے وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کی بجائے وَبَارِکْ کے علاوہ دونوں جگہ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ کی بجائے وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے

(۵۲) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَیْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر وکتاب الدعوات)

(ترجمہ) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ صحابہؓ کی طرف سے حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا کہ حضورؐ پر سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ درود کس طرح بھیجا جائے۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

نوٹ:۔ اس روایت میں درود شریف کے دونوں حصوں میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ نہیں ہے بلکہ صرف عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں اس کے علاوہ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کی بجائے وَبَارِکْ ہے۔ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں بجائے اس فرق کے یہ فرق ہے کہ دوسرے حصہ درود میں وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے وَاٰلِ مُحَمَّدٍ آیا ہے۔ اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں اس درود کے دونوں حصوں میں وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ہے۔

(۵۳) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْنَا (اَوْ قَالُوْا) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ وَاَنْ نُّسَلِّمَ عَلَیْکَ فَاَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاہُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (سنن ابی داؤد)

(ترجمہ) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم آپ پر درود بھی بھیجیں اور سلام بھی۔ سو سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ درود آپ پر کس طرح بھیجا جائے۔ فرمایا یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

نوٹ۔ اس درود شریف کے پہلے حصہ میں صرف عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے اور اس دوسرے حصہ میں صرف عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور ایک روایت میں اس کے برعکس پہلے حصہ میں عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور دوسرے میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اور اس دوسری روایت کے پہلے حصہ کے آخر میں اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ نہیں آتا۔ اور دوسرا حصہ وَبَارِکْ سے شروع ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں دونوں حصوں میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے اور باقی تمام درود مطابق درود شریف اول ہے۔ اور اسی کے مطابق جامع ترمذی میں بھی ایک روایت ہے مگر اس میں اَللّٰھُمَّ بَارِکْ کی بجائے وَبَارِکْ ہے اور سنن ابی داؤد کی ایک روایت میں اس درود کے دونوں حصوں میں وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ہے نیز دونوں جگہ صرف عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور پہلے حصہ کے آخر میں اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ نہیں ہے۔ اور دوسرا حصہ وَبَارِکْ سے شروع ہوتا ہے۔

(۵۴) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَمَنَّیْنَا اَنَّهٗ لَمْ یَسْئَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا عَلِمْتُمْ (صحیح مسلم وجامع ترمذی)

(ترجمہ) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (یعنی بعض صحابہ) ایک دفعہ حضرت سعد بن عبادہؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ اس پر حضرت سعدؓ کے لڑکے بشیر نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اس کے ماتحت ہم آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ یہ سوال سن کر حضور خاموش ہوگئے۔ جس سے ہمیں یہ خیال ہوا کہ شاید آپ نے اس سوال کو ناپسند فرمایا ہے۔ اور ہم دل میں کہنے لگے کہ کاش وہ سوال نہ کرتا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اور سلام کا طریق وہی ہے جو تمہیں معلوم ہوچکا ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے پایا جاتا ہے کہ درود شریف کے الفاظ بھی الہامی ہیں۔ اس درود میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ کا لفظ نہیں ہے۔ اور فِی الْعَالَمِیْنَ کا لفظ زیادہ ہے۔ اور اس سے مراد اقوام عالم بھی ہوسکتی ہیں۔ اور حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے آنحضرت ﷺ کا تمام اقوام عالم

کی طرف مبعوث ہونا حضرت ابراہیم پر محیط عالم صورت میں خدا تعالیٰ کی برکات کے نزول کا نہایت روشن ثبوت ہے۔ اور دنیا و آخرت بھی مراد ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (بقرہ:۱۳۱)

نوٹ۲۔ یہ حدیث جامع ترمذی میں بھی آئی ہے اور موطا امام مالک میں بھی ہے۔ مگر اس کے پہلے حصہ درود شریف میں عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ کی بجائے عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ہے اور درمنثور میں بھی بحوالہ موطا امام مالک۔ مسند عبدالرزاقؒ ۔ مسند ابن ابی شیبہ۔ مسند عبد بن حمید۔ سنن ابی داؤد۔ جامع ترمذی۔ سنن نسائی وکتاب ابن مردویہ مروی ہے۔ اور اس میں دونوں جگہ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ہے اور سنن ابی داؤد میں بھی ہے۔ اور اس میں بھی دونوں حصوں میں عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ہے۔ اور وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ہے۔ اور اس کی ایک روایت جلاء الافہام میں مسند امام احمد۔ صحیح مسلم۔ جامع ترمذی اور سنن نسائی کے حوالہ سے منقول ہے جو اس حدیث کی پہلی روایت کے مطابق ہے۔ مگر وہ صرف كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ تک ہے۔ اور سنن نسائی کی ایک روایت میں صرف یہ الفاظ ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اور درمنثور میں بھی بحوالہ تفسیر ابن جریر یہ آخری الفاظ مروی ہیں۔ مگر ان میں كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ کی بجائے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ہے۔

(۵۵) عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ

رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (درمنثور بحوالہ ابن خزیمہ وعاصم وبیہقی)

(ترجمہ) حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر نماز میں سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ مگر جب آپ پر درود بھیجنے لگیں۔ تو کس طرح بھیجیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا۔ جب مجھ پر درود بھیجنا ہو تو یوں کہا کرو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

نوٹ:۔ یہ درود شریف سنن دار قطنی میں بھی مروی ہے۔ اور سنن ابی داؤد میں بھی یہ درود شریف آتا ہے مگر اس میں صرف یہ الفاظ ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اور

جلاء الافہام میں بحوالہ بیہقی صرف یہ الفاظ منقول ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ اس حدیث میں اَلنَّبِیِّ کے لفظ سے آیت یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اَلْاُمِّیُّ کے معنے یہ بھی ہیں کہ جو اُمّ القریٰ میں بھیجا جانیوالا نبی ہے اور جس کی بعثت تمام اقطار عالم کی طرف اور تمام آبادیوں کے باشندوں کی طرف ہوئی ہے اور جس کی تربیت کا تمام عالم محتاج ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۵۶) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا التَّسْلِیْمُ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ (حضور پر) سلام بھیجنے کا طریق تو یہ (تشہد میں مذکور ہی) ہے درود حضور پر کس طرح بھیجا جائے۔ فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ (صحیح بخاری)

نوٹ:۔ صحیح بخاری میں اس حدیث کی ایک روایت میں کَمَا بَارَکْتَ کے بعد عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ کی بجائے عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے اور ایک میں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اور کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں اس درود کے دونوں حصوں میں عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور ایک اور روایت میں جو جلاء الافہام میں بحوالہ صحیح بخاری و سنن نسائی و سنن ابن ماجہ مذکور ہے اس درود میں

پہلی بار عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اور دوسری بار عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ۔

نوٹ ۲۔ عربی زبان میں اضافت کے دو طریق ہیں ایک بواسطہ حرف جر ظاہر جیسے بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (بقرہ: ۳۷) یعنی تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور دوسرا بلا ذکر حرف جر۔ جیسے کِتَابُ اللّٰہِ (اللہ تعالیٰ کی کتاب) پہلی صورت میں مضاف نکرہ کا نکرہ ہی رہتا ہے اور دوسری صورت میں معرفہ بن جاتا ہے۔ اور گو وہ نام کئی افراد پر بولا جا سکتا ہو۔ مگر یہ اضافت اس فرد کو باقی افراد سے اس وصف میں ممتاز کر دیتی ہے جیسا کہ آیت لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ (سورہ جن) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا نام عبد اللہ رکھ کر بتایا گیا ہے کہ آپ عبودیت کے لحاظ سے بھی تمام مخلوق سے بڑھ کر اور بالاتر ہیں۔ جیسا کہ آپ نبوت کے لحاظ سے تمام انبیاء کے سردار ہیں۔ پس اس درود شریف میں عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کے معنی یہ ہیں کہ آپ بلحاظ عبودیت میں بھی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔ اور بلحاظ رسالت بھی۔ اسی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا" (اتمام الحجہ صفحہ ۲۸)

"معنے نبوت کے اور علت غائی رسالت اور پیغمبری کی انہیں کی ذات بابرکات میں متحقق ہو رہی ہے"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۲۵)

اور رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:۔

"نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب

نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے"۔

جس کے یہ معنے ہیں کہ پہلے انبیاء ان معنوں میں کامل اور تام نبی نہیں تھے جن معنوں میں آپ کامل اور تام نبی ہیں۔ جس کی وجہ سے ان نبوتوں کے دور میں کسی شخص کا امتی نہ کہلانا بلکہ صرف نبی کہلانا اس وقت کے انبیاء کی ہتک کا موجب نہیں تھا لیکن آپ کی نبوت چونکہ تامہ اور کاملہ ہے اس لئے اس کی موجودگی میں کوئی شخص آپؐ کا امتی کہلانے کے بغیر نبی نہیں کہلا سکتا۔ غرض اس درود میں عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کے الفاظ اس بات کی طرف رہنمائی کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہر لحاظ سے اکمل فرد اور جامع کمالات انسانیت و نبوت و رسالت ہیں۔

(۵۷) عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ

مَّجِیْدٌ (صحیح بخاری)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) بعض صحابہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ ہم آپ پر درود کس طرح پر بھیجا کریں۔ آپ نے فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

نوٹ:۔ درِ منثور میں یہ درود شریف ترمذی کے سوا تمام اصحاب صحاح نیز امام مالکؒ۔ امام احمدؒ۔ عبد بن حمید اور ابن مردویہ کے حوالہ سے منقول ہے مگر اس میں کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ کی بجائے کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں اس درود شریف میں دونوں جگہ وازواجہ کی بجائے وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ ہے۔ اور اس کی ایک روایت میں یہ درود شریف اس طرح پر آتا ہے:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اور سنن ابن ماجہ میں اس کے دونوں حصوں میں عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ کی بجائے عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے۔ اور اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ صرف دوسرے حصہ میں ہے۔ اور اس سے پہلے فِی الْعٰلَمِیْنَ بھی ہے۔ اور سنن ابی داؤد میں بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ الفاظ ہیں:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ازواج مطہرات

نوٹ ۲۔ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے نام یہ ہیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔ جو ابراہیم کے سوا آنحضرت ﷺ کی تمام اولاد کی ماں ہیں (ابراہیم ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے)۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابو سفیان رضی اللہ عنہ، ان کا اصل نام رملہ تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن مغیرہ، ان کا اصل نام ہند تھا۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا جن کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے نکاح کا سورہ احزاب میں ذکر ہے۔ حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ جو عقد نبوی میں آنے کے بعد صرف دو تین مہینے زندہ رہیں۔ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا۔ یہ دونوں جنگی قیدیوں میں آئی تھیں۔ موخر الذکر حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث جو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ یہ کل ۱۱ ازواج مطہرات ہیں اور ماریہ قبطیہ کو شامل کر کے ۱۲ ہوتی ہیں

ذریت نبوی

نوٹ ۳۔ آنحضرت ﷺ کی ذریت کے متعلق سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سیرت خاتم النبیین حصہ اول میں سے حسب ذیل فقرہ نقل کر دینا کافی ہوگا۔

”آنحضرت ﷺ کی جتنی بھی اولاد ہوئی۔ وہ سب (سوائے ابراہیم کے۔ جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے) خدیجہؓ کے بطن سے ہوئی۔ لکھا ہے کہ خدیجہؓ سے آپ کے تین لڑکے ہوئے۔ اور چار لڑکیاں۔ لڑکوں کے نام یہ ہیں۔ قاسم۔ طاہر۔ طیب۔ بعض ایک اور چوتھا بیٹا عبد اللہ قرار دیتے ہیں۔ مگر بعض کا یہ خیال ہے کہ طاہر ہی کا اصل نام عبد اللہ تھا۔ واللہ اعلم۔ لڑکیوں کے نام یہ ہیں۔ زینب۔ رقیہ۔ ام کلثوم اور فاطمہ۔ آنحضرت ﷺ کی کنیت ابو القاسم آپ کے بڑے بیٹے قاسم کے نام پر تھی۔

آنحضرت ﷺ کی اولاد نرینہ سب بچپن میں ہی فوت ہو گئی۔ مگر لڑکیاں سب بڑی ہوئیں۔ اور اسلام لائیں۔ لیکن سوائے چھوٹی لڑکی فاطمہ الزہراء کے باقی کسی لڑکی کی نسل نہیں چلی۔ بڑی لڑکی زینب ابو العاص بن ربیع کے ساتھ بیاہی گئیں۔ جو حضرت خدیجہ کے ایک عزیز تھے۔ ابو العاص کے ہاں زینب کے بطن سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئے۔ مگر لڑکا تو بچپن میں ہی فوت ہو گیا۔ اور لڑکی بڑی ہوئی۔ اور حضرت فاطمہ کی وفات کے بعد حضرت علی کے عقد میں آئی۔ مگر اس کی نسل نہیں چلی۔ آنحضرت ﷺ امامہ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ ابو العاص ہجرت کے کئی سال بعد تک اسلام نہیں لائے۔ جس کی وجہ سے زینب کو بھی بعض تکالیف کا

سامنا کرنا پڑا۔ زینب آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئیں۔

رقیہ اور ام کلثوم آنحضرت ﷺ کے چچا ابولہب کے دو لڑکوں عتبہ اور عتیبہ کے عقد میں آئیں۔ مگر اسلام کے زمانہ میں جب ابولہب نے آنحضرت ﷺ کی سخت مخالفت کی۔ تو طرفین کی خواہش پر یہ دونوں نکاح فسخ ہو گئے۔ اس کے بعد رقیہ اور ام کلثوم یکے بعد دیگرے حضرت عثمان بن عفان کے نکاح میں آئیں جس کی وجہ سے ان کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ مگر ان دونوں کی نسل نہیں چلی۔ رقیہ کا جنگ بدر کے زمانے میں اور ام کلثوم کا فتح مکہ کے بعد انتقال ہو گیا۔

سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہ تھیں۔ یہ ہجرت کے بعد حضرت علی کے عقد میں آئیں۔ اور انہیؓ کے بطن سے حضرت امام حسن و حسین پیدا ہوئے۔ جن کی اولاد مسلمانوں کے اندر سید کہلاتی ہے۔ حضرت فاطمہ آنحضرت ﷺ کی وفات سے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں"

(سیرۃ خاتم النبیین حصہ اول صفحہ ۹۱، ۹۲)

(۵۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"۔

(در منثور بحوالہ ابن مردویہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ درود آپ پر کس طرح بھیجا جائے۔ فرمایا یوں کہا

کرو۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس درود شریف کی ایک روایت حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور اس میں وَبَرَکَاتِکَ کی بجائے وَرَحْمَتِکَ ہے۔ اور عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے۔ اور عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ کی بجائے عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ہے اور ایک روایت میں وَرَحْمَتِکَ بھی ہے۔ اور اس کے بعد وَبَرَکَاتِکَ بھی۔ اور باقی الفاظ موخر الذکر ہی ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں وَبَرَکَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ ہے۔ اور وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کی بجائے وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ہے۔

(۵۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(جلاء الافہام بحوالہ محمد بن اسحاق سراج و در منثور بحوالہ عبد بن حمید و نسائی و ابن مردویہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ (ایک دفعہ) بعض صحابہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حضور پر درود کس طرح پر بھیجا کریں۔ فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(۶۰) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْہُ دَرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃِ مِنَ الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَہٗ وَفِی الْعِلِّیِّیْنَ ذِکْرَہٗ وَ دَارَہٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (در منثور بحوالہ ابن مردویہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) ہم لوگوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! حضور پر سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے درود حضور پر کس طرح بھیجا کریں۔ فرمایا یوں کہا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَبْلِغْہُ دَرَجَۃَ الْوَسِیْلَۃِ مِنَ الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ مَوَدَّتَہٗ وَفِی الْعِلِّیِّیْنَ ذِکْرَہٗ وَدَارَہٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اے اللہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیج۔ اور جنت میں آپ کو وسیلہ کے مقام پر پہنچا۔ اے اللہ آپ کو اپنے برگزیدہ لوگوں کا محبوب اور اپنے مقربین کا پیارا بنا۔ اور سب سے بالا تر مقام والے لوگوں میں آپ کو شرف اور مقام بخش۔ (اے نبی) آپ پر اللہ کا سلام اور رحمت اور اس کی برکات ہوں۔

باب پنجم

درود شریف کے متعلق ارشادات

حضرت خلیفۃ المسیح الاول والثانی رضی اللہ عنہما

درود شریف کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول کے ارشادات

نماز کے تشہد میں آنحضرتؐ پر سلام۔

آنحضرتؐ کے بعض احسانات

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جوش انسان کے دل میں فطرتاً پیدا ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہم پر کیسے کیسے احسان ہیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو جانا' مانا اور پہچانا۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہمیں خدا کے اوامر ونواہی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی راہیں بذریعہ قرآن شریف معلوم ہوئیں۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے خدا کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ اذان اور نماز ہمیں میسر ہوا۔ اور وہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج تک ترقی کر سکتے ہیں۔ حتی کہ خدا سے مکالمہ ومخاطبہ ہو سکتا ہے۔ وہی ہیں جن کے ذریعہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی۔ اور وہی ہیں جو خدا نمائی کا اعلیٰ ذریعہ ہیں۔

کلمہ طیبہ میں عَبْدُہٗ نہ ہوتا تو آپ کو خدا ہی سمجھا جاتا

غرض آنحضرت ﷺ کے ہم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں کہ جس

طرح سے اور قومیں اپنے محسنوں اور نبیوں کو بوجہ ان کے انعامات کثیرہ کے غلطی سے بجائے اس کے کہ ان کو خدانمائی اور خداشناسی کا ایک آلہ سمجھتے۔ انہی کو خدا بنالیا۔ اور توحید سکھانے والے لوگوں کو واحد و یگانہ مان لیا۔ اور ان کی تعلیمات کو جو نہایت ہی خاکساری اور عبودیت سے بھری ہوئی تھیں۔ بھول کر ترک کردیا۔ اور انہی کو معبود یقین کرلیا۔ ہم مسلمان بھی ممکن تھا کہ ایسا کر بیٹھتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اور اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک ابتلا سے بچانے کی غرض سے مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا فقرہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا جزو بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے شرک سے بچالیا۔

آپ کی قبر کا مدینہ میں ہونا بھی شرک سے امن کا موجب ہوا

بلکہ اسی باریک حکمت کے لئے آنحضرت ﷺ کی قبر بھی مدینہ منورہ میں بنوائی۔ مکہ معظمہ میں نہیں رکھی۔ کیونکہ اگر مکہ معظمہ میں آپ کی قبر ہوتی تو ممکن تھا کہ کسی کے دل میں خیال پرستش کا آجاتا۔ یا کم از کم دشمن اور مخالف ہی اس بات پر اعتراض کرتے۔ مگر اب مدینہ میں قبر ہونے سے جو لوگ مکہ معظمہ میں جانب شمال سے جانب جنوب منہ کرکے نماز ادا کرتے ہیں۔ تو ان کی پیٹھ آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کی طرف ہوتی ہے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے یہ ایک راہ آپ کی قبر کے نہ پوجا جانے اور مسلمانوں کے شرک میں مبتلا نہ ہونے کے واسطے بنادی۔ غرض اسی طرح جن باتوں میں اس بات کا وہم و گمان بھی ہو سکتا تھا کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنائے گا۔ یا آپ کے شریک فی الذات یا فی الصفات ہونے

کا گمان بھی جن باتوں سے ممکن تھا۔ ان کا خود خدا نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم میں ایسا بندوبست کردیا۔ کہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو۔

سلام بصیغہ مخاطب بھیجنے کی وجہ

مگر چونکہ محسن سے محبت کرنا اور گرویدہ احسان ہونا انسانی فطرت کا تقاضا تھا۔ اس واسطے ایک راہ کھولدی۔ کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں اور اس طرح سے آنحضرت ﷺ کے مدارج میں ترقی ہوا کرے۔ چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت ﷺ کے واسطے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کا پاک تحیہ پیش کرتا ہے۔ اور دردِ دل سے گداز ہو کر گویا آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے آپ کی ایسی محبت پیدا کرلیتا ہے۔ جیسے آنحضرت ﷺ اس کے سامنے موجود ہیں۔ آپ کے حسن واحسانات کے نقشہ اور مہربانیوں سے آپ کا وجود حاضر کی طرح سامنے لاکر مخاطب کے رنگ میں دعا کرتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

برکت کی دعا میں کیا تعلیم ہے

بِرْكَةٌ عربی زبان میں تالاب کو کہتے ہیں۔ یہ اس نشیب کا نام ہے جہاں ادھر ادھر کا پانی جمع ہوتا ہے۔ مبارک بھی اسی سے نکلا ہے۔ اور برکت بھی اسی سے ہے۔ مطلب یہ کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں ہمیشہ کچھ ایسے پاک لوگ پیدا ہوتے رہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے اصل اور حقیقی مذہب اور تعلیم توحید کو قائم کرتے اور شرک وبدعات کا جو بھی امتداد زمانہ کی وجہ سے اسلام میں راہ پا

جاویں۔ ان کا قلع قمع کرتے رہیں۔ اور یہ ضروری بات ہے کہ آپ کی سچی تعلیم و تربیت کا نمونہ ہمیشہ بعض ایسے لوگوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوتا رہے۔ جو امت مرحومہ میں ہر زمانہ میں موجود ہوا کریں۔ چنانچہ قرآن شریف میں بھی بڑی صراحت سے اس بات کو بالفاظ ذیل بیان کیا گیا ہے:۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ (نور:۵۶)

خدام دین کے لئے دعا کی تعلیم

اسی طرح سے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ کہنا اور رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کے دین کے سچے خادموں جو صحابہؓ، اولیاء اللہ، اصفیاء، اتقیاء اور ابدال کے رنگ میں آئے۔ اور قیامت تک آتے رہیں گے، کے واسطے بھی بوجہ ان کی حسن خدمات کے جن کی وجہ سے انہوں نے بعد رسول کریم ﷺ ہم پر بہت بڑے بھاری احسانات اور انعامات کئے، دعا کریں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی اس گروہ پاک کی مخالفت کرے گا۔ اور اس کو نظر عزت سے نہ دیکھے گا۔ اور ان کے احکام اور فیصلوں کی پروا نہ کرے گا۔ تو وہ فاسق ہو گا۔ بلکہ وہاں تک جہاں تک تعظیم الٰہی اور تعظیم کتاب اللہ اور تعظیم رسول اللہ ﷺ اجازت دیتی ہو، اس گروہ کا ادب و عزت کرنے اور اس خیل پاک کے حق میں دعائیں کرنے کا حکم قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ آیت ذیل میں اس مضمون کو

یوں ادا کیا گیا ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ (الحشر:۱۱)

کسی سے بغض نہ رکھنا چاہئے

غرض اپنے پہلے بزرگوں اور خادمان اسلام و شریعت محمدیہ کے واسطے دعائیں کرنا اور ان کی طرف سے کوئی بغض و کینہ، غل و غش دل میں نہ رکھنا یہ بھی ایمان اور ایمان کی سلامتی کا ایک نشان ہے۔ پس انسان کو مرنج و مرنجاں ہونا چاہئے۔ اور خدا کی باریک در باریک حکمتوں اور قدرتوں پر ایمان لانا چاہئے۔ اور کسی سے بھی بغض و کینہ دل میں نہ رکھنا چاہئے۔ خدا کی شان ستاری سے ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جن کو تمہاری نظریں برا اور بدخیال کرتی ہیں ان کو توبہ کی توفیق مل جائے۔ اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَۃِ الْعَبْدِ خدا اپنے بندوں کی توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر جس کا کسی ویران اور بھیانک وسیع جنگل میں سامان خورونوش گم ہو جائے اور اس لئے اسے ہلاکت کا اندیشہ ہو۔ مگر پھر اسے سامان میسر آجائے۔ جس طرح وہ شخص خوش ہو گا۔ اس سے بھی کہیں بڑھ کر خدا اپنے بندوں کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔ پس کسی کو حقارت کی نظر سے مت دیکھو۔ خدا نکتہ نواز بھی ہے۔ اور نکتہ گیر بھی۔ ممکن ہے جسے تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ اور دوسرا اپنے کبر کی وجہ سے راندۂ درگاہ اور ہلاک ہو جاوے۔ بعض بدیاں حبط اعمال کا موجب ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اعمال جہنم میں لے جاتے ہیں۔

تمام صالحین کے لئے دعا کی تعلیم

"تمام صالحین کے واسطے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ ان کے احسانات اسلام اور مسلمانوں پر بہت کثرت سے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ انہوں نے یہ دین اور یہ کتاب اور یہ سنت' یہ نماز و روزہ ہم تک پہنچانے کے واسطے کس طرح اپنی جانیں خرچ کر دیں۔ خون پانی کی طرح بہا دیئے۔ اپنے نفسوں پر آرام اور نیند حرام کر لی۔ کتنے بڑے بڑے سفر پاپیادہ اس مشکلات کے زمانہ میں کئے۔ ایک ایک حدیث کی تحقیقات اور اس کے راوی کے منہ سے سننے کے واسطے سینکڑوں کوسوں کے ناقابل گذر اور دشوار گذار سفر انہوں نے کئے۔ پس ان کے احسانات' ان کے مساعی جمیلہ' کوششوں' محنتوں اور جانفشانیوں کو نظر کے سامنے رکھ کر ان کے واسطے درد مند دل سے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرو۔ اگر ان کی ایسی محنتیں اور کوششیں نہ ہوتیں۔ اور وہ بھی ہماری طرح ست اور کاہل ہوتے۔ تو غور کرو کہ کیا اسلام موجودہ حالت میں ہو سکتا تھا۔ اور ہم مسلمان کہلانے کے مستحق ہو سکتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ پس ان کے واسطے دعائیں کرنا اور نماز میں ان کے حقوق ادا کرنے کا جزو ہونا بھی لازم اور ضروری تھا۔ بلکہ ازبس ضروری تھا۔ کیونکہ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ۔" (الحکم جلد ١٢ نمبر ٢٥)

درود میں آنحضرت ﷺ کے لئے کیا دعائیں کی جاتی ہیں

(ماخوذ از خطبہ جمعہ مورخہ ٢٥ فروری ١٩١٠ء)

"اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ہر دو رکعت کے

بعد پڑھا جاتا ہے۔ جس قدر کوئی احسان کرے۔ اسی قدر اس سے محبت بڑھتی ہے اور ایثار پیدا ہوتا ہے۔ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا۔ جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَیْھَا (اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ایسی فطرت بخشی ہے کہ جو احسان کرے۔ اس سے فطرۃً دلی محبت پیدا ہو جاتی ہے) اللہ تعالیٰ نے ہم پر کیا کیا احسان کئے ہیں...... وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ (اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام ضرورتیں پوری کیں۔ اور جو کچھ تمہاری فطرت نے مانگا وہ اس نے تمہیں دیا) پھر اس کے غلط استعمال یا اپنی شامت اعمال نے لَا تُؤْتُوا السُّفَھَاءَ اَمْوَالَکُمْ (صحیح محل پر خرچ کرنے کی اہلیت نہ رکھنے والوں کے قبضہ میں اموال نہ دو) کے ماتحت کسی کے لئے اس میں تنگی پیدا کر دی

پھر دوسرے درجہ پر محسن ہے رسول کریم ﷺ۔ کیا کیا تڑپ تڑپ کر دعائیں مانگی ہونگی۔ کیا سوز دل سے التجائیں کی ہونگی۔ جب یہ دین اسلام ہم تک پہنچا۔ پس اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ میں ہم آپ کے لئے سلامتی کی دعا مانگتے ہیں۔ کہ دین اسلام سلامت رہے۔ قیامت کے دن آپ کی عزت میں فرق نہ آئے۔ وہ سید الاولین والاخرین ثابت ہو۔

پھر اسی چشمہ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ میں اور بھی بڑھایا۔ اور جس قدر مخلوق میں اولیاء ہیں۔ خلفاء ہیں۔ نواب (جانشین) ہیں۔ مبلغین ہیں۔ ان سب کے لئے سلامتی چاہی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایسی دعا سے بعض وقت آسمان میں شور پڑ جاتا ہے۔" (اخبار بدر جلد ٩ نمبر ١٩ صفحہ ٢)

بعض کلمات تشہد کی تفسیر

تحیّہ

"تحیہ عربی میں کسی کی تعریف۔ مدح۔ ستائش۔ بڑائی اور اس کی مہربانیوں اور انعامات کے بیان کرنے اور اس کی شکر گزاری کے واسطے اس کے حسن اور احسان کو یاد کر کے اس کے گرویدہ ہونے کے بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے قولی عبادت بھی اس کا ترجمہ کیا ہے۔ عبادت فرمانبرداری اور تعظیم کا نام ہے۔ اس واسطے زبان سے جو کچھ عبادت اور فرمانبرداری کا اظہار کیا جاتا ہے اس کا نام تحیہ ہے۔ چونکہ کل انعامات اور فیوض کا سچا اور حقیقی سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور بجز اس کے خاص فضل کے ہم دنیا و مافیہا کے کل سامان آرام واسائش سے متمتع نہیں ہو سکتے۔ اس لئے صرف اور صرف اسی کی حمد و ستائش کے گیت گانے کو اور اس کی فرمانبرداری کو سب پر مقدم کرنا چاہئے۔ دیکھو اگر کوئی محسن ہمیں ایک اعلیٰ درجہ کی عمدہ اور نفیس گرم پوشاک دے مگر اللہ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اور ہمیں سخت محرقہ تپ ہو۔ تو وہ لباس ہمارے کس کام آسکتا ہے۔ اور اگر ہمارے سامنے اعلیٰ سے اعلیٰ مرغن کھانے قسم قسم کے رکھے جائیں۔ مگر ہم کو قے کا مرض لاحق ہو۔ تو ہم ان کھانوں کی لذت کیسے اٹھا سکتے ہیں۔

غرض غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آسائش و آرام کے کل سامانوں کے مادے پیدا کرنا بھی جس طرح اللہ ہی کا کام ہے۔ اسی طرح سے ان سے متمتع اور بارور ہونا بھی محض اللہ کے فضل پر موقوف ہے۔ صحت عطا کرنا‘ قوت ذائقہ بخشنا‘ قوت ہاضمہ کا بحال رکھنا سب اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف

ہے۔ اس لئے حکم ہے۔ وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ تحدیث نعمت کرنا اور خدا تعالیٰ کے انعامات کا شکر ادا کرنا ازدیاد انعامات کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ پس اس طرح سے تحدیث نعماء اور عطایا الٰہی اور شکر کا اظہار زبان سے کرنے کا نام ہے تحیہ۔

صلوٰۃ

صلوٰۃ اس تعظیم اور عبادت کا نام ہے جو زبان‘ دل اور اعضاء کے اتفاق سے ادا کی جائے۔ کیونکہ ایک منافق کی نماز جو کہ ریاء اور دکھلاوے کی غرض سے ادا کی گئی ہو نماز نہیں ہے۔ نماز بھی ایک تعظیم ہے۔ جس کا تعلق بدن سے ہے۔ بدن کا بڑا حصہ دل اور دماغ ہیں۔ چونکہ زبان نماز کے الفاظ ادا کرنے میں اور دل و دماغ اس کے مطالب و معانی میں غور کر کے توجہ الی اللہ کرنے میں۔ اور ظاہری اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ظاہری حرکات تعظیم کے ادا کرنے میں شریک ہوتے ہیں۔ اور ان سب کے مجموعہ کا نام بدن یا جسم ہے۔ اس لئے بدنی عبادت کا نام صلوٰۃ ٹھہرا۔ دل و دماغ خدا کی بزرگی اور حق سبحانہ کی عظمت کا جوش پیدا کرتے ہیں‘ بذریعہ اس کے انعامات اور حسن واحسان میں غور کرنے کے۔ اور پھر اس جوش کا اثر زبان پر یوں ظاہر ہوتا ہے کہ زبان کلمات تعریف اور ستائش کہنے شروع کر دیتی ہے۔ اور پھر اس کا اثر اعضاء اور ظاہری جوارح پر پڑتا ہے۔ اور ادب و تعظیم کے لئے کمربستہ ہونا‘ رکوع کرنا‘ سجود کرنا وغیرہ ظاہری حرکات تعظیم بجالاتے ہیں۔

طیبات

پھر یہ اثر اسی جگہ محدود نہیں رہتا۔ بلکہ انسان کے مال پر بھی پڑتا ہے۔ اور اس طرح سے انسان اپنے عزیز وطیب مالوں کو خدا کی رضا جوئی اور خوشنودی کے واسطے بے دریغ خرچ کرتا ہے۔ اور اپنے مال کو بھی اپنے دل و دماغ، زبان اور ظاہری اعضاء کے ساتھ شامل و متفق کر کے عبادت الٰہی میں لگا دیتا ہے۔ تو اس کا نام ہے الطیبات جس کو بالفاظ دیگر یوں بیان کیا گیا ہے، مالی عبادت۔ اور یہ بھی صرف اللہ جل شانہ کا حق ہے۔

غرض التحیات، الصلوات، الطیبات تینوں طرح کی عبادات فقط اللہ جل شانہٗ ہی کا حق ہے۔ کسی قسم کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے غنی ہے کہ کوئی اس کا شریک اور ساجھی ہو۔"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۵ مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء)

آنحضرتؐ کا دنیا کو سلامتی بخشنا آپؐ پر سلام بھیجنے کا متقاضی ہے

"جب اس بات کا خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا میں خصوصاً عرب میں نبی کریم ﷺ کے طفیل کس قدر سلامتیاں پھیلیں۔ تو بے اختیار ان کے لئے سلامتی کی دعا کرنے کو ابال اٹھتا ہے۔ اور منہ سے نکلتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ الٰہی تو میرے پیارے نبی کی عزت و درجہ کو ترقی دے۔ اپنی خاص رحمتوں کا نزول فرمائیو۔ اپنی برکات نازل کیجیئو" (بدر جلد ۹ نمبر ۴۳-۴۲ صفحہ ۳)

آنحضرت ﷺ پر درُود دردِ دل کے ساتھ بھیجنا چاہئے

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پورے بندے اور عابد اور تعظیم کرنے والے ہیں۔ اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنیوالے۔ اور علوم اور عقائد سے خوشحال ہیں۔ تو یہ سب فیضان اور احسان حقیقت میں نبی کریم ﷺ ہی کا ہے۔ آپ کے دل کے درد اور جوش نہ ہوتے۔ تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول کیسے ہوتا۔ آپ کی مہربانیاں اور توجہات اور محنتیں اور تکالیف شاقہ نہ ہوتیں۔ تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔ آپؐ نے یہ دین ہم تک پہنچانے کی غرض سے خون کی ندیاں بہادیں۔ اور ہمدردی خلق کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا۔ تو پھر غور کا مقام ہے کہ جب ادنیٰ ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جانا ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے۔ تو پھر آنحضرت ﷺ کی محبت کا جوش کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگا۔

درود بھی درد سے ہی نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص درد سوز گداز اور رقت سے خدا کے حضور التجا کرنی۔ کہ اے مولیٰ تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت ﷺ کو عطا کر۔ ہم کرہی کیا سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے آپ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور میں التجا کریں۔ کہ تو ہی آپ کو ان سچی محنتوں اور جانفشانیوں کا سچا بدلہ جو تو نے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ آپ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقت اور حضور قلب اور تڑپ سے گداز ہو کر آپ کے واسطے دعائیں کرتا ہے تو آنحضرت ﷺ کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے۔ اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور پھر اس دعا کو درود

خواں کے واسطے بھی ادھر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور ایک درود کے بدلہ میں دس گنا اجر اسے دیا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی روح اس درود خواں اور آپ کی ترقی مدارج کے خواہاں سے خوش ہوتی ہے اور اس خوشی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ انبیاءؑ کسی کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتے"۔ (الحکم ۱۶ اپریل ۱۹۰۸ء)

درُود میں آنحضرتؐ جیسے عظیم الشان انسان کے لئے کیا مانگا جاسکتا ہے

سوال

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ اس کے بعد درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے کیا مانگا جاسکتا ہے؟

جواب

یاد رکھو ایک خدا کا فضل ہوتا ہے اور ایک تکمیل دین ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل محدود نہیں ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود محدود نہیں۔ پس ایسا ہی اس کے فضل بھی محدود نہیں۔ اس کے گھر کا دوالہ کبھی نہیں نکلتا۔ وہ جو کچھ کسی کو عنایت کرتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دے سکتا ہے۔ اسی واسطے مسلمانوں نے بہشت اور بہشت کی نعماء کو ابدی اور لاانقطاع ابدی مانا ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ اور پھر فرمایا۔ لَا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ۔ غرض جب کہ خدا کے فضل بے انت

ٹھہرے۔ اور ہم جناب الٰہی سے اپنے محسن کے لئے درد دل سے خاص رحمتوں کا نزول طلب کریں گے تو خدا تعالیٰ ہماری عرضداشت پر جناب نبی کریم ﷺ کے لئے خاص رحمتوں کا بھیجنا منظور فرمائے گا اور چونکہ اس دعا کے لئے اس نے خود ہمیں حکم دیا ہے۔ اس واسطے یقیناً صلوٰۃ اور سلام کی دعا قبول ہوگی اور اس ذریعہ سے جب ہمارے نبی کریم ﷺ کو خاص انعامات حاصل ہوں گے۔ تو وہ خوش ہو کر ملاء اعلیٰ میں ہمارے لئے توجہ کریں گے۔

پس درود شریف کے پڑھنے سے مومن کو چار فائدے حاصل ہوسکتے ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ کیونکہ وہ ایک ایسی بلند شان والی قادر اور توانا ہستی ہے کہ سب کے سب انبیاء رسول اور دیگر اولوالعزم ہر وقت اس کے محتاج ہیں۔

(۲) خدا تعالیٰ کا کمال غنا ظاہر ہوگا۔ کہ سارا جہان اس سے سوال کرتا ہے مگر اس کے خزانے ختم نہیں ہوسکتے۔ اور جتنا دیتا ہے اس سے بھی بدرجہا بڑھ کر دینے کے لئے اس کے پاس موجود ہے۔

(۳) اپنے نبی کریم ﷺ کی نسبت یہ اعتقاد پختہ ہو جائے گا۔ کہ وہ خدا کا محتاج ہے اور ہر آن میں محتاج ہے۔ خدائی کے مرتبہ پر نہیں پہنچا۔ اور نہ پہنچے گا۔ بلکہ عبد کا عبد ہی ہے۔ اور عبد ہی رہے گا۔ خدا تعالیٰ کا فیضان ان پر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔

(۴) درود شریف کے پڑھنے والا اس ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ اس ترقی میں شریک رہے گا۔"

(اخبار الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴ پرچہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء)

درود میں کَمَا صَلَّیْتَ کہ کر آنحضرتؐ کے لئے کیا مانگا جاتا ہے

سوال

درود شریف پڑھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے جو کچھ مانگا جاتا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کم درجہ پر کیوں مانگا جاتا ہے۔ جیسا کہ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ سے ظاہر ہوتا ہے

جواب

ہمارے نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل میں بھی داخل ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے والا چاہتا ہے کہ جس قدر برکات اور انعامات الٰہیہ حضرت ابراہیم اور اس کی اولاد پر ہوئے ہیں۔ ان سب کا مجموعہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو عطا ہو۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے نبی کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کمتر درجہ پر ہیں۔ بلکہ اس سے تو ان کے اعلیٰ مدارج کا پتہ لگتا ہے

آنحضرتؐ کی افضلیت کا ثبوت

چونکہ درود شریف پڑھنا ایک نیک کام ہے۔ اور یہ ایک حکم ہے کہ جو کوئی نیکی سکھاتا ہے تو اس کو بھی اسی قدر ثواب پہنچتا ہے۔ جس قدر کہ سیکھ کر عمل کرنے والے کو۔ اس لئے دنیا میں جس قدر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور عبادتیں کرتے ہیں۔ ان سب کا ثواب ہمارے نبی کریم ﷺ کو بھی پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے۔ کیونکہ زمین گول ہے اگر ایک جگہ فجر ہے تو

دوسری جگہ عشا ہے۔ ایک جگہ اگر عشا ہے تو دوسری جگہ شام ہے۔ ایسے ہی اگر ایک جگہ ظہر کا وقت ہے تو دوسری جگہ عصر کا وقت ہوگا۔ غرض ہر گھڑی اور ہر وقت ہمارے نبی کریم ﷺ کو ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ دنیا میں کروڑ در کروڑ رکوع اور سجود کرتے۔ اور درود پڑھتے اور دوسری دعائیں مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کے علاوہ دوسرے احکام پر چلتے' روزے رکھتے' زکوتیں ادا کرتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ ہر آن میں محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ان عبادات کا ثواب پہنچتا رہتا ہے۔ کیونکہ اسی نے تو یہ باتیں سکھائی ہیں۔ کہ تم لوگ نمازیں پڑھو' زکوتیں دو' اور مجھ پر درود بھیجو۔ اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی اپنی روح جو دعائیں مانگتی ہوگی وہ ان کے علاوہ ہیں۔ اب تم سوچ سکتے ہو۔ کہ جب سے مسلمان شروع ہوئے اور جب تک رہیں گے ان سب کی عبادتیں ہمارے نبی کریم ﷺ کے نامہ اعمال میں بھی ہونی چاہئیں۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ وہ دنیا کی کل مخلوقات کا سردار ہے کیونکہ اس کے اعمال تمام دنیا سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو کوئی مسلمان نیکی کرے گا۔ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نامہ اعمال میں ضرور لکھی جائے گی۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام رسولوں' نبیوں اور اولیاء کا بھی سردار ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس قدر رسول گزرے ہیں۔ ان کی امتیں ان کے لئے دعائیں نہیں کرتیں۔ مگر ہمارے نبی کریم ﷺ کے لئے آپ کی امت دن رات دعائیں مانگتی رہتی ہے۔ اور ہمارے نبی کریم ﷺ کا تمام نبیوں اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ہونے کا یہ ایک ثبوت ہے"

(الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴ پرچہ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۸ء)

درود شریف کی برکت سے زیارت نبویؐ

ایک دفعہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب مرحوم سجادہ نشین چاچڑاں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو زیارت نبوی کے لئے درود شریف کے کچھ خاص الفاظ بتائے تھے۔ جن کے پڑھنے سے پہلی ہی رات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضرت ممدوح اس واقعہ کا علی العموم ذکر فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھی اس کا ذکر کیا۔ چنانچہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک مکتوب بنام خواجہ صاحب ممدوح میں فرماتے ہیں (یہ خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سراج منیر کے ضمیمہ میں بھی درج ہے۔ اور وہیں سے یہ حوالہ نقل کیا جاتا ہے)۔

"از مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین وصاحبزادہ محمد سراج الحق جمالی السلام علیکم۔ مولوی صاحب بذکر خیر آں مکرم اکثر رطب اللسان مے مانند۔ عجب کہ اوشاں در اندک صحبتے دلی محبت واخلاص بہ آں مکرم چند بار ایں خارق امرازاں مخدوم ذکر کردہ اند کہ مرا یک درود شریف برائے خواندن ارشاد فرمودند کہ ازیں زیارت حضرت نبوی ﷺ خواہد شد۔ چنانچہ ہماں شب مشرف بہ زیارت شدم۔ والسلام

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان"

ترجمہ۔ مکرمی اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب اور پیر سراج الحق صاحب

کی طرف سے آپ کو السلام علیکم۔ مولوی صاحب موصوف علی العموم آپ کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ تھوڑی سی ہم نشینی اور ملاقات کے نتیجہ میں ان کے دل میں آپ سے بہت ہی محبت اور اخلاص جاگزیں ہو گیا ہے۔ انہوں نے متعدد مرتبہ آپ کی اس کرامت کا ذکر کیا ہے کہ آپ نے انہیں ایک درود شریف[1] بتایا اور کہا کہ اس کے پڑھنے سے آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہو گی۔ چنانچہ پہلی ہی رات اس درود شریف کی برکت سے وہ آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گئے۔ والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان۔ (بدر جلد ۱۴/۳)

نوٹ: ایک دفعہ ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا بہت خواہش مند ہوں۔ آپ نے فرمایا: "آپ درود شریف بہت پڑھا کریں"۔ (بدر جلد ۳ نمبر ۱۴)

۱۔ اس درود شریف کے الفاظ یہ تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ تَعَيُّنِكَ الْاَقْدَمِ وَالْمَظْهَرِ الْاَتَمِّ لِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ بِعَدَدِ تَجَلِّيَاتِ ذَاتِكَ وَ تَعَيُّنَاتِ صِفَاتِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ كَذٰلِكَ۔ (از مولانا اختر اوچی)

ترجمہ: اے اللہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو تیری ذات کے سب سے پہلے جلوہ گاہ اور تیرے اسم اعظم کے سب سے کامل مظہر ہیں، اس قدر درود بھیج کہ جس قدر تیری ذات کی تجلیات اور تیری صفات کے مظاہر ہیں۔ اور اسی طرح آپ کی آل پر بھی۔ (خاکسار مرتب رسالہ)

درود شریف کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

(ذکر الٰہی اور درود شریف کی تاکید اور درود کی حقیقت)

ذکر الٰہی کی تاکید

جماعت کو چاہئے کہ ذکر الٰہی میں بھی اپنے اوقات خرچ کرے۔ تا اس کا قلب خدا کی صفات کا جلوہ گاہ بن جائے۔ اور اس کے انوار کا اس پر نزول شروع ہو جائے۔ جب انسان ذکر الٰہی سے اپنے دل کی کیفیت کو بدل ڈالے تو اس کا وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ جس کے لئے اسے دنیا میں بھیجا گیا۔ پس میں پھر جماعت سے کہتا ہوں کہ وہ نماز کے علاوہ ذکر الٰہی بھی کرے۔

ذکر الٰہی کا بہترین موقع

اگرچہ ذکر الٰہی کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ جس وقت بھی انسان چاہے ذکر الٰہی کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بہترین وقت مسجد میں آکر امام کی انتظار کرنے کا وقت ہے۔ کیونکہ ایک تو اس سے مسجد میں آکر ادھر ادھر کی باتوں سے انسان بچا رہتا ہے۔ دوسرے یہ وقت فرصت کا ہوتا ہے۔ خواہ کوئی زمیندار ہو یا تاجر۔ ملازم ہو یا پیشہ ور۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ فارغ وقت ہے۔ اور جب تک نماز نہیں ہو لیتی' میں مسجد سے نہیں جا سکتا۔ پس وہ اس خالی وقت میں اچھی طرح ذکر الٰہی کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کو ضائع نہ کرے اور اس میں ذکر الٰہی کرنے کی عادت ڈالے تو قلب میں بہت بڑی اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور پھر انوار الٰہی کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ پس

امام کی انتظار میں جو وقت مسجد میں گذرتا ہے۔ اس کو رائیگاں نہیں گزارنا چاہئے بلکہ اس میں ذکر الٰہی کرنا چاہئے۔ کیونکہ ذکر الٰہی ایک ایسی چیز ہے جس سے مومن کا آئینہ دل صاف ہو جاتا ہے جس میں وہ خدا کی شکل کو دیکھتا ہے اور انوار الٰہی کا مہبط بن جاتا ہے۔

تسبیح و تحمید

پھر ذکروں میں سے بعض ذکر ایسے ہیں جو زیادہ مفید ہیں اور جلد ہی ایک شخص کے دل کو پاک اور انوار الٰہی کا مہبط اور نزول گاہ بنا دیتے ہیں۔ ان ذکروں میں سے خصوصیت کے ساتھ تسبیح و تحمید ہے۔ اس سے انسان جلدی ترقی کرنی شروع کر دیتا ہے۔

منعم علیہ گروہ کے نمونہ پر چلنے کی ہدایت

دنیا میں ہر ایک شخص جو بات حاصل کرتا ہے' عام طور پر سامنے نمونہ رکھ کر حاصل کرتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ایک اور فرض بھی ہے۔ جو انسان کے ذمہ ہے۔ اور وہ اس غرض کو حاصل کرنا ہے جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ مگر یہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان ویسے عمل نہ کرے جو اس غرض کو حاصل کرانے والے ہیں۔ اور چونکہ انسان اکثر نمونہ دیکھ کر کچھ حاصل کرتا ہے اس لئے اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے بھی وہ بعض ایسے لوگوں کے اعمال سامنے رکھ لیتا ہے جنہوں نے اس غرض کو حاصل کر لیا ہو۔ پھر جب وہ ان پر عمل پیرا ہو تو اس غرض کو حاصل کر لیتا ہے جس کے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ پس ہماری جماعت کو بھی اس غرض کے حصول

کے لئے منعم علیہ لوگوں کے اعمال کا نمونہ اپنانا چاہئے۔ تاکہ ان کا دل بھی ایسا ہو جائے کہ خدا کی صفات اس پر جلوہ گر ہوں۔ اور اپنی پیدائش کی غرض کو پالیں۔ تسبیح و تحمید انسان کے دل کو ایسا بنا دیتی ہے۔ اور وہ غرض جو کہ انسان کے دنیا میں آنے کی ہے' اس کے ذریعہ سے پوری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص خدا کی تسبیح و تحمید کرتا ہے تو دونوں باتیں اس کے سامنے آجاتی ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ خدا پاک ہے تو ہمیں بھی پاک بننے کا خیال آتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر ہم اس کو پا نہیں سکتے۔ اور چونکہ وہ پاک ہے اور اس کے پانے کے لئے پاک ہونا چاہئے۔ اس لئے ہم اگر اس کو پانا چاہیں تو ہمیں پاک ہونا چاہئے۔ اس لئے جب ہم خدا کو پاک کہتے ہیں تو ہمیں بھی پاک ہونے کا خیال ہوتا ہے۔ اسی طرح جب ہم تحمید کریں گے تو بہترین نمونہ صفات الٰہیہ کا ہمارے سامنے آجائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کی صفات کے نمونہ کو دیکھ کر ہمیں خیال پیدا ہوگا کہ ہم میں بھی یہ صفات پیدا ہوں۔ نیز پھر اس سے یہ خیال پیدا ہو گا کہ ہمیں اپنے عیوب دور کرنے چاہئیں۔ اور بجائے ان کے اپنے اندر خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ ان دونوں صورتوں میں تسبیح و تحمید مفید ہوگی۔

استغفار

دوسرا خاص ذکر الٰہی استغفار ہے۔ اس میں بظاہر ایک شخص اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے لیکن در حقیقت اس میں بھی خدا کی صفات ہی کا ذکر رہتا ہے۔ کبھی نہیں دیکھو گے کہ ایک شخص وکیل سے جا کر کہے کہ مجھے فلاں مرض ہے اس کے لئے نسخہ لکھ دیجئے۔ اسی طرح کبھی نہیں دیکھو گے کہ

ایک شخص ڈاکٹر کے پاس جائے اور اپنا مقدمہ بیان کرکے اس سے کہے کہ اس کے متعلق مشورہ دیجئے۔ کیوں؟ اس لئے کہ انسان کا خاصہ ہے کہ وہ اسی کے پاس جاتا ہے جس سے اسے امید ہو کہ میرا فلاں کام کر سکتا ہے۔ ایک وکیل چونکہ نسخہ نہیں لکھ سکتا۔ اس لئے وہ اس کے پاس اس غرض کے لئے نہیں جاتا۔ بلکہ ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ڈاکٹر نسخہ لکھ سکتا ہے پس جب ہم کہتے ہیں کہ اے خدا ہمیں معاف فرما۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ وہ غفور ہے' رحیم ہے' علیم ہے' اور وہ معاف کرتا ہے۔ پس استغفار بھی ذکر الٰہی ہے۔ اور ایسا ذکر الٰہی ہے کہ اسے کثرت سے کرنا چاہئے۔ کیونکہ انسان بغیر خدا کی مدد و نصرت کے کچھ کر نہیں سکتا۔ اور نہ ہی بغیر اس کے اسے کچھ مل سکتا ہے۔ پھر استغفار میں اپنی غلطیوں کی معافی بھی ہوتی ہے اور خدا کی مدد و نصرت بھی ملتی ہے۔ پس استغفار میں یہ دونوں باتیں ہیں کہ انسان اپنی غلطیوں کا اقرار بھی کرتا ہے جس سے اسے معافی ملتی ہے اور مدد و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور صفات الٰہی کو بھی سامنے لاتا ہے

درود شریف کے متعلق جماعت کو تاکید

اس کے علاوہ درود ہے۔ درود سے بھی انسان روحانی ترقی کرتا اور روحانی فوائد پاتا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ خصوصیت کے ساتھ درود کی کثرت کو اپنے لئے لازم کریں۔ اور مسجد میں آکر بالضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا چاہئے۔

درود کی حقیقت

درود دراصل اس احسان کا اقرار ہے کہ جو آنحضرت ﷺ نے ہم پر کیا۔ اور احسان کا اقرار انسان کے لئے از حد ضروری ہے۔ کبھی کسی شخص کے اعمال میں پاکیزگی نہیں پیدا ہو سکتی۔ جب تک وہ اپنے احسان کرنے والے کا احسان مند نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام صفائی اعمال میں احسان مندی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کثرت سے درود پڑھیں۔ تاکہ ہم آنحضرت ﷺ کے احسانوں کے لئے آپ کے احسان مند ہوں۔ اور پھر ہمارے اعمال میں بھی پاکیزگی اور صفائی پیدا ہو۔

ناشکری کے بدنتائج

جو شخص اپنے محسن کا احسان مند نہیں ہوتا وہ فتنہ وفساد کا بیج بوتا ہے کیونکہ نااحسانمندی اور ناشکر گزاری ہمیشہ فساد اور جھگڑا پیدا کرتی ہے۔ غور کرکے دیکھ لو۔ جتنی لڑائیاں اور جھگڑے پیدا ہوتے ہیں وہ نااحسان مندی سے ہی ہوتے ہیں۔ پس ہمیں احسان فراموش نہیں بننا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ کے بیشمار احسان ہم پر ہیں۔ ہمیں ان کو یاد رکھنا چاہئے اور ان کا اقرار کرتے رہنا چاہئے۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لے گئے تو مدینہ کے بعض لوگوں نے اس سے برا منایا۔ حالانکہ آپ کے بہت سے احسان ان پر تھے مگر ان لوگوں نے ناشکری کی۔ اور طعن وغیرہ کرنے شروع کردیئے۔ اگرچہ بعض ان میں دبی زبان سے کرتے تھے۔ مگر ایسے لوگوں نے بھی آپ کے احسانوں کی ناشکری ضرور کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یہ ناشکری کا

بیج بڑھتا بڑھتا ان کو منافق بنا گیا۔

درود میں کیا دعا کی جاتی ہے

پس رسول اللہ ﷺ کے احسانوں کو یاد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور میں کہنا چاہئے۔ کہ ہم تو ان کا کچھ بدلہ نہیں دے سکتے۔ تو ہی ان کا عوض رسول کریم ﷺ کو دے۔ اور اس کا اجر آپ کو عطا فرما۔ یہی درود کا مطلب ہے۔ پس چاہئے کہ اس کی کثرت اختیار کی جائے۔ اور اس کے ذریعہ سے اپنی احسان مندی کو بہترین صورت میں ظاہر کیا جائے۔"

درود پڑھنے میں اپنا فائدہ

"پھر یہی نہیں کہ درود میں صرف احسان کا اقرار یا شکریہ ہی ہے بلکہ اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے۔ اور اس فائدے کو اگر الگ بھی کر دیا جائے جو اقرار احسان سے حاصل ہوتا ہے تو بھی درود ہمارے فائدے کی چیز ہے۔ کیا ہم درود میں یہ نہیں کہتے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پھر کیا ہم خود آل میں شامل نہیں۔ یقیناً ہم بھی آل میں شامل ہیں۔ اور اس صورت میں درود نہ صرف آنحضرت ﷺ کے احسانوں کا اقرار ہے۔ بلکہ اپنے لئے بھی ایک دعا ہے۔

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پھر ہم درود میں اور دعاؤں میں رسول کریم ﷺ کے لئے یہ دعا تو نہیں کرتے کہ یا الٰہی تو ان کو جائداد دے۔ باغ دے۔ زمین دے۔ مکان دے۔

دولت دے۔ یہ چیزیں تو آنحضرت ﷺ نے اس دنیا میں جمع نہ کیں۔ پھر وہاں آپ کو ان کی کیا ضرورت ہے۔ جب دنیا میں جہاں سے ان چیزوں کا تعلق ہے۔ آپ نے ان کی پروا نہیں کی۔ آپ نے مال نہیں جمع کیا۔ جائداد نہیں بنائی۔ باغ نہیں لگائے۔ محل نہیں تیار کیئے۔ تو اگلے جہان میں آپ کو ان کی کیا احتیاج ہو سکتی ہے۔

ہم اگر آپ کے لئے دعا کرتے ہیں تو یہی کہ آپ کے روحانی مدارج میں ترقی ہو۔ خدا آپ کو اور بھی ترقی دے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ جب آپ روحانیت میں ترقی کریں گے تو امت بھی آپ کے ساتھ ترقی کرے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔ ع

تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

پس جوں جوں آنحضرت ﷺ آگے بڑھیں گے۔ توں توں ہم بھی بڑھیں گے۔ اس لئے درود نہ صرف آپ کے مدارج بڑھنے کے لئے ہے۔ بلکہ ہمارے لئے بھی ہے۔

درود اجابت دعا کی کلید ہے

پھر درود سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ جو شخص درود کثرت سے پڑھتا ہے اس کی دعائیں کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔ دنیا میں یہ طریق ہے کہ اگر کسی سے کچھ کام کرانا ہوتا ہے تو اس کی پیاری چیز سے پیار کیا جاتا ہے۔ کسی عورت سے اگر کوئی کام کرانا ہو تو اس کے بچے سے محبت کرو۔ پھر دیکھو وہ کیسی مہربان ہوتی ہے۔ فقیر بھی جب خیرات لینے کے لئے دروازہ پر جاتا ہے تو یہ صدا کرتا ہے "مائی تیرے بچے جیئیں"۔ کیونکہ فقیر بھی جانتے ہیں کہ

اس صدا کا ماں پر بہت اثر ہوتا ہے جب ماں یہ آواز سنتی ہے تو دوڑی آتی ہے اور فقیر کو خیرات دیتی ہے۔ دیکھو اس آواز کے سنتے ہی جو اس کے پیارے بچے کے لئے ایک دعا ہوتی ہے وہ کس طرح دوڑی آتی ہے۔ اسی طرح درود پڑھنے والے شخص کے متعلق جب خدا دیکھتا ہے کہ اس نے اس کے پیارے کے لئے دعا کی ہے۔ تو کہتا ہے تو نے میرے پیارے کے لئے دعا کی' آ میں تیری دعا بھی قبول کرتا ہوں..... ہم مسجدوں میں جب آئیں تب بھی درود پڑھیں۔ اور گھروں میں جب جائیں۔ تب بھی آنحضرت ﷺ پر درود پڑھیں"۔ (الفضل جلد ۱۳ نمبر ۶۸ پرچہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

دعا سے قبل درود شریف پڑھنے کی ہدایت

"دعا کرنے سے پہلے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ رسول کریم ﷺ وہ انسان ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور تمام بنی نوع انسان سے زیادہ مقبول ہیں۔ خواہ وہ آپ سے پہلے گزرے یا بعد میں آئے یا آئیں گے۔ ہر ایک انسان کی نظر میں اس کا استاد یا اس کے خاندان کا بزرگ بڑا ہوتا ہے ..... مگر ہم کو جس انسان سے اس زمانہ میں نور ملا ہے ہم اس کو بھی مستثنیٰ نہیں کرتے۔ اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ سب انسانوں کی نسبت آنحضرت ﷺ کا مقام اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور آپ ایک ایسے مقام پر ہیں کہ گویا سب سے علیحدہ ہو کر ایک اکیلے نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلمہ توحید کے ساتھ آپ کا نام بھی رکھ دیا ہے۔ ایسے انسان کی نسبت جو درود بھیج کر خدا تعالیٰ سے برکات چاہے' خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آکر اس پر فضل کرنا شروع کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو تمام انعامات

کا وارث کرنے اور سب سے بڑا رتبہ عطا کرنے کے لئے اس طریق سے بھی کام لیا ہے کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ پر درود بھیج کر دعا کریں گے۔ ان کی دعائیں زیادہ قبول ہوں گی۔" (رسالہ قبولیت دعا کے طریق)

درود شریف کی تاکید اور درود کا مطلب

"رسول کریم ﷺ نے ہی ہمیں خدا کے قرب کا راستہ بتایا ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جس قدر آپ کا شکریہ ادا کر سکیں کریں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ ہم آپ کے لئے کثرت سے درود پڑھیں۔ درود کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کے مدارج عالیہ کو اور ترقی دے۔ اور یہ رسول کریم ﷺ کے احسان کا بدلہ ہے جو آپ نے ہر مومن پر کیا"۔

(الفضل جلد ۲۲ نمبر ۵ پرچہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۴ء)

درود شریف کے الفاظ کَمَا صَلَّیْتَ کی تفسیر

سوال

رسول کریم ﷺ کا درجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے۔ ایک بڑے درجہ والے کے لئے یہ دعا کرنا کہ اسے وہ کچھ ملے جو اس سے چھوٹے درجہ والے کو ملا۔ اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ یہ دعا کرتے ہی چلے جانا اور قیامت تک کرتے چلے جانا۔ یہ ایک معمے اور چیستان ہے۔

جواب

قرآن کریم کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ

السلام کے متعلق دو قسم کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک تو ذاتی مثلاً یہ کہ ابراہیم حلیم ہے اواب ہے' صدیق ہے' خدا کا مقرب ہے۔ ان فضیلتوں کے لحاظ سے لازماً ماننا پڑے گا کہ رسول کریم ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر تھے۔ ورنہ آپ خاتم النبیین اور سید ولد آدم نہیں ہو سکتے۔ مگر ایک چیز حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ایسی پائی جاتی ہے جو ان کی ذاتی خوبی نہیں بلکہ ان کی قوم کی فضیلت ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہی نبوت نہیں دی تھی۔ بلکہ اس کی ذریت کو بھی بڑا درجہ دیا تھا' اس میں نبوت رکھدی تھی۔ یہ وہ فضیلت ہے جو حضرت ابراہیم کی نسل کو خاص طور پر حاصل ہوئی۔ کہ اس میں نبوت رکھی گئی۔

اس کے ساتھ ہی ہم ایک اور بات دیکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی۔ کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ (البقرہ: ۱۲۹) کہ میری اور اسماعیل کی اولاد سے امت مسلمہ پیدا کردے۔ اب دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام تو یہ دعا مانگتے ہیں کہ ان کو امت مسلمہ ملے۔ مگر خدا تعالیٰ اس دعا کو اس رنگ میں قبول کرتا ہے کہ ہم نبیوں کی جماعت پیدا کریں گے گویا حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ سے جو مانگا اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سلوک تھا کہ آپ نے جو مانگا خدا تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر دیا۔ سوائے اس کے جو اس کی سنت اور قضا کے معاملہ میں آکر ٹکرانے والا تھا۔ ایسے موقعہ پر بے شک انکار کر دیا۔ ورنہ ان سے یہ معاملہ ہوا کہ انہوں نے مانگے مسلم اور ملے

نبی۔

درود میں یہ دعا کہ جو کچھ آنحضرت نے مانگا اس سے بڑھ کر آپ کو دیا جائے

اب یہی بات رسول کریم ﷺ کے متعلق سمجھو۔ اور درود کے یہ معنے کرو۔ کہ خدایا جو معاملہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کیا' وہی محمد ﷺ سے کرنا۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو مانگا' اس سے بڑھ کر ان کو دیا' اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ نے جو مانگا۔ اس سے بڑھ کر ان کو دینا۔

درجہ کے لحاظ سے حضرت ابراہیم کی دعامیں اور آنحضرت کی دعا میں فرق

اب درجہ کے لحاظ سے فرق یہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے عرفان کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ اور رسول کریم ﷺ نے اپنے عرفان کے مطابق۔ کیونکہ جتنی جتنی معرفت ہوتی ہے اس کے مطابق مطالبہ کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ "چیجی" مانگتا ہے لیکن جب ذرا بڑا ہوتا ہے تو مٹھائی مانگنے لگتا ہے۔ جب جوان ہونے پر آتا ہے تو اچھے کپڑے طلب کرتا ہے۔ جوان ہو کر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ماں باپ اس کی کسی اچھی جگہ شادی کریں۔ پھر یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اسے جائداد کا حصہ دے دیا جائے۔ غرض جوں جوں عرفان بڑھتا ہے' مطالبہ بھی بڑھتا جاتا ہے اسی طرح جتنا کسی کا خدا تعالیٰ کے متعلق عرفان ہوتا ہے اسی کے مطابق وہ دعا کرتا ہے۔

جب رسول کریم ﷺ عرفان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ تو یقینی بات ہے کہ آپ کی دعائیں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں سے بڑھی ہوئی ہونگی۔

درود میں دعا کہ جو کچھ حضرت ابراہیم کو دیا گیا اس سے بہت بڑھ کر آنحضرتؐ کو دیا جائے

پس درود میں جو دعا مانگی جاتی ہے اس کا صحیح مطلب یہ ہوا کہ الٰہی حضرت ابراہیم نے آپ سے جو مانگا' انہیں آپ نے اس سے بڑھ کر دیا۔ اب محمد ﷺ نے جو مانگا' انہیں بھی مانگنے سے بڑھ کر عطا کیجئے۔ دوسرے لفظوں میں اسکے یہ معنی ہوئے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم کو ملا' محمد ﷺ کو اس سے بڑھ کر دیا جائے۔ اور وہ چیز جس کے لئے حضرت ابراہیم سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کو دینے کی دعا کی گئی ہے' یہی ہے کہ حضرت ابراہیم نے امت مسلمہ مانگی۔ ان کی نسل میں نبوت قائم کردی گئی۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی امت کے لئے ان سے بڑھ کر دعا کی۔ اس لئے آپ کی امت کو ان کی امت سے بڑھ کر نعمت دی جائے۔ اس نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے درود کو دیکھو' تو معلوم ہو سکتا ہے کہ کتنی عظیم الشان مدارج کے حصول کے لئے اس میں دعا سکھائی گئی ہے۔

درود میں دراصل اپنے لئے ہی دعا کی جاتی ہے

اور جب ہم درود پڑھتے ہیں تو رسول کریم ﷺ پر احسان نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ اس میں رسول

کریم ﷺ کیلئے نہیں کر رہے ہوتے۔ بلکہ اپنے لئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں رسول کریم ﷺ کی امت کی ترقی کی دعا ہے۔ اور اتنی جامع دعا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ اس میں یہ سکھایا گیا ہے کہ وہ رحمتیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعہ سے نازل ہوئیں۔ ان سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے نازل کی جائیں۔ یعنی جس طرح ان کو مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے جو کچھ مانگا اس سے بڑھ کر آپ کو دیا جائے۔

آنحضرتؐ کی دعا کی وسعت

چونکہ وسعت فیض کے لحاظ سے رسول کریم ﷺ کی دعائیں بڑھی ہوئی تھیں۔ اس لئے ان سے بڑھ کر دینے کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ کی شان سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواہش کی کہ ایک بچہ ملے جو نسل چلائے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں فرمایا میں تیری نسل کو اتنا بڑھاؤں گا کہ جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جاتے۔ اسی طرح وہ بھی گنی نہ جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم ﷺ نے ایک بچہ نہ مانگا۔ بلکہ یہ فرمایا اِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ کہ میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کرونگا۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بھی زیادہ امت دی۔ پس درود کی دعا کا یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم کی دعائیں ان کی امت کے متعلق اس سے بڑھ کر قبول ہوئیں جس قدر کہ کی گئی تھیں۔ اسی طرح امت محمدیہ کو کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے ان دعاؤں سے بڑھ کر دیا جائے جو رسول کریم ﷺ نے کی

ہیں۔

امت کے حق میں دعا کو درود میں رکھنے کی حکمت

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے درود کیوں رکھا۔ مسلمان یہ دعائیں کر سکتے تھے۔ کہ جو کچھ پہلی امتوں کو ملا' اس سے بڑھ کر انہیں دیا جائے۔ میرے نزدیک درود کے ذریعے دعا سکھانے میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کو یہ دھوکا لگنے والا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو جو کچھ ملا۔ وہ محمد ﷺ کی ذریت کو نہیں مل سکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ہم تمہاری ذریت میں نبوت رکھتے ہیں۔ مگر مسلمانوں نے یہ دھوکا کھانا تھا کہ امت محمدیہ اس نعمت سے محروم کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح رسول کریم ﷺ کی ہتک ہوتی تھی۔ اس لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ جو کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت کو ملا' اس سے بڑھ کر رسول کریم ﷺ کی امت کو ملے۔ اور اس میں نبوت بھی آگئی۔ پس جب کوئی مسلمان درود کی دعا پڑھتا ہے تو گویا یہ کہتا ہے کہ وَجَعَلْنَا فِی ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ کا جو انعام حضرت ابراہیم پر ہوا تھا' وہ محمد ﷺ پر بھی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی چونکہ جسمانی ذریت بھی تھی۔ اور رسول کریم ﷺ کا کوئی جسمانی بیٹا نہ تھا۔ اس لئے خیال کیا جا سکتا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا گیا' وہ یہاں پورا نہ ہو گا۔ اس خیال کو دور کرنے کے لئے درود کے ذریعہ سے یہ بتایا گیا۔ کہ اے مسلمانو! تم ہی محمد ﷺ کی ذریت ہو' تمہیں یہ انعام دیا جا سکتا ہے۔

آنحضرتؐ سے قبل ابراہیمی ملت میں آنیوالے تمام انبیاء سے بڑھ کر عظیم الشان نبی امت محمدیہ میں

پس درود میں یہ دعا کی جاتی ہے کہ جو کچھ حضرت ابراہیم کی امت کو دیا گیا' اس سے بڑھ کر ہمیں دے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی امت میں جو نبی آئے' وہ ابراہیمی سلسلہ کے نبیوں سے بڑھ کر ہو۔

امت محمدیہ میں آنے والے نبی کا جسمانی اولاد میں سے نہ ہونے کے باوجود سابقہ انبیاء سلسلہ ابراہیمی سے بڑھ کر ہونا آنحضرتؐ کی عظمت کا ایک ثبوت ہے

ہاں ان میں یہ بھی فرق ہو گا کہ رسول کریم ﷺ کی روحانی ذریت میں نبوت رکھی' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ذریت میں۔ اس میں بھی رسول کریم ﷺ کا کمال ظاہر ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اگر مومن سے کسی کو جسمانی رشتہ ہو۔ تو اس کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس وجہ سے حضرت ابراہیم کی نسل کو جو نبوت ملی' اس میں جسمانی رشتہ کا بھی لحاظ رکھا گیا تھا۔ مگر رسول کریم ﷺ کی امت پر جو فیض ہوا' وہ صرف روحانی تعلق کی وجہ سے اور روحانیت میں کمال حاصل کرنے کے باعث ہوا۔

درود میں امت محمدیہ کی حوصلہ افزائی

پس درود مسلمانون کو یہ بتانے کے لئے ہے کہ تمہارے اندر ان فیوض

سے بڑھ کر جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت پر ہوئے جاری رہیں گے۔ اور یہ دعا مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تھی۔ کہ تمہیں وہ کچھ ملنا ہے جو مانگنے سے بڑھ کر ہو گا۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسا ہی ہوا۔

اس دعا کی جامعیت

رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر عرفان کس کو ہو سکتا ہے' اور آپ نے اپنی امت کے لئے کیا کیا دعائیں نہ کی ہونگی۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ آپ کی امت سے یہ دعا کراتا ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کے مانگنے سے بڑھ کر دیا گیا۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ نے جو دعائیں کیں' ان سے بڑھ کر دیا جائے۔ یہ کیسی جامع دعا ہے' اس سے بڑھ کر کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیاء کہتے چلے آئے ہیں کہ روحانی ترقی کا گر درود ہے۔

درود انسان کی اپنی روحانی ترقی کا ذریعہ ہے

یہ سن کر نادان کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے لئے رحمت و برکت درود میں مانگی جاتی ہے' اپنے لئے اس میں کیا ہے کہ اس کے ذریعہ سے روحانی ترقی ہو سکتی ہے۔ مگر درود دراصل اپنے ہی لئے دعا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نسبت دیکر اس دعا کی وسعت اور جامعیت کو اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ پس درود بہترین دعا ہے اور اس پر جتنا زور دیا جائے۔ اتنا ہی تھوڑا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس نکتہ کو یاد رکھ کر اگر کوئی درود پڑھے گا۔ تو اسے

دعاؤں میں خاص لطف اور مزا آئے گا۔ کیونکہ اب پڑھنے والے کے لئے اس کے الفاظ کوئی چیستان اور معمے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے کے لئے کھلا ہوا راستہ ہے' غور و فکر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ خدا اور رسول کی طرف سے جتنی باتیں سکھائی گئی ہیں ان میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں انسان اپنی نادانی سے انہیں قابل اعتراض سمجھتا ہے۔ مگر وہ بڑی برکتیں اپنے اندر رکھتی ہیں"۔ (الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء)

نوٹ۔ ایک دوست نے ۹ ستمبر ۴۳ء کو سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ملیریل اثر کے علاج اور اس سے بچنے کی تدابیر میڈیکل لحاظ سے' قوت ارادی کے لحاظ سے اور روحانی اثرات کے ماتحت کیا ہیں۔ فرمایا:۔

"(۱) غذا کی احتیاط۔ کونین کا استعمال (۲) آپ کی کوشش ہی آپ کا فرض ہے (۳) دعا' درود' تسبیح و تحمید"۔

پس درود شریف جسمانی امراض اور ان کے بد اثرات کا بھی ایک علاج ہے۔

درود شریف پر حضرت مسیح موعودؑ کی موجودگی میں
حضرت مولانا عبدالکریم صاحب کا خطبہ جمعہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام

بھیجا کرو۔

ہمارے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی بزرگیاں اور خصوصیتیں عطا فرمائی ہیں۔ جن پر نظر کرنے سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی مخلوقات میں سے جیسا اس عظیم الشان پاک انسان کو بنایا ہے کسی کے لئے ارادہ نہیں کیا کہ اس کی وہ عزت اور تکریم ہو جو آپ ﷺ کی ہوئی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فضائل اور وجوہِ اعزاز اس قدر ہیں کہ میں یقیناً کہتا ہوں کہ کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ پورے طور پر ان کو گن سکے۔

منجملہ اور باتوں کے یہ کس قدر عظیم الشان بات ہے کہ آپ کا نام محمد واحمد رکھا گیا ﷺ ۔ جس قدر نام انبیاء کے قرآن میں ہیں یا تورات میں مذکور ہوئے ہیں مع ان کے جن کو لَمْ نَقْصُصْ کے نیچے رکھا ہے' کسی نام کے ساتھ یہ نہیں پایا جاتا کہ ایسی ابدی زندگی عطا کی گئی ہو۔ تمام نبی جو آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت ﷺ تک ہوئے۔ اس دنیا سے الگ ہو گئے۔ دنیا کی کوئی کتاب اور نہ ان کی امتیں اور قومیں۔ غرض کوئی بھی ان کا نشان نہیں دے سکتا۔ اور ان کی زندگی کا پتہ نہیں دیتا۔ یہ قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے سب کو خدا کے راستباز اور برگزیدہ نبی تسلیم کر لیا۔ اور اسی کے طفیل سے وہ زندہ ہو گئے۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا تو یقیناً مشکل کیا' ناممکن ہوتا ان کی نبوتوں کا ثابت کرنا۔ باوجود اس کے کہ قرآن شریف اور نبی کریم ﷺ نے ان کو ایک زندگی بخشی ہے (اور یہ عظیم الشان احیاء موتی ہے آنحضرت ﷺ کا۔ جس نے ہزاروں سال کے مردوں کو زندہ کر دیا ہے) یہ بھی صحیح مسلم بات ہے کہ

ان انبیاء علیہم السلام میں سے اپنی خصوصیت ذاتی کے لحاظ سے کوئی زندہ نہیں۔ یہ زندگی اور ابدی زندگی آنحضرت ﷺ کے سوا کسی کو نہیں ملی۔ جو اپنی خصوصیت ذاتی کے لحاظ سے زندۂ جاوید ہیں۔

(نوٹ) آنحضرتؐ کی ابدی زندگی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ نمازوں میں ہمیشہ کے لئے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کے الفاظ رکھے گئے۔ ورنہ آپ وصیت فرما دیتے کہ میرے بعد ایسا نہ کہا جائے۔ اور جو لوگ بعد میں ان الفاظ کی بجائے السلام علی النبی کہنے لگے تھے۔ ان کی یہ اجتہادی غلطی تھی۔ اور غالباً اسی کے ازالہ کے لئے حضرت عمر نے ایک خطبہ جمعہ میں لوگوں کو اصل الفاظ تشہد کی طرف توجہ دلائی تھی۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ (نوٹ از مرتب رسالہ)

جیسا کہ میں نے ابھی کہا آپ کی زندگی اور تعظیم و جلال کا سب سے بڑا نشان جو ابتدا سے انتہا تک فضیلت بتاتا ہے' آپ کا نام مبارک ہے یعنی محمد واحمد۔ یہ دونوں نام ہمیشہ کی زندگی' فضیلت اور اکرام پر دلالت کرتے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے لئے مخصوص ہے۔ محمد کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ آسمان پر بھی یہی مقدر ہوا' اور زمین پر بھی یہی مقرر ہوا کہ آپ کی تعریف کی جاوے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ میں ایک ابدی زندگی کا نشان موجود ہے کیونکہ اگر مثلاً دو سو یا تین سو برس بعد آپ کا نشان مٹ جاتا تو محمد (صیغہ مبالغہ کا) موزون نہ ہوتا۔ لیکن اللہ کا رکھا ہوا نام ضروری تھا کہ ہر زمانہ میں زندہ رہتا۔

احمد کے لفظ میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جو طریقہ اور جو ذریعہ اللہ تعالیٰ کی لاشریک حمد کا آپ لائے ہیں وہ بھی ابدی ہے اور جو ستائش اللہ

تعالیٰ نے اس کے عوض میں آپ کی کی' وہ بھی ابدی ہے۔

یہ چھوٹی سی بات نہیں۔ جس قدر نام نبیوں کے ہیں ان کو یاد کرو اور ان پر غور کرو کہ کیا کسی نام میں کوئی ایسی پیشگوئی ہے جیسی آنحضرت ﷺ کے ناموں میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر یہ بڑی عظیم الشان فضیلت ہے آپ کی کل مقربوں اور راستبازوں پر۔

پھر اس زندگی کے ماتحت عظیم الشان بات یہ ہے کہ آپ کے آثار موجود ہیں جیسے آپ کا دین محفوظ ہے' ویسے ہی آپ کی پیدائش کا مقام' سونے کا مقام' لڑائی کی جگہ' اور آخری آرام کرنے کی جگہ بھی بدستور محفوظ ہے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں کہ کتاب محفوظ' مولد محفوظ' مدفن محفوظ۔ یہ فضیلت ایسی فضیلت ہے کہ خدا پکار کر کہہ رہا ہے کہ لاریب آپ افضل الموجودات ہیں۔

پھر منجملہ ان تمام باتوں کے جو آپ کی زندگی پر دلالت کرتی ہیں۔ خدا نے جو اپنے فضل سے چاہتا ہے کہ آپ ہمیشہ زندہ رہیں۔ اس کیلئے یہ سبب بھی پیدا کیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ آسمان پر ایک جوش رہتا ہے اس امر کے لئے کہ آنحضرت ﷺ کے مراتب اور مدارج میں ترقی ہو۔ اور آپ کی کامیابیاں بڑھیں۔ اس لئے خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اب دیکھو کہ چھوٹے سے چھوٹے مومن کی دعا بیکار نہیں جاتی۔ اور جو مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ کے موافق چھوٹی سی نیکی بھی کسی کی ضائع نہیں کرتا۔ تو خود ملائکہ کی دعاؤں کو اور اپنے درود کو کیونکر ضائع کردے گا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہر ساعت آپ کے مدارج اور مراتب میں کس

قدر ترقی ہو رہی ہے۔ جو آپ کی زندگی کو بڑھا رہی ہے۔ خود جب خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مدارج کی ترقی ہو۔ ملائکہ کہتے ہیں ترقی ہو۔ اور پھر مومن کو حکم ہوتا ہے کہ تم بھی درود پڑھو۔ کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا جب آپ پر درود نہ پڑھا جاتا ہو۔ کیونکہ علاوہ ان درود پڑھنے والوں کے جو مومنوں کا گروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ تو ہر وقت اس کام میں مشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ ان میں کسل نہیں ہوتا۔ اور جس کثرت سے درود شریف پڑھا جاتا ہے اس سے اندازہ کرو۔ کہ آپ کے درجات میں ہر آن کس قدر ترقی ہو رہی ہے۔

ایک بار میں نے خود حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپ فرماتے تھے کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جاکر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ کے دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور فرمایا درود شریف کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے' اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔

غرض اللہ تعالیٰ کو آنحضرت ﷺ کی بڑی عظمت اور عزت منظور ہے کیونکہ خدا کی جو عزت اور توحید آپ نے قائم کی ہے کسی اور کے ذریعہ سے

نہیں ہوئی۔ اور اس وقت بھی اس کے بروز احمد نے (خدا کی نصرتیں اور تائیدیں اس کے ساتھ ہوں) اسی توحید کو قائم کرنے کے لئے غیرت اور جوش پایا ہے۔ اب میرا یہ منشا ہے کہ ایسی حالت میں مسلمانوں کو کس قدر درود شریف کے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جس رسول کا یہ درجہ ہے کہ اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر درود بھیجتے ہیں' ناخدا ترس مردہ پرست قوم نے اس کی بہت ہتک کی ہے۔ اس سید المعصومین کی نسبت بہت سے فحش ہمیں ان سے سننے پڑے ہیں۔ لاانتہا کتابیں اس شرک عظیم کے حامیوں کی طرف سے شائع کی گئی ہیں۔ اور جو مسلمان باقی رہ گئے ہیں انہوں نے بھی اپنے عملی رنگ سے ہتک کی جب کہ آپ کی اتباع سنت کو چھوڑ دیا۔ جو دین آپ لائے تھے۔ اور جو تعلیم قرآن نے دی تھی۔ اس کو چھوڑ دیا گیا۔ گویا دونوں طرح پر آنحضرت ﷺ کی ہتک کی گئی ہے' اس بے عزتی اور ہتک کا انتقام لینے اور اس عزت کو قائم کرنے کے لئے پھر خدا نے اسی کو بھیجا ہے تاکہ پھر زمین پر ایک خدا کی پرستش ہو۔ اور وہ حمد الٰہی سے بھر جاوے۔ اور رسول اللہ ﷺ محمد و احمد ثابت ہو"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۸ پرچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

بعض دیگر ہدایات دربارہ درود شریف

جو اس رسالہ کے یہاں تک تیار ہو جانے کے بعد حال میں ملی ہیں

(ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

دُرود شریف روحانیت اور تقویٰ کے حصول کا ذریعہ ہے

مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے میرے پاس بیان کیا کہ میں نے پہلی دفعہ طالب علمی کے زمانہ میں اوائل ۱۸۹۲ء میں جب مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری پروفیسر اورینٹل کالج لاہور حضور کے ساتھ لاہور میں مناظرہ کر رہے تھے۔ بیعت کی تھی۔ لیکن اپنے والد صاحب کے خوف سے اخفاء کی اجازت لے لی تھی۔ پھر جب میں ۱۸۹۵ء میں ملازم ہو گیا۔ تو اعلان کر دیا اور دارالامان میں حاضر ہو کر از سر نو بیعت کی اور بیعت کے بعد عرض کیا کہ میں پہلے اہلحدیث میں سے تھا اور گو اس وقت سے نمازیں لمبی پڑھتا ہوں مگر نور ایمان اور تقویٰ اور خشیت الٰہی سے کورا ہوں۔ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے یہ خشکی کی حالت دور ہو۔ اور ایمانی کیفیت دل میں پیدا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ تم آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اور استغفار کیا کرو۔ ان کی برکت سے یہ خشکی انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جائے گی۔ اور فرمایا کہ درود شریف وہی پڑھا کرو۔ جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔ سو جب میں نے اس پر عمل کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ کے رحم اور کرم سے وہ خشکی کی حالت جاتی رہی۔

دُرود و استغفار بہترین وظیفہ ہے

اور انہی ایام میں ایک دفعہ میں نے عرض کیا کہ میرے والد صاحب چشتیائی طریق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے میرا بھی اس طریق کے وظائف کی طرف میلان رہا ہے۔ بلکہ کسی حد تک اب بھی ہے۔ پس حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں۔ جو میں پڑھا کروں۔ فرمایا ہمارے ہاں تو کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے۔ ہاں استغفار بہت کیا کریں۔ اور حضرت نبی کریم ﷺ کے احسانات کو یاد کر کے آپ پر کثرت سے درود بھیجا کریں۔ بس یہی وظیفہ ہے۔ اور ایک دفعہ میرے ایک دوست چوہدری محمد خاں صاحب رئیس جتروال ضلع امرتسر نے جو حضور کے پرانے مخلصین میں سے تھے۔ میری موجودگی میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتایا جائے۔ انہیں بھی حضور نے درود شریف اور استغفار ہی بتایا۔

نوٹ: دُرود (جس کا نام صلوٰۃ ہے) کی بناء ہر حالت میں شکر پر ہی ہوتی ہے۔ خواہ انسان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حق میں ہو جیسے: اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ۔ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کے حق میں جیسے: اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ جس کے بعد فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ۔ یا بندہ کی طرف سے بندہ کے حق میں بصورت دعا ہو جیسے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ کے بعد وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ کا حکم ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا آنحضرتؐ پر درود فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ کے ماتحت ہے۔ اور ملائکہ کا آپ کے ذریعہ سے ان کی کوششوں کے بار آور ہونے پر۔ اور مومنوں پر آپ کے احسانات کی تو کوئی انتہاء نہیں۔ (خاکسار مرتب رسالہ)

دُرود شریف انسان کو خدا تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر دیتا

مکرمی شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے مخلصین میں سے ہیں اپنے ایک خط بنام خاکسار میں لکھتے ہیں:-

ایک دفعہ ہم دس بارہ آدمی پٹیالہ سے یہ معلوم کر کے کہ آجکل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انبالہ چھاؤنی میں تشریف فرما ہیں۔ صرف زیارت کی غرض سے وہاں گئے۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ حضرت میر ناصر نواب صاحب (والد ماجد حضرت امّ المومنین رضی اللہ عنہما) ہنوز بسلسلہ ملازمت انبالہ چھاؤنی میں رہتے تھے۔ جو زمانہ شیر خوارگی حضرت خلیفہ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تھا۔ جب ہم لوگ حضور کی خدمت میں بنگلہ ناگ پھنی میں جو حضور نے کرایہ پر لیا ہوا تھا حاضر ہوئے۔ تو حضور نے اطلاع پاتے ہی شرف باریابی بخشا۔ اور قریب ایک گھنٹہ کے ہم خدمت میں حاضر رہے۔ اس جلسہ میں ہمارے ہمراہیوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا کہ مجھ کو ایک درویش ایک خاص درود بتا گئے ہیں جس کی تاثیر اس درویش نے یہ بتائی تھی کہ جو مشکل پیش آئے۔ اس درود شریف کو پڑھ لیا کرو۔ وہ مشکل حل ہو جائے گی۔ اور کہا کہ میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی مشکل کا وقت آیا تو جہاں میں نے اس درود شریف کا ورد کیا۔ وہ مشکل فوراً حل ہو گئی۔ حضور کی اس بارہ میں کیا رائے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ:-

"درود شریف کے جس قدر بھی فضائل بیان کئے جائیں کم ہیں۔ میں خود اس کا صاحب تجربہ ہوں۔ مجھ پر جو خدا تعالیٰ کے

انعامات ہیں۔ درود شریف کی برکات اور تاثیرات کا اس میں زیادہ حصہ ہے۔ درود شریف کا ورد کرنے والا نہ صرف ثواب اخروی پاتا ہے بلکہ وہ اس دنیا میں بھی عزت پاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے میں کسی ایسے درود کا قائل نہیں کہ جو انسان کو خدا سے بے نیاز کر دے۔ اور جس کے ورد کے بعد قضا و قدر کے احکام خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں نہ رہیں بلکہ درود خواں ان پر حاکم ہو جائے۔ اس مقام پر حضور کے کلام میں جوش کے آثار نمایاں ہو گئے اور چہرہ پر سرخی آگئی۔ اور فرمایا کہ بیشک درود شریف کی بڑی برکات اور تاثیرات ہیں اور اس کی کثرت سے انسان پر برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور اسکی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کے بے شمار فضائل ہیں۔ لیکن باوجود اس کے انسان کو خدا تعالیٰ کی بے پروائی اور بے نیازی سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کبھی ایسا بھی وقت ہوتا تھا کہ جس نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج کر لوگ خیر و برکت پاتے ہیں۔ خود اسے بھی خدا کے احکام کے آگے تسلیم و رضا کے سوا چارہ نہ تھا۔ پس درود خوب پڑھو۔ اور کثرت سے پڑھو۔ مگر اس بات کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اور خدا تعالیٰ کو قادر مطلق اور بے نیاز خدا سمجھو۔ اور تسلیم اور رضا پر ایمان کی بنیاد رکھو۔ حضور نے اس شخص سے وہ درود شریف دریافت نہیں فرمایا تھا۔ اور آپ نے فرمایا کہ وہ درود اچھا ہوگا اور ہر وہ کلام جس میں آنحضرت ﷺ پر صلوٰۃ و سلام ہو۔ وہ درود شریف ہی ہے۔ اگر آپ کو

وہ پسند ہے تو وہی پڑھا کریں۔ لیکن جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کے الفاظ زیادہ صحیح احادیث سے ثابت ہیں"۔

شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ چونکہ یہ بہت لمبے عرصہ کی بات ہے اس لئے بہت ممکن بلکہ اغلب ہے کہ حضور کے اصل الفاظ میری قوت حافظہ محفوظ نہ رکھ سکی ہو۔ لیکن جہاں تک میری یادداشت کام دیتی ہے اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ مفہوم یہی تھا۔ جو پورے غور اور حزم سے کام لے کر لکھا گیا ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات دربارہ درود شریف میں یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ درود شریف کو جنتر منتر کے طور پر نہیں پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ ایک عبادت ہے نہ کہ حل مشکلات کا جنتر منتر۔ پس جب کسی مقصد کے لئے درود شریف کو وسیلہ بنانا ہو۔ تو اس کا صحیح طریق یہ ہے کہ درود کے ضمن میں (استخارہ کے طریق پر) اس کے متعلق یوں دعا کی جائے۔ کہ اے اللہ اگر تیری نگاہ میں میرا یہ مقصد آنحضرت ﷺ کے مقاصد میں داخل یا ان کے پورا ہونے کا ایک ذریعہ ہے تو اپنے رحم وکرم سے اسے بھی پورا کردے۔ ورنہ اسے مجھ سے اور مجھے اس سے دور رکھ۔ اور اگر اس دعا کے الفاظ بصورت استخارہ نہ ہوں۔ تو کم از کم دل میں اور ارادہ میں یہ بات ضرور ہونی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب

نوٹ: توسل بہ درود شریف کی اصل صورت تو یہی ہے۔ لیکن بحکم أُولَئِكَ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ۔ (ذکر الٰہی کے لئے جمع ہونے والے لوگوں کے پاس اتفاقی طور پر یا کسی ذاتی کام کے سلسلہ میں آکر بیٹھ جانے

والا شخص بھی ذکر الٰہی کے برکات سے محروم نہیں رہتا) اپنی کسی ذاتی مگر جائز غرض کے لئے درود شریف کو وسیلہ بنانے والا شخص بھی اس کے برکات سے محروم نہیں رہتا۔ بلکہ بسا اوقات اسی ذریعہ سے اسے مقصود حقیقی کا پانا بھی نصیب ہو جاتا ہے۔ پس دیگر جائز اغراض و مقاصد کے لئے درود شریف کا پڑھنا ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت لوگوں کی اس کی طرف رہنمائی کی ہے۔ لیکن خود ایسا کبھی نہیں کیا بلکہ جب بھی درود شریف پڑھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع درجات کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے لئے پڑھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (خاکسار مرتب رسالہ)

درود شریف حل مشکلات کی کلید ہے

حافظ نبی بخش صاحب متوطن فیض اللہ چک (والد حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ) جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ سابقین اولین میں سے ہیں۔ اور براہین کے زمانہ کے اصحاب میں سے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے متعدد مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ درود شریف تمام فیوض کے حصول کی کلید ہے۔ اور یہ کہ جو مشکل اور جو حاجت پیش آئے۔ اس کے لئے درود کا پڑھنا اس کے حل ہونے کا ذریعہ ہے

برکات درود شریف کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں

خاکسار عرض کرتا ہے کہ درود شریف کے برکات کا نام بھی احادیث میں

صلوٰۃ یعنی درود ہی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سی احادیث صحیحہ بتاتی ہیں کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے۔ اس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے اور بہت سی احادیث میں آتا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کا درود اور فرشتوں کا درود لازم وملزوم ہیں اس لئے ان تمام احادیث کا مدعا ایک ہی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات سے مفہوم ہوتا ہے کہ فرشتے انہی لوگوں پر درود بھیجتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی اتباع میں خارق عادت طور پر صدق وصفا اختیار کریں۔ چنانچہ حضور کشتی نوح کے صفحہ ۷۵ پر فرماتے ہیں۔

"ہمارے نبی ﷺ کی انسانیت اس قدر زبردست ہے کہ روح القدس کو بھی انسانیت کی طرف کھینچ لائی۔ پس تم ایسے برگزیدہ نبی کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو۔ تم اپنے وہ نمونے دکھلاؤ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق وصفا سے حیران ہو جائیں۔ اور تم پر درود بھیجیں"۔

پس معلوم ہوا کہ درود کے برکات صحیح طور پر اسی وقت ظہور میں آتے ہیں جب درود بھیجنے والا صدق وصفا کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا تابع بھی ہو۔ اور اس کی اتباع نبوی محض نمائشی نہ ہو۔ بلکہ سچی اور دلی ہو۔ واللہ اعلم

حصول تقویٰ کے لئے درود شریف کے ساتھ استعانت کا حکم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح کے آخر میں آیت وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ و آیت صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کے ماتحت حصول تقویٰ کے لئے درود شریف کا

وسیلہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"يٰعِبَادَ اللّٰهِ اُذَكِّرُكُمْ اَيَّامَ اللّٰهِ وَاُذَكِّرُكُمْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى فَلَا تُخْلِدُوْا اِلٰى زِيْنَةِ الدُّنْيَا وَزُوْرِهَا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۵)

اے اللہ کے بندو۔ میں تمہیں اللہ (کی گرفت) کے دن یاد دلاتا اور دلوں کے تقویٰ کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یاد رکھو کہ جو شخص مجرم بن کر اپنے رب کے حضور پیش ہو۔ اس کے لئے دوزخ ہے۔ وہ اس میں نہ مرے گا اور نہ جئے گا۔ اس لئے تم دنیا کی زینت اور اس کی جھوٹی آب وتاب کی طرف مت جھکو۔ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور (اس کے لئے) صبر اور صلوٰۃ (درود) کے ذریعہ سے (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ پس اے مومنو! تم (بھی) اس پر نہایت عمدگی کے ساتھ درود اور سلام بھیجا کرو۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر درود اور برکات اور سلام بھیج۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بعض دیگر ہدایات درباره درود شریف

سوز دل سے درود شریف پڑھنے کی تاکید

شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی موصوف لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں ایک دفعہ جب میں قادیان سے واپس آنے کے لئے تیار ہوا۔ تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتایا جائے آپ نے فرمایا کہ حضرت صاحب اکثر درود شریف اور استغفار کثرت سے پڑھنے کا ہی ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ ہم اس سے زیادہ اور کیا بتا سکتے ہیں پس درود شریف کا جس قدر ممکن ہو ورد رکھو۔ اور چلتے پھرتے استغفار پڑھا کرو۔ چنانچہ حسب توفیق میں اس پر کاربند رہا۔ اس کے بعد جب میں پھر قادیان آیا۔ اور چند روز رہ کر واپسی کے وقت حضرت ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو میں نے عرض کیا کہ میں حسب الارشاد درود شریف پڑھتا رہا ہوں مگر کوئی خاص تاثیر یا برکت کے آثار نمایاں نہیں ہوئے۔ فرمایا درود شریف ایک دعا ہے اور تم کو اپنی بعض پیش آمدہ مشکلات کے لئے بھی دعائیں کرنے کا موقع ملتا ہو گا پس جس رجوع درد اور تڑپ کے ساتھ تم اپنے مطالب کے لئے دعائیں کرتے ہو۔ کیا وہ تڑپ کبھی درود شریف میں بھی پیدا ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئی تو پھر عدم ظہور تاثیر کی شکایت درست نہیں۔ آپ درد دل کے ساتھ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا کریں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور نمایاں طور پر آثار برکت

مشہود ہوں گے۔

درود شریف کے لئے وقت کس طرح نکالا جا سکتا ہے

شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک میں مع خدام کھانا کھا رہے تھے اور میں دستر خوان پر حضرت خلیفہ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت مولوی صاحب ممدوح نے آہستہ سے مجھ سے پوچھا کہ نماز مغرب کے بعد کتنا وقت گزرا ہو گا میں نے کہا قریباً ایک گھنٹہ آپ نے فرمایا کہ جب ہم کسی شخص کو درود شریف یا استغفار کے لئے کہتے ہیں تو اکثر لوگ عدیم الفرصتی اور وقت کی کمی کا عذر کر دیتے ہیں مگر یہ عذر درست نہیں۔ دیکھو ہم حضرت صاحب کی باتیں بھی توجہ سے سنتے رہے ہیں۔ اور اس ایک گھنٹہ کے قریب وقت میں ہم نے پانچ سو مرتبہ درود شریف بھی پڑھا ہے۔ شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے اس زریں اصول کی پابندی سے بفضلہ تعالیٰ بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اگر غفلت یا شامت اعمال حائل نہ وہ تو اس طرح سے انسان تضیع اوقات سے بہت حد تک بچ سکتا ہے۔ وباللہ التوفیق

طریق دعا اور اس میں درود شریف

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دور درس قرآن کریم میں سورہ فاتحہ کے درس میں فرمایا کہ سورۃ الحمد میں اللہ تعالیٰ نے دعا کرنے کا طریق سکھایا ہے۔ "جب انسان کو کوئی امر پیش آئے تو چاہئے کہ تازہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔ استغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ سے

اپنے گناہ بخشوائے۔ رسول کریم ﷺ پر درود بھیجے۔ پھر اپنے مطلب کی دعا مانگے خواہ اپنی زبان میں ہو انشاء اللہ قبول ہو گی۔ دعا نماز کے اندر بھی سلام پھیرنے سے پہلے مانگنی چاہئے۔" اور اس کے بعد اس حدیث کو بیان کیا جو اس رسالہ کے صفحہ ۱۶۶ پر درج ہو چکی ہے۔

(اخبار بدر جلد ۱۴ نمبر ۱)

دُرود شریف آنحضرتؐ کی ترقیات کا موجب ہے

(ایضاً ایک سوال کے جواب میں) "کوئی نبی یا رسول کہلانے سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر نہیں ہو سکتا۔ میرا اعتقاد حضرت نبی کریم کی نسبت وہی ہے جو درس میں بعض وقت بے اختیار کہدیا کرتا ہوں۔ کہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی کامل انسان آپ کی مثل پیدا ہو۔ مسیح اور موسیٰ بھی رسول تھے۔ مگر محمد رسول اللہ کے مقابل میں کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ تمام مذہبوں کا مشترک مسئلہ دعا ہے۔ تیرہ سو برس سے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی دعا ہو رہی ہے جو کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی۔ پس ان کے مدارج میں کس قدر ترقی ہوئی ہو گی۔" (بدر جلد ۸ نمبر ۲۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود

قرآن کریم میں مسیح موعودؑ پر درود بھیجنے کا حکم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور بروز (یعنی ظہور) آنحضرت ﷺ ہی کی دوسری بعثت اور دوسرا بروز ہے۔ جیسا کہ حضور اپنے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں فرماتے ہیں:-

"میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔"

اور تتمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-

"وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی آنحضرتؐ کے اصحابؓ میں سے ایک اور فرقہ ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پاویں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہو گا کہ وہ آنحضرت ﷺ کا بروز ہو گا۔ اس لئے اس کے اصحاب آنحضرت ﷺ کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کریں گے۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت ﷺ کے بعد پیدا ہونے والے تھے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا۔

آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنَ الْاُمَّۃِ بلکہ یہ فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ اور ہر ایک جانتا ہے کہ مِنْھُمْ کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہوتی ہے لہٰذا وہی فرقہ مِنْھُمْ میں داخل ہو سکتا ہے جس میں ایسا رسول موجود ہو کہ جو آنحضرت ﷺ کا بروز ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے براہین احمدیہ میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرمادیا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اور نیز فرمایا ہے کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۲)

پس آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی رو سے اور ان احادیث کی رو سے جن میں درود شریف کی تاکید پائی جاتی ہے جس طرح آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنا ضروری ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی درود بھیجنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے کسی مزید دلیل اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں آپ پر درود بھیجنے کا حکم

(۱) "اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَآ اَدْرٰكَ مَآ اَصْحٰبُ الصُّفَّةِ تَرٰی

اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ" [۱]

(اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۰)

"تمہیں اصحاب الصفہ کی ایک عظیم الشان جماعت دی جائے گی اور تمہیں کیا معلوم کہ اصحاب الصفہ کس شان کے لوگ ہیں تم ان کی آنکھوں سے بکثرت آنسو بہتے دیکھو گے۔ وہ تم پر درود بھیجیں گے"۔

(۲) "یَحْمَدُکَ اللّٰہُ مِنْ عَرْشِہٖ نَحْمَدُکَ وَنُصَلِّیْ"۔

(اربعین نمبر ۲-۳۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۲، ۴۱۱)

"خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں"

(۳) "یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" (اربعین نمبر ۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۲)

"خدا تیرے ذکر کو اونچا کرے گا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔"

۱۔ "انسانی عادت اور اسلامی فطرت میں داخل ہے کہ مومن کسی ذوق کے وقت اور کسی مشاہدۂ کرشمۂ قدرت کے وقت درود بھیجتا ہے۔ سو اس یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ کے فقرہ میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ جو ہر دم پاس رہیں گے وہ کئی قسم کے نشان دیکھتے رہیں گے۔ پس ان نشانوں کی تاثیر سے بسا اوقات ان کے آنسو جاری ہو جائیں گے۔ اور شدت ذوق اور رقت سے بے اختیار درود ان کے منہ سے نکلے گا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آرہا ہے اور یہ پیشگوئی بار بار ظہور میں آرہی ہے۔ بشرط صحبت ہر ایک سعادت منداس کیفیت کو حاصل کر سکتا ہے۔ منہ" (ایضاً صفحہ ۳۵۰)

(۴) "خدا تیرے سب کام درست کر دے گا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ جُعِلْتَ مُبَارَکًا ترجمہ:۔ تیرے پر سلام تو مبارک کیا گیا (اربعین نمبر۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۵۵)

(۵) "سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ" (ایضاً صفحہ ۳۵۵)

"ابراہیم پر سلام (یعنی اس عاجز پر)"

(۶) "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاکَ بُرْهَانًا وَّکَانَ اللّٰهُ قَدِیْرًا۔ عَلَیْکَ بَرَکَاتٌ وَّسَلَامٌ۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ"

(ایضاً صفحہ ۳۷۹، ۳۸۰)

"تم پر سلام۔ ہم نے تمہیں برہان کے طور پر نازل کیا ہے اور اللہ کامل قدرتوں والا ہے تم پر برکات اور سلام۔ خداوند رحیم فرماتا ہے کہ تم پر سلام۔"

(۷) "صَلٰوةُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ۔ یعنی رحمت الٰہی جو تم پر ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لے کر فرش تک ہے۔ فرمایا اس میں کمی اور کیفی مبالغہ ہے گویا اللہ تعالیٰ کی رحمت نے فضا کو بھی بھر دیا۔ یہ الہام آئندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے یہ لفظی ہی نہیں بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اس کا اظہار دنیا پر کرتا ہے۔" (بدر جلد ۴ پرچہ یکم جون ۱۹۰۵ء)

نوٹ:۔ آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بتاتی ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ درود بھیجے اس پر درود بھیجنا ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ پس جن کلمات وحی الٰہی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا ذکر ہے ان میں جماعت کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ پر درود بھیجیں۔ اور چونکہ درود کی حقیقت اور ماہیت میں حمد اور رفع ذکر بھی داخل ہے اس لئے ایسے کلمات وحی الٰہی جن میں حضور کے محامد کا اور رفعت شان کا ذکر ہے وہ بھی اس امر کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات میں آپ پر درود بھیجنے کی تعلیم

"بعض بے خبر ایک یہ اعتراض بھی میرے پر کرتے ہیں کہ اس شخص کی جماعت اس پر فقرہ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اطلاق کرتے ہیں اور ایسا کرنا حرام ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور دوسروں کا صلوٰۃ یا سلام کہنا تو ایک طرف خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کو پاوے۔ میرا سلام ☆ اس کو کہے اور احادیث اور تمام شروح احادیث میں مسیح موعود کی نسبت صدہا جگہ صلوٰۃ اور سلام کا لفظ لکھا ہوا موجود ہے پھر جب کہ میری نسبت نبی علیہ السلام نے یہ لفظ کہا۔ صحابہ نے کہا کہ خدا نے کہا۔ تو میری جماعت کا میری نسبت یہ فقرہ بولنا کیوں حرام ہو گیا۔ (اربعین نمبر۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۴۹)

"جس شخص کو تمام نبی ابتدائے دنیا سے آنحضرت ﷺ تک عزت دیتے آئے ہیں اس کو ایک ایسا ذلیل سمجھتے ہیں کہ صلوٰۃ اور سلام بھی اس پر کہنا حرام ہے" (ایضاً صفحہ ۳۶۷)

☆ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس

جس میں آپ نے حضور کی موجودگی میں جماعت کو آپ پر درود بھیجنے کی بہت تاکید کی ہے۔

"اس وقت آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کی دو ہی صورتیں ہیں اول یہ کہ مسلمان اتباع سنت کریں۔ اور تقویٰ و طہارت اختیار کریں۔ اور پھر جو آنحضرت ﷺ کو زندہ نبی ثابت کرنے کے لئے آیا ہے یعنی مسیح موعود اس کی امداد اور نصرت کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں۔ اور سب مل کر اس کے واسطے دعائیں کریں۔ درود شریف پڑھتے وقت جب عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

بقیہ حاشیہ:

وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْاِنْ طَالَ بِیْ عُمُرٌاَنْ اَلْقٰی عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ فَاِنْ عَجِلَ بِیْ مَوْتٌ فَمَنْ لَقِیَهٗ مِنْكُمْ فَلْیَقْرَاْهُ مِنِّی السَّلَامَ۔

(کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ بحوالہ مسلم و حجج الکرامہ ص ۴۴۹ بحوالہ مسلم و احمد)

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا) اگر میری عمر کسی قدر لمبی ہوئی تو میں امید کرتا ہوں کہ میں عیسیٰ بن مریم سے ملوں گا۔ اور اگر میری وفات جلد ہو جائے تو اس صورت میں تم میں سے جو اس سے ملے وہ اسے میری طرف سے سلام پہنچائے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ فَلْیَقْرَءْهُ مِنِّی السَّلَامَ۔

یعنی تم میں سے جو شخص مسیح موعود کو پائے وہ اسے میری طرف سے سلام پہنچائے۔

کہیں تو یقیناً یاد رکھیں کہ اس آخری زمانہ میں مسیح موعود اور اس کے متبعین اسی آل میں داخل ہیں۔

آخر میں اپنی ساری جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دونوں صورتوں سے درود شریف پڑھنے میں مصروف رہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو جانتے ہیں کہ ان کا محبوب و آقا کس نازک کام میں مصروف ہے۔ پس سب مسلمان اللہ اور اس کے ملائکہ کے ساتھ ہو کر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں۔ حیف ہو گا اگر ہماری جماعت کا کوئی وقت ضائع ہو جاوے۔ وہ یاد رکھیں کہ ہمارا محبوب آقا بہت بڑے فکروں میں گھرا ہوا ہے۔ دشمنان دین کے حملوں سے وہ اکیلا اسلام کے لئے سینہ سپر ہو کر لڑ رہا ہے۔ پس بدنصیب ہو گا وہ شخص جو اس کا بوجھ بٹانے میں شریک نہ ہو۔ اور اس کی راہ یہی ہے کہ اپنے چال چلن کو درست کریں۔ اور اتباع سنت کی طرف قدم بڑھائیں۔ اور درود شریف پڑھتے رہیں۔ اب وقت ہے کہ ہر ایک اپنے وقت کی قدر کرے۔ اور اسے ضائع نہ کرے۔" (الحکم جلد ۷ نمبر ۸ صفحہ ۷ کالم ۲،۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کا ارشاد

(از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"میں نے بتایا ہے کہ درود رسول کریم ﷺ کے احسانوں کو یاد کرنا۔ اور اپنی احسانمندی کا جتانا اور خدا سے اس کا عوض دینے کی درخواست کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد ہم پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی بے شمار احسانات ہیں۔ اس لئے درود میں ان کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ ایک یہی کیا کم احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم پر

ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ سے آنحضرت ﷺ کا پتہ ہم کو ملا۔ آج لوگوں نے جھوٹی اور بناوٹی اور ہتک آمیز روایتوں سے آنحضرت ﷺ کو کچھ کا کچھ بنا دیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ مختلف قسم کی باتوں سے آپ کی اصل شان کو ہی گھٹا دیا تھا اور بعض ایسی غلط اور بیہودہ باتیں آپ کی طرف منسوب کر رکھی تھیں جو ہرگز آپ کے شایان شان نہ تھیں۔ غرض لوگوں کی غلط روایتوں نے آپ کو پس پردہ چھپا دیا تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر ان سب پردوں کو اٹھا دیا۔ اور اس مبارک اور خوبصورت چہرہ پر سے تمام پردے اٹھا کر ہمیں دکھا دیا۔ پس یہ کیا کم احسان ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ آپ نے آکر آنحضرت ﷺ کی اصل شان کو ظاہر فرما دیا۔ اور ان سب باتوں سے آپ کو پاک کر دیا جو آپ کی طرف منسوب کی جاتی تھیں۔ پس درود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ اور بھی احسان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں۔ اور بے شمار احسان ہیں پس ہمارا یہ بھی فرض ہونا چاہئے کہ ہم ان کو بھی درود میں شامل کریں۔ ہم مختلف اوقات میں آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ اور اس درود میں آپ کے خلیفہ مسیح اور مہدی کو بھی شامل کریں۔ اور ان پر درود پڑھیں۔ تا ان کے احسانوں کا بھی اقرار ہو۔ اور شکریہ ادا ہو سکے۔"

"جو شخص کثرت سے درود پڑھتا ہے وہ نہ صرف آنحضرت ﷺ پر درود پڑا بلکہ اس درود میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی شامل کرے۔" (الفضل جلد ۱۳ نمبر ۶۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کی کیفیت اور طریق

آنحضرتؐ پر درود بھیجنے سے ایک رنگ میں حضرت مسیح موعود کو بھی درود پہنچ جاتا ہے

یہ بات درست ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی درود پہنچ جاتا ہے۔ کیونکہ جب آپ پر درود بھیجا جائے۔ تو اس میں آپ کی تمام آل پر بھی درود آجاتا ہے اور آپ کی آل میں بموجب آیت اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (احزاب : ۷) چھوٹا بڑا ہر ایک مومن داخل ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس میں بطریق اولیٰ اور سب سے مقدم طور پر آئیں گے۔ اور اس حقیقت کی طرف بھی خود وہی آیت قرآن کریم رہنمائی کرتی ہے جس میں درود شریف کا حکم دیا گیا ہے چنانچہ اس سے پہلی اور پچھلی آیات میں صلوٰۃ یعنی درود کے مقابل پر ایذاء کو رکھ کر اس کا نشانہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ مومنوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ (ایذاء سے اس جگہ مراد کامیابی میں روکیں ڈالنا اور دکھ اور رسوائی چاہنا ہے اور صلوٰۃ سے عزت وعظمت اور کامیابی چاہنا)۔ پس معلوم ہوا کہ درود میں بھی مومن آپ کے ساتھ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ جب صحابہ کرام نے اس آیت کا حوالہ دیکر آپ سے طریق درود دریافت کیا۔ تو آپ نے اس میں اپنی آل وازواج کو بھی داخل قرار دیا۔

اسی طرح جب کوئی صحابی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں زکوٰۃ یا

صدقہ پیش کرتا تو حضور بموجب آیت خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (توبہ:۱۰۳)۔ اس شخص کے لئے صلوٰۃ کے لفظ سے دعا کرتے وقت اس میں اس کی آل کو بھی داخل کر لیتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابواوفی رضی اللہ عنہ نے حضور کی خدمت میں صدقہ پیش کیا (یا بھیجا) تو حضور نے اس کے لئے یہ دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِىْ اَوْفٰى جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ کے ساتھ آل کا خصوصیت سے تعلق ہے

اور اس حقیقت کا پتہ عربی زبان کے بعض محاورات سے بھی لگتا ہے چنانچہ ایک شاعر (مویلک) اپنی بیوی کی وفات پر جس کی ایک ننھی سی لڑکی رہ گئی تھی۔ اس کے مرثیہ میں اس کے لئے لفظ صلوٰۃ کے ساتھ دعا کرتا ہوا اس دعا کے اختیار کرنے کی ایک وجہ یہ بتاتا ہے کہ اس کی یادگار بچی (یا بلفظ دیگر اسکی آل) کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے اور اس بناء پر وہ دعا کرتا ہے کہ یا الٰہی اس عورت پر اس رنگ میں رحمت فرما کہ اس کی یادگار سلامت رہے۔ چنانچہ دیوان حماسہ میں اس کے متعلق اس کی جو نظم درج ہے اس میں وہ کہتا ہے:-

صَلّٰى عَلَيْكِ اللّٰهُ مِنْ مَّفْقُوْدَةٍ
اِذْ لَايُلَائِمُكِ الْمَكَانُ الْبَلْقَعُ
فَلَقَدْ تَرَكْتِ صَغِيْرَةً مَّرْحُوْمَةً
لَمْ تَدْرِ مَا جَزَعٌ عَلَيْكِ فَتَجْزَعُ

یعنی اے میری پیاری بیوی جسے میں کھو بیٹھا ہوں تم پر اللہ تعالیٰ کی وہ خاص رحمت ہو جس کا نام صلوٰۃ ہے کیونکہ تم ایک ویران جگہ میں مدفون

ہو۔ جو تمہارے مناسب حال نہیں ہے اور اس لئے کہ تم ایک معصوم اور قابل رحم بچی چھوڑ گئی ہو۔ جسے اپنے درد کا اظہار کرنا بھی نہیں آتا۔

درحقیقت لفظ صلوٰۃ کا تعلق مستقبل کی بہتری سے ہے جیسا کہ حماسہ کے ایک اور شعر سے بھی ظاہر ہوتا ہے جو یہ ہے:-

صَلَّى الْاِلٰهُ عَلٰى صَفِيِّ مُدْرِكٍ
يَوْمَ الْحِسَابِ وَمَجْمَعِ الْاَشْهَادِ

یعنی اللہ میرے چیدہ دوست مدرک پر قیامت کے روز خاص رحمت کرے جب گواہ جمع ہونگے۔

سنت نبویہ کی رو سے مسیح موعود پر تصریح کے ساتھ درود بھیجنا بھی ضروری ہے

پس جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جائے گا تو بالضرور اس میں آپ کی تمام آل پر یعنی ہر ایک مومن پر اور خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی درود ہوگا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا مذکورہ بالا طریق عمل اور تعلیم بتاتی ہے کہ اس اجمالی درود پر ہی کفایت نہیں کرنی چاہئے۔ بلکہ تفصیلی طور پر بھی تمام آل نبوی پر عموماً اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر خصوصاً درود بھیجنا چاہئے۔

ہر بار درود میں آل نبوی پر تصریح سے درود بھیجنا ضروری نہیں

ہاں یہ ضروری نہیں کہ جب بھی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا جائے تو اس میں آپکی تمام آل پر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر بھی

درود بھیجا جائے۔ بلکہ عام حالات میں صرف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے الفاظ سے درود بھیجنا بھی کافی ہوتا ہے جس پر نہ صرف تعامل بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی شاہد ہے۔ یعنی "کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ محمد رسول اللہ ﷺ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں۔" "آج ہمارے گھر میں پیغمبر ﷺ آگئے۔ عزت اور سلامتی"

حضرت مسیح موعودؑ پر درود بھیجنے کی دو صورتیں

اور آنحضرت ﷺ پر درود بھیجتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مستقل الفاظ میں درود بھیجنے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ درود میں اٰلِ مُحَمَّدٍ یا خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ بڑھا کر اس میں حضور پر بھی درود بھیجنے کی نیت کر لی جائے۔ اور دوسری یہ کہ درود میں مسیح موعود کا لفظ بھی بڑھا لیا جائے۔ اور ان دونوں صورتوں میں آپ پر درود بھیجنے کی آپ نے جماعت کو تعلیم دی ہے جس کے متعلق چند روایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں:۔

(۱) صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی نے میرے پاس بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر درود شریف کے الفاظ میں وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کہتے وقت مجھ پر درود بھیجنے کی نیت کر لی جائے تو اس طرح سے اس میں مجھ پر درود بھی آجاتا ہے اور حکیم مولوی محمد الدین صاحب ساکن گوجرانوالہ حال قادیان نے میرے پاس ذکر کیا کہ یہی بات میں نے خود حضور کی زبان مبارک سے یا حضور کی مجلس میں یا حاضرین

میں سے کسی کے واسطہ سے سنی تھی۔ اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آج میں نے آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود بھیجا ہے اور اس میں اٰلِ مُحَمَّدٍ کا لفظ کہتے وقت حضور پر درود بھیجنے کی نیت کر لیتا رہا ہوں۔ کیا میں نے یہ درست کیا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ ہاں درست کیا ہے۔ اور حافظ محمد ابراہیم صاحب نابینا امام مسجد محلہ دارالفضل قادیان نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے۔ جس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ اٰلِ مُحَمَّدٍ کا لفظ کہتے وقت مجھ پر درود بھیجنے کی نیت کر لی جائے۔ اس طرح سے مجھ کو بھی درود پہنچ جائے گا۔ اور مکرمی مولوی ذوالفقار علی خانصاحب رامپوری نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے بھی ایک دفعہ یہی سوال حضور کی خدمت میں کیا تھا۔ اور حضور نے مجھے بھی اس کا یہی جواب ارشاد فرمایا تھا۔ اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے میرے پاس بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کے اوائل ایام میں حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا حضور پر درود بھیجنے کے لئے درود پڑھتے وقت اٰلِ مُحَمَّدٍ کہتے ہوئے حضور پر درود بھیجنے کی نیت کر لی جائے؟ فرمایا ہاں یہ لفظ کہتے وقت مجھ پر درود کی نیت بھی کر لی جائے۔

(۲) حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب بی اے سلمہ اللہ تعالیٰ وایدہ۔ فرزند اکبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے توسط سے

میرے دریافت کرنے پر حضرت امّ المومنین (رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہم) نے مجھے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا تھا کہ آپ پر درود کن الفاظ میں بھیجا جائے۔ جس پر حضور نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور میاں محمد اسماعیل صاحب مالیر کوٹلوی مہاجر جلد ساز قادیان (والد میاں عبداللہ صاحب جلد ساز) نے میرے پاس بیان کیا کہ جب میں نے ۱۹۰۲ء میں قادیان میں آکر حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ تو اس کے بعد اسی مجلس میں ایک دوست نے حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے۔ جس پر حضور نے ان الفاظ میں درود بھیجنے کا ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ میاں محمد اسماعیل صاحب نے اس کے ساتھ یہ بھی ذکر کیا کہ اس وقت سے میں انہی الفاظ میں درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔

نوٹ۔ میاں احمد دین صاحب زرگر قادیان نے میرے پاس بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی سچائی کا اور آنحضرت ﷺ کا خلیفہ ہونے کا اس قدر یقین تھا کہ جب ایک شخص نے حضور کی خدمت میں یہ سوال پیش کیا کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے تو حضور نے درود کے جو الفاظ بتائے ان میں تصریح سے اپنا ذکر کرنے کی بجائے آنحضرت ﷺ کے خلفاء کا لفظ رکھا۔ اور اسی کو کافی سمجھا۔ اور درود کے یہ الفاظ ارشاد فرمائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ اور فرمایا

کہ خلفاء کے لفظ میں ہم بھی آجاتے ہیں خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور کے اس ارشاد سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو اپنے آل محمد رسول اللہ اور خلیفہ محمد رسول اللہ ﷺ ہونے پر کامل یقین تھا بلکہ اس سے اس وحی الٰہی کی بھی عملی طور پر تفسیر ہوتی ہے کہ قُلْ اُجَرِّدُ نَفْسِیْ مِنْ ضُرُوْبِ الْخِطَابِ۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۹)

(۳) حضرت مولوی عبدالستار صاحب مہاجر کابلی رضی اللہ عنہ (یکے از شاگردان حضرت شاہزادہ مولانا عبداللطیف صاحب کابلی شہید رضی اللہ عنہ) نے میرے پاس بیان کیا کہ مولوی غلام محمد خانصاحب احمدی مہاجر متوطن علاقہ خوست (کابل) نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس مضمون کا عریضہ لکھا تھا کہ حضور پر درود کس طرح بھیجا جائے۔ جس کا جواب حضور نے اپنے دست مبارک سے تحریر فرما کر بھیجا تھا۔ اور اس میں حضور نے آپ پر درود بھیجنے کے لئے یہ الفاظ لکھے تھے۔ (یہ روایت الفضل جلد ۲ نمبر ۶ میں بھی مختصراً شائع ہو چکی ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی عَبْدِکَ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(طالب دعا خاکسار محمد اسماعیل عفی عنہ)

مدح نبویؐ

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ دامت برکاتہم

السلام اے ہادیٔ راہ ھدیٰ جانِ جہاں
والصلوٰۃ اے خیر مطلق اے شہ کون و مکاں
تیرے ملنے سے ملا ہم کو وہ مقصود حیات
تجھ کو پاکر ہم نے پایا۔ "کام دل" آرام جاں
آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہ وصل حبیب
تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے یار بے نشاں
ہے کشادہ آپ کا باب سخا سب کے لئے
زیر احساں کیوں نہ ہوں پھر مردوزن پیرو جواں
تشنہ روحیں ہو گئیں سیراب تیرے فیض سے
علم وعرفان خداوندی کے بحر بے کراں
ایک ہی زینہ ہے اب بام مراد وصل کا
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دلستاں
تو وہ آئینہ ہے جس نے منہ دکھایا یار کا
جسم خاکی کو عطا کی روح اے جان جہاں
تا قیامت جو رہے تازہ تیری تعلیم ہے
تو ہے روحانی مریضوں کا طبیب جاوداں

ہے یہی ماہ مبیں جس پر زوال آتا نہیں
ہے یہی گلشن جسے چھوتی نہیں باد خزاں
کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
خوب فرمایا یہ نکتہ مہدی آخر زماں
دعا ہے میرا دل ہو اور تیرا پیار ہو
میرا سر ہو اور تیرا پاک سنگ آستاں

الفاظ درود شریف کے متعلق ایک اور روایت

مکرمی چوہدری حاکم علی صاحب نے میرے پاس بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ میں .... درود شریف کن الفاظ میں پڑھا کروں۔ جس پر حضور نے مجھے یہ الفاظ ارشاد فرمائے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اور اس وقت سے میں انہی الفاظ میں درود شریف پڑھا کرتا ہوں اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے ذکر کیا کہ جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر چکا تو حضور نے مجھے درود اور استغفار کثرت سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔

سلام بحضور سید الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سول سرجن)

بدرگاہ ذی شان خیرالانام   شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منت بصد احترام   یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں   جو دیکھا وہ حسن اور وہ نور جبیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں   کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خلق کامل زہے حسن تام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی   بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
ضلالت تھی دنیا پہ وہ چھا رہی   کہ توحید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

محبت سے گھائل کیا آپ نے   دلائل سے قائل کیا آپ نے
جہالت کو زائل کیا آپ نے   شریعت کو کامل کیا آپ نے
بیاں کر دیئے سب حلال اور حرام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال   وہ سب آپ میں جمع ہیں لامحال
صفات جمال اور صفات جلال   ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

مقدس حیات اور مطہر مذاق   اطاعت میں یکتا عبادت میں طاق
سوار جہاں گیر یکراں براق   کہ بگذشت از قصر نیلی رواق
محمد ہی نام اور محمد ہی کام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

علمدار عشاق ذات یگاں   سپہدار افواج قدوسیاں
معارف کا اک قلزم بے کراں   افاضات میں زندہ جاوداں
پلا ساقیا آب کوثر کا جام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَامُ

☆ ☆ ☆